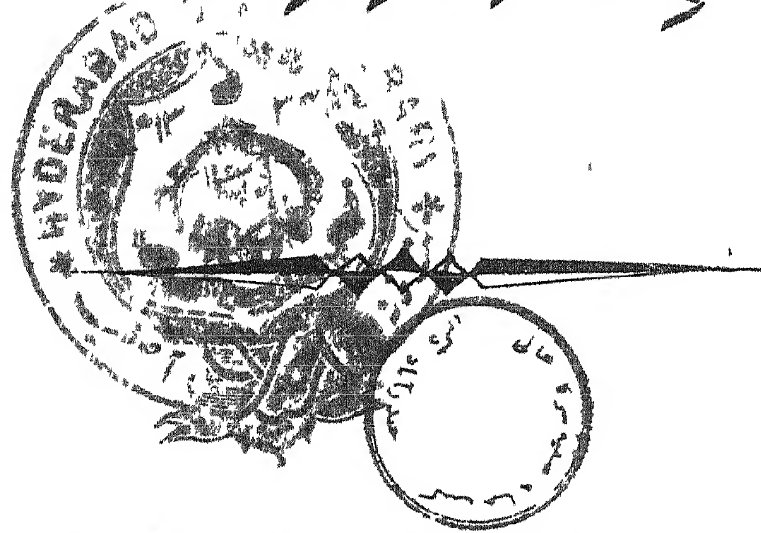
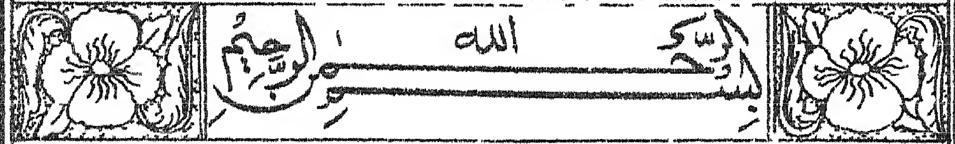
تذكير العباد

بترجمة تذكرة المعاد



طبع في مطبع مفيد عام الكائن
في بلدة اكره سنة ١٣٠٦
الهجرية





سبحان اللہ وبحمدہ کیا صانع ہے جسنے کہ خاک اور نطفے سے انسان کو پیدا کیا لم یکن شیئاً
مذکورا پھر اوسکو اپنے جلال وجمال کا مظہر بناکر متصف بصفات کمال کیا جعلہ سمیعا
بصیرا اور باین ہمہ ضعف وناتوانی وجہل ونادانی بار امانت کا متحمل فرمایا وہ بار امانت جسکی برداشت
زمین وآسمان باین ہمہ پہنائی وبزرگی نکرسکے وکان ذلک علی اللہ یسیرا پھر ہر ایک کو اپنی طرف
کی راہ بتلائی اما شاکرا واما کفورا اور نعمت کے شکر گذارون اور امانت ادا کرنیوالون کے واسطے
ہری بھری باغ آخرت مین رہنے بسنے کو تیار کیے ہین واذا رأیت ثم رأیت نعیما وملکا
کبیرا اور کافرون کے لیے جنھون نے ہمیشہ کی راحت سے اور خداوند کریم سے مونھ موڑا
دکھ کی مار مقرر فرمائی ہے سلاسل واغلالا وسعیرا اور نہایت مہربانی سے انبیا اور رسول
بھیجے مبشرا ونذیرا اور دین متین کی تکمیل اور نعمت عظیم کی تتمیم ہمارے رسول مقبول اور

خاتم النبیین کو بھیجکر فرمائی نعت خاتم النبیین وسید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وارسلہ داعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیرا اللہم صل وسلم وبارک
علیہ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملئکۃ المقربین وعلی آلہ واتباعہ
واصحابہ واحبابہ الذین یوفون بالنذر ویخافون یوما کان شرہ مستطیرا

بعد حمد وصلوٰۃ کے عبدہ وابن عبدہ وامتہ ابوتراب **محمد عبد الحی خان** ابن مولوی سید
عبد الرزاق مرحوم لکھنوی غفر اللہ لہما خدمتِ ارباب دانش وبینش مین عارض ہے
کہ یہ ترجمہ ہے کتاب مستطاب تذکرۃ المعاد کا جسکو حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی
رحمہ اللہ تعالی نے تالیف فرمایا ہے اور ۱۲۹۰ھ ہجری مین مطبوع ہو چکی ہے ہرچند یہ ہمود بے بود
اپنے آپ کو ہرگز اس قابل نہین جانتا ہے کہ ترجمان کتب اکابر ذیشان بنے لیکن بحکم حدیث شریف بلغوا عنی ولو آیۃ بامید حصول اجر اخروی کتاب موصوف کا ترجمہ لکھا کہ ۱۳۰۶ھ ہجری مین
ابتک یہ کتاب جبرت مآب خلاصہ سنت وکتاب بے ترجمہ تھی عوام اسکے فوائد سے محروم تھے اللہ
تعالی صاحب کتاب ومترجم اور جملہ ناظرین ترجمہ کو اپنے دامن رحمت عامہ مین چھپالے اور ہم
غربا کا خاتمہ بالخیر فرمائے وما ذلک علی اللہ بعزیز

پہلا باب علامات قیامت مین جو قبل از وقوع قیامت کے ہونگے

پہلی فصل مین علامت صغری کا بیان ہی

صحیحین مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کی علامت یہ ہے کہ علم اوٹھ جاویگا جہل پھیلیگا زناکاری شراب خواری بہت ہوگی عورتین بہت ہونگی مرد کم پیدا ہونگے یہانتک کہ ایک مرد بیس عورتونکی خبر لیگا[1] صحیحین مین عبد اللہ بن عمرو سے رفعاً روایت ہے کہ علم لوگون کے سینون سے محو نہو جائیگا لیکن علماء

[1] لہ یعنی اور نکاح
[illegible]

اوٹھہ جاوینگے اور جاہل سردار ہونگے بے سمجھے فتوی دینگے خود بھی گمراہ ہونگے دوسرون کو بھی گمراہ کرینگے امام احمد وغیرہ زیاد بن لبید سے روایت کرتے ہین کہ کہا اوسوں نے ہیے یو جہایا رسول اللہ کیونکہ یہ بات ہوسکتی ہے ہم قرآن پڑہینگے اپنی اولاد کو پڑہاوینگے ہماری اولاد اپنے بچون کو سکہاویگی اسی طرح قیامت تک یہ کارخانہ جاری رہ سکتا ہے آنحضرت نے فرمایا ای زیاد ہم تجہکو سمجہدار سمجہتے تہے یہ کیا تونے بےعقلی کی بات کہی کیا تو یہود و نصاری کو نہین دیکہتا ہے کہ توریت وانجیل پڑہتے ہین مگر اوسپر عمل نہین کرتے مسلم مین جابر سے رفعاً آیا ہے کہ آخر زمانہ مین جہوٹ بولنے والے بہت ہونگے بخاری ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے بہتسے کام لوگون کو دئیے جاوینگے کہ وہ اوس کام کے لائق نہونگے مسلم ابوہریرہ سے راوی ہین کہ آنحضرت نے فرمایا کہ لوگ کثرت بلاؤن سے موت مانگینگے ترمذی ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے جب سردار اور حاکم غنیمت کے مال کو اپنی دولت سمجہین اور لوگ امانت کی شئی کو غنیمت جانین اور زکوۃ ادا کرنیکو تاوان خیال کرین علم دنیا کمانے کو سیکہین اور مرد جورو کی اطاعت اور نافرمانی اپنے مان باپ کی کرے دوست کو باپ سے زیادہ عزیز سمجہے مسجد مین چلاوین مکار قوم کے رئیس ہون کمینے قوم کے ضامن بنین بدمزاجی اور برائی کے ڈر سے لوگونکی عزت کیجاوے ناچ راگ علانیہ کہلے طور سے ہوا کرے شراب پی جاوے پچہلی امت اگلی امت کو برا کہے تو اوسوقت لوگون کو ایک سخت آندہی کا جو سرخ رنگ کی ہوگی منتظر رہنا چاہئے اور بہونچال اور زمین کا دہنسنا اور صورتین بدل جانا یہ سب پی درپے ہونا شروع ہوجاوینگے اور لگاتار ہونے لگینگے جیسے ایک لڑ ٹوٹ جائے اور اوسکے دانے بکہرنے لگین ترمذی نے بہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کے قریب قریب کچہہ کمی بیشی کے ساتہہ ایک حدیث روایت کی ہے اوسمین ریشم پہننے کا بھی ذکر ہے *

فصل محمد مہدی علیہ السلام کے ذکر مین

ترمذی اور ابوداؤد نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور اونہون نے آنحضرت صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے دنیا تمام نہو گی اور قیامت نہ آئیگی جبتک کہ قائم نہوگا ایک شخص میری نسل سے اہلبیت مین کا جسکا نام میرا سا ہوگا اور اوسکے والد کا نام میرے والد کا نام ہوگا زمین کو عدل و انصاف سے بہر دیگا جیسے کہ وہ پہلے ظلم و بے انصافی سے بہر گئی تہی ابوداؤد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے اپنے صاحبزادے حسن علیہ السلام کی طرف دیکھکر فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے رسول مقبول صلعم نے بہی اسکو یہی فرمایا ہے اور یہ مژدہ دیا ہے کہ انکی نسل سے ایک مرد پیدا ہوگا اوسکا نام تمہارے نبی کا نام ہوگا یعنی محمد مشابہ ہوگا آنحضرت سے سیرت مین نہ صورت مین ابوداؤد نے ابوسعید خدری سے رفعاً روایت کیا ہے امام مہدی علیہ السلام کی پہچان مین کہ وہ کشادہ پیشانی اونچی اور پتلی ناک والے ہونگے ابوداؤد ام سلمہ سے وہ آنحضرت صلعم سے روایت کرتی ہین کہ ایک سلطان مریگا اوسوقت ایک شخص مدینے والون مین سے نکلیگا مکہ کی طرف بہاگ جاویگا اوسکو لوگ خلافت پر بٹھائین گے وہ راضی نہوگا مگر لوگ زبردستی اوس سے رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے بیچ مین بیعت کرینگے پہر ایک لشکر شام کی طرف سے اوسپر بہیجا جائیگا سو وہ مکے اور مدینے کے بیچون بیچ زمین مین دہس جاویگا شام اور عراق سے ابدال و اوتاد آکر اونسے بیعت کرینگے پہر ایک شخص قریش مین سے باغی ہوکر نکل کھڑا ہوگا جسکے ماموں قبیلہ بنی کلب کے ہونگے حضرت مہدی علیہ السلام اونپر لشکر بہیجین گے یہ لشکر اوسپر فتح پاویگا اور مہدی علیہ السلام آنحضرت صلعم کے طریقے پر چلین گے اسلام انکے وقت مین راحت اور رونق پاویگا سات برس بادشاہی اور خلافت فرماکر رحلت کرینگے سارے مسلمان اونپر نماز پڑہین گے ایک روایت مرفوع ابوسعید خدری سے

حاکم نے روایت کی ہے کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینگے اور زمین آسمان والے اون سے راضی ہونگے آسمان پانی برسانے مین زمین اوگانے مین کمی نکریگی لوگ آرزو کرینگے کاش مردے زندہ ہوتے تو طراعیش کرتے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے صحیحین مین روایت ہے کہ آخر زمانے مین ایک خلیفہ ہوگا بیحساب مال دونون ہاتھون سے تقسیم کریگا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسلم نے روایت کی ہے کہ قیامت نہوگی جبتک کہ مال کی ایسی کثرت نہوکہ مرد صاحب زکوٰۃ زکوٰۃ نکالیگا اور نہ پاویگا کسی کو کہ زکوٰۃ قبول کرے یعنی مالدار ہوجاوینگے کوئی محتاج نرہیگا

فصل قیامت کی بڑی علامتونکی بیانمین

مسلم عبد اللہ بن عمر سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آپ نے پہلی نشانی بڑی نشانیونمین سے آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا ہے یا دابۃ الارض کا وقت چاشت کے جون سی ان دونونمین سے پہلے ہوگی دوسری اوسکے پیچھے نکل آویگی قال اللہ تعالی واذا وقع القول علیہم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون یعنی جب خداوند تعالی کا حکم لوگون پر قیامت قائم کرنیکا ہوگا اور قیامت بہت قریب آجاویگی نکالینگے ہم واسطے لوگون کے دابۃ الارض جو اونسے باتین کریگا یہ باتین کہ لوگ ہماری نشانیون کا یقین نرکہتے تھے اور ایک قراءت مین قراءات سبعہ مین سے جو غیر متواتر ہے تکلمھم بفتح تا و سکون کاف و تخفیف بھی آیا ہے یعنی لوگون کو زخمی کریگا اسواسطے کہ وہ خدا کی نشانیون پر پورا پورا یقین نہین رکہتے تھے ابن عباس نے کہا ہے کہ دونون قراءتین بنسکتی ہین مسلمانون سے تو باتین کریگا اور کافرونکو زخمی کریگا اور حدیث کی روایتون مین اختلاف ہے بعض روایتون مین تو یون آیا ہے کہ اوسکا

چہرہ آدمیون کاسا ہوگا ڈاڑہی والا اور سارا بدن پرندون کاسا ہوگا اور اکثر روایتون مین یون بہی آیا ہے کہ چاانور ہوگا مکے مین صفا کے پہاڑ سے نکلیگا ابن عباس نے حج کے زمانے مین صفا پہاڑ پر اپنا عصا ٹھوکا اور کہا کہ دابۃ الارض اس ٹھوکنے کی آواز سنتا ہے اور بہت ہی بڑے جثّے کا ہوگا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ اوسکا سر ابر تک پہنچ جاویگا اور پاؤن اوسکے زمین کے اندر ہونگے بغوی ابی شریح سے وہ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہین کہ دابۃ الارض تین بار نکلیگا پہلے یمن مین اوسکا ذکر دیہات مین ہوگا مکے تک اوسکی خبر نہ پہونچے گی پہر جب مکے کے قریب جنگل مین نکلیگا تو اوسکا چرچا مکے مین ہوگا تیسری مرتبہ خاص مکے مین نکلیگا اپنے سر کو جہاڑیگا مٹی سے اور لوگون پر گزریگا ایسی تیزی اور پہرتی سے کہ کوئی بہاگنے والا اوس سے بہاگ نہ سکیگا مسلمان کو مومن کہیگا اور کافر کو کافر اور ایک روایت مین ہے کہ اوس پاس حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی عصا سے مومن کی پیشانی پر ایک سفید نقطہ کردیگا وہ نکتہ پہیل کر لفظ مومن لکہہ جاویگا اور تمام چہرہ اوسکا روشن نوردار معلوم ہونے لگیگا ستارے کی طرح چمکیگا اور کافر کے ماتہے پر ایک کالا نقطہ کردیگا حضرت سلیمان کی انگوٹھی سے وہ کافر کا لفظ ہو جائیگا پہر اوسکا مونہہ کالا ہوگا بعد اسکے لوگ پہچان لینگے اور بازارون مین کہین گے ای مومن اپنا مال کیا بہاؤ بیچتا ہے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ دابۃ الارض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے نکلیگا حضرت عیسیٰ اور سب مسلمان طواف مین مصروف ہونگے کہ یکایک زمین لرزیگی اور کوہ صفا پہٹ جاویگا دابہ نکلیگا لیکن صحیح مسلم مین یون ہے کہ پہلے طلوع آفتاب کا مغرب سے اور نکلنا دابہ کا ہوگا جیسا گہ گزرا جلال الدین سیوطی نے کہا ہے کہ بعد نکلنے دابہ کے امر بمعروف نہی عن المنکر باقی نہ رہیگا اور کوئی کافر بعد اسکے ایمان

نہ لادیگا اور ترمذی ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے قسم ہے اوس پاک ذات کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی
جبتک کہ درندے لوگون سے باتین نکرینگے اور کوڑے کا دستہ اور جوتی کا تسمہ باتین کریگا
اور آدمی کی ران اوس سے اوسکی عورت کا حال جو کچھہ اسکے پیٹھہ پیچھے گذرا ہوگا کہدیگی
مسلم حذیفہ بن اسد غفاری سے وہ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت
نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ دس چیزین اوس سے پہلے نہ ہولین گی دہوان دجال
دابہ الارض طلوع آفتاب مغرب سے نزول عیسی علیہ السلام یاجوج ماجوج کا نکلنا تین مرتبہ
زمین کا دہنسنا ایک دفعہ مشرق مین پہر مغرب مین پہر جزیرہ عرب مین ان سب کے بعد ایک آگ
یمن سے نکلے گی وہ سب کو محشر یعنی شام کی زمین مین ہنکا کر لیجاویگی ایک روایت مین
دسوین علامت یہ آئی ہے کہ ایک ایسی سخت ہوا چلے گی جو لوگون کو اوڑا کر دریا مین پہینک
دیگی مسلم ابوذر سے وہ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہین کہ طلوع آفتاب مغرب سے اور دجال
اور دابۃ الارض کا نکلنا جب ہو چکے گا بعد اسکے ایمان کافر کا اور توبہ گنہگارونکی قبول نہوگی
اور بغوی وغیرہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول
صلعم نے کہ قیامت کی علامتون سے پہلے دہوان ہے اور اوترنا حضرت عیسی علیہ السلام
کا اور نکلنا ایک آگ کا عدن کے غار سے بغرض ہانک لیجانے مخلوق کے محشر کے میدان
مین حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ دخان کیا ہے آنحضرت نے یہ آیت
پڑہی فارتقب یوم تأتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب
الیم پہر فرمایا آپ نے دہوان مشرق سے مغرب تک گہیر لیگا اور چالیس رات دن رہیگا
مسلمانون کو زکام ہو جائیگا اس سے زیادہ تکلیف ندیگا اور کافرون کو ایک بیہوشی سی

ہوجائنگی اور ناک کان مقعد سے دہوان نکلے گا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس معنی سے انکار کیا ہے صحیح بخاری مین ہے کہ ابن مسعود نے فرمایا کہ مطلب اس آیت شریف کا یہ ہے کہ جب قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت تکلیف پہونچائی آپ نے بددعا فرمائی کال اس شدت سے پڑا کہ لوگون نے ہڈیان کہالین اور نہایت بہوک سے اونکو زمین سے آسمان تک دہوان ہی دہوان نظر آتا تہا مگر حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دہوان بہی قیامت کی نشانیون سے ہے اور آخر زمانے مین ہوگا یہی سمجہے ہین مطلب آیت دخان کا ابن عباس اور ابن عمر اور حسن بصری

فصل دجال کا قصہ

رسول خدا صلعم سے صحیحین مین آیا ہے کہ اوسکی دہنی آنکہہ کانی ہوگی اور بعض روایت مین بائین اور اوسکی دونون آنکہون کے بیچ مین کافر کا لفظ لکہا ہوگا ہر شخص مسلمان اوسکو پڑہ لیگا ٹہرا ہو یا ان پڑہا جوان ہوگا اور لمبے بالون والا عراق وشام کے بیچ سے نکلیگا ستر ہزار لوگ یہود اصفہان سے اوسکے ہمراہ ہونگے ہر طرف فساد پہیلاویگا چالیس دن رہیگا پہلا روز برابر ایک سال کے ہوگا دوسرا دن برابر ایک مہینے کے تیسرا دن برابر ایک ہفتہ کے اسکے بعد سب روز اور دنون کے برابر ہونگے لوگون نے پوچہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس دن مین جو برابر ایک سال کے ہوگا ہمکو پانچ وقت کی نماز کافی ہوگی فرمایا نہین اندازہ کر کے پڑہتے رہیو اور مثل تند ہوا کے زمین مین پہرتا پہریگا ایک گروہ پر آویگا اور کہے گا کہ مین تمہارا پروردگار ہون مجہپر ایمان لاؤ وہ سب اوسپر ایمان لاوینگے پہر آسمان سے کہیگا پانی برسا پانی برسے گا زمین کو حکم دیگا وہ غلا اگائے گی اور چوپائے اوس قوم کے خوب دودہارے ہوجاوینگے پہر وہ ایک اور قوم پر گذریگا اونسے

ویسا ہی کہیگا وہ لوگ اوسکی بات نہ مانینگے پس اون سب کے مال و مواشی تباہ و خراب ہو جاوینگے
پہر ایک ویران جگہہ اوسکا گذر ہوگا زمین سے کہیگا اپنے خزانے نکال وہ خزانے اوگل دیگی
ایک مسلمان شخص اوسکے روبرو آویگا اوسکی سپاہی اوسکو کہینگے کہان چلا تو وہ کہیگا اس تمہارے
پیر کے پاس جاتا ہون وہ لوگ اوس سے پوچہینگے کیا تو ہمارے خدا پر ایمان نہین رکہتا وہ
جواب دیگا ہمارا خدا اوٹ مین نہین ہے وہ کہینگے اسکو مار ڈالو پہر بعض اونمین کے آپس مین
کہینگے ہمارے خدا نے حکم دیا ہے کہ کسیکو بغیر ہمارے سامنے لائے نہ مارو پہر اوسکو دجال کے سامنے
لا کہڑا کرینگے جب یہ ایمان والا اوسکو دیکہیگا کہیگا یہ دجال ہے کہ رسول خدا صلعم نے اوسکی خبر دی
تہی پہر دجال حکم دیگا اسکو پکڑو مار دو سب اوسکو پکڑ کر مارینگے ایذا دینگے دجال اوس سے کہیگا مجہپر
ایمان لا وہ کہیگا تو مسیح دجال ہے آخر دجال حکم کریگا اوسے لوگ آرے سے دو ٹکڑے کر ڈالینگے
پہر وہ اون ٹکڑون کے درمیان سے نکل جاویگا اور کہیگا جی اوٹہہ وہ جی اوٹہیگا پہر اوس سے
کہیگا اب تو مجہپر ایمان لا اور خدا جان وہ کہیگا اب تو مجہے اور بہی کامل یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے
پہر وہ ایماندار لوگون سے مخاطب ہو کر کہیگا اے لوگو اب یہ ایسا معاملہ دوسرے سے نہین کر سکتا
پہر اوسکو دجال پکڑ کر ذبح کرنا چاہیگا حق تعالی اوسکی گردن تانبے کی کر دیگا کہ چہری کام نہ دیگی پہر
اوسکے ہاتہہ پاؤن پکڑ کر پہینکدیگا لوگ تو سمجہینگے کہ آگ مین پہینکا ہے اور وہ شخص جنت
مین ڈالدیا جاویگا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص خدا تعالی کے نزدیک
سب شہیدون سے مرتبے مین بڑہکر ہے اور دجال کے ساتہہ دوزخ اور جنت کی صورت ہوگی جسکو
لوگ جنت سمجہینگے وہ دوزخ ہے اور جسکو دوزخ جانینگے وہ جنت ہوگی اور ایک روایت مین
روایات مذکورسے صحیح مسلم مین آیا ہے کہ دجال ایک شخص کو بلاویگا بہری جوانی والا اوسکو تلوار
مارکر دو ٹکڑے کریگا پہر اوسکو پکاریگا وہ زندہ ہو کر اوسکے پاس آن کہڑا ہوگا اس اپنی قدرت

کو دیکھکر بہت خوش ہوگا اوسی حال مین حضرت عیسی علیہ السلام دو فرشتون کے بازؤن پر دونون ہاتھہ رکہے ہوئے منارۂ سفید شرقی دمشق پر تشریف لادینگے ایسے حال مین کہ جب آپ سر مبارک نیچے جہکا دینگے چند قطرے ٹپک پڑینگے اور جب آپ سر مبارک اونچا کرینگے آپکے سر سے مثل مروارید کے موتی سے جہڑینگے کافر اگر اوس دم تک پہونچیگا مرجاویگا آپکی سانس وہان پہونچیگی جہان آپ کی نظر پہونچتی ہوگی یعنے آپکا قدم تہائی نظر پر پڑیگا یہ طی ارض معجزہ ہوگا آپ کا۔ پہر آپ دجال کے پیچہے پڑینگے اور اوسکو قریب باب لُد کے کہ یہ ایک گانون ہے پاس بیت المقدس کے پالینگے اور قتل کرینگے پہر وہ مسلمان جو دجال سے بچ رہے ہونگے آپکی خدمت مین جمع ہونگے آپ اونپر شفقت فرماوینگے اور اونکو جنت مین بڑے بڑے درجے ملنے کی خوشخبری سناوینگے پہر اچانک انپر وحی آویگی کہ مینے اپنے بندونمین سے ایسے زبردست اور قوی بندے بہیجے ہین کہ کسی کو اونسے مقابلہ کی طاقت نہین ہے میرے ان خاص بندون کو کوہ طور پر لیجا کر محافظت کرو پہر پروردگار یاجوج ماجوج کو بہیجیگا ہر بلندی سے نیچے اوترینگے اونکے لشکر کے آگے چلنے والے دریای طبریہ پر گذرینگے اوسکا سارا پانی پیجاوینگے اونکے پیچہے آنے والے جب وہان پہونچینگے اوس دریا کو خشک دیکہہ کر کہینگے شاید کبہی یہان بہی پانی ہوگا پہر ساری دنیا مین مارے پہرینگے یہانتک کہ جبل خمر تک پہونچینگے یہ ایک پہاڑ قریب بیت المقدس کے ہے پہر کہینگے سب زمین والون کو توہمنے مار لیا ہے اب آسمان والونکی بہی خبر لینی چاہیئے آسمان کی طرف تیر چلاوینگے خداوند تعالی انکے تیرون کو خون آلودہ کردیگا اور حضرت عیسی علیہ السلام کوہ طور پر کہڑے ہونگے ایسے حال مین کہ ایک سری گاے کی اون لوگون کے نزدیک بہتر ہوگی سو دینار سے تمہارے یہ دینار۔ پہر حضرت عیسی علیہ السلام اور آپکے ساتہی اللہ کی جناب مین التجا کرینگے پروردگار اونکی دعا قبول فرماویگا ان شیاطین کی گردنونمین ایک کیڑا پیدا کریگا اس سے وہ سب مرجاوینگے پہر حضرت عیسی علیہ السلام مع ہمراہیون کے

طورسے اوترین گے ایک بالشت زمین یاجوج ماجوج کی مردون اور بدبو سے خالی نپاوینگے پہر حضرت
عیسیٰ علیہ السلام اور آپکے ساتھی اللہ سے دعا کرینگے اللہ تعالیٰ ایک جانور اسی قسم کے بھیجیگا کہ اونکی
گردنین مثل اونٹ کے ہونگی وہ اونکے جسم مردار کو جہان خدا کی مرضی ہوگی اوٹھاکر پہینک دینگے اونکی
کمانین اور تیر اور ترکش اس کثرت سے باقی ہونگے کہ سات برس تک سب مسلمان اونکو بجای ایندہن
کے جلاوینگے پہر حق تعالیٰ پانی برساویگا کہ کوئی گہر کچا یا پکا منزل کا باقی نرہیگا جسمین وہ پانی نہ پہونچیگا
سو تمام زمین کو دہو ڈالیگا زمین آئینہ کی سی صاف ستہری ہوجاوینگی پہر زمین کو خداوند تعالیٰ حکم دیگا
وہ میوے اُگاویگی اور اتنی برکت ہوگی کہ ایک انار اوسوقت مین اتنا بڑا ہوگا کہ اوسمین سے
کئی لوگ کہاوینگے اور اوسکے پوست کا سایہ بناوینگے مواشی مین اسقدر برکت ہوگی کہ ایک
اونٹنی بہت سی جماعت کو کفایت کریگی ایک دودہاری گاے ایک بڑے قبیلے کو کافی ہوگی
بکری ایک چہوٹے قبیلے کو دودہ سے سیر کردیگی اسی برکت اور وسعت رزق کے ساتہہ عرصہ
تک بسر ہوگی یہانتک کہ حق تعالیٰ ایک نرم اور ستہری ہوا بہیجیگا وہ لوگون کو بغل کے نیچے
لگےگی اوس سے سب مسلمان مرجاوینگے صرف کفار باقی رہینگے آپس مین خوش خوش بسر کرینگے
مثل خران اونہین پر قیامت قائم ہوگی صحیحین مین روایت ہے کہ دجال مشرق سے بقصد مدینہ
آویگا اور کوہ اُحد کے درے تک چلا آویگا حق تعالیٰ اوسکو دخول مدینہ سے محروم رکہیگا فرشتے
اوسکے سونہہ کو شام کی طرف پہیر دینگے وہ وہان ہلاک ہوجاویگا آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ
جو دجال کو پاوے آیات اول سورۂ کہف کو پڑہ لے اوسکے شر سے بچا رہیگا اور بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہے کہ دجال کی سواری خر کی ہوگی درمیان دونون کانون اوس خر کے
ستر باع کا فاصلہ ہوگا اور باع مقدار قد آدم کو کہتے ہین اور صحیح مسلم مین قصہ تمیم داری رضی اللہ عنہ
کا منقول ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال موجود ہے مگر مقید ہے دریای شام کے جزیرے

مین یا دریای یمین کے جزیرے مین مکے اور مدینے زادہما اللہ شرفاً مین حال کہنچ بہاویگا واللہ اعلم

فصل

صحیحین مین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے قریب ہے کہ اوتر ینگے حضرت عیسی علیہ السلام حاکم ہونگے عدل کرینگے توڑ ینگے صلیب کو جسکو نصاری پوجتے ہین اور قتل کرینگے سورونکو یعنی حرام کردینگے کہانا اوسکا موافق شرع محمدی کے اور جزیہ مقرر کرینگے نصاری وغیرہ کفار پر یہا لسے یہ بات نکلی کہ نصاری اپنے کفر پر جمے رہینگے اور حضرت عیسی علیہ السلام پر گرویدہ نہونگے اور آپ بحساب مال تقسیم کرینگے یہانتک کہ کوئی قبول نکریگا اور ایک سجدہ لوگون کے نزدیک بہتر ہوگا دنیا و ما فیہا سے اور مسلم نے زیادہ کہا ہے اپنی روایت مین کہ اونٹنی جوان چھوڑ دیجاویگی کوئی اوسپر متوجہ نہوگا اور دشمنی حسد لوگونمین نرہے گا لوگون کو مال دینے کو بلاوینگے کوئی قبول نکریگا اور مسلم جابر سے یہ بہی روایت کرتے ہین کہ جب عیسی علیہ السلام تشریف لاوینگے سردار اوسوقت کے آپ سے عرض کرینگے آپ امامت فرماوین وہ جواب دینگے تم لوگ امامت کرو اور نماز پڑہاؤ اور فرماوینگے بعض تمہارا البعض کی امامت کرے واسطے بزرگی اس امت کے ابن جوزی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ عیسی علیہ السلام اوترینگے پہر نکاح کرینگے اور اونکے اولاد ہوگی پینتالیس ۴۵ برس زندہ رہینگے پہر انتقال کرینگے اور میری قبر مین دفن کئے جاوینگے قیامت کے دن مین اور وہ ساتھ اوٹھینگے درمیان مین ابوبکر و عمر کے لیکن صحیح مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام سات برس زندہ رہینگے اور جوڑا اس حدیث کا پہلی حدیث سے یون ملتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا زمین مین تشریف رکہنا پینتالیس سال ہے منجملہ اونکے اڑتیس ۳۸ سال قبل از عروج ہین اور

اور سات برس بعد نزول کے ہین*

فصل

صحیحین مین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے قیامت سے پہلے دریای فرات سے ایک خزانہ نکلے گا سونے کا پس جو شخص وہان موجود ہووے وہ اوسمین سے ہرگز نہ لے اور ایک روایت صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے آنحضرت صلعم سے یون آیا ہے کہ فرات ایک سونے کا پہاڑ نکال پھینکے گا لوگ اوسپر لڑینگے یہانتک کہ سومیں سے ننانوے مارے جاوینگے اور ہر شخص یہ آرزو کریگا شاید مین ہی بچ رہون مسلم ابوہریرہ سے وہ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہین کہ اُگل دیگی زمین اپنے پیارے ٹکڑون کو جیسے بڑے بڑے ستون چاندی سونے کے پس قاتل حسرت کریگا کہ افسوس اس مال کے واسطے لوگونکو مینے مار ڈالا اور جسنے قطع رحم کیا ہوگا وہ حسرت کریگا کہ ہای اس مال کے پیچھے مینے ناتا کاٹ ڈالا اور ایسے ہی چور حسرت کرینگے کہ ہمارا ہاتھ اس مال کے لئے کاٹا گیا پھر بلائے جاوینگے لوگ کہ لین وہ دولت اور کوئی نہ لیگا یہ دونون حدیثین مختلف وقت پر حمل کیجاتی ہین کہ شاید اول تو مال کے واسطے لڑین مرینگے آخر کو کوئی قبول نکریگا آگے اللہ جانے اور مسلم عبداللہ بن مسعود وانس وغیرہما سے روایت کرتے ہین کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر بدترین خلق پر وہ مخلوق زمین پر ہوگی جو اللہ اللہ نہ کہے گی بعد وفات حضرت عیسی علیہ السلام کے مسلمان ایک نرم ہوا سے مرجاوینگے پھر لوگ معروف اور منکر کو نہ پہچانین گے اور شیطان صورت بدل کر یعنی آدمی بنکر لوگون کو بت پرستی سکھلاویگا لات وعزی وذوالخلصہ کو پوجین گے اوس حال مین صور پھونکے گی سو جو کوئی اوسکی آواز سُنے گا گردن ٹیڑھی کرکے مرجاویگا واللہ اعلم پہلے نفخہ صور ہوگا جس سے سب مرجاوینگے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ پہلا نفخہ گھبراہٹ کا ہوگا جس سے زمین آسمان والے

کانپ اوٹھن گے اور بدحواس ہوجاوینگے اور اوس سے پہاڑ اوڑجاوینگے مثل ریت کے چور چور ہوکر گرینگے اور زمین کانپنے لگیگی جیسے کشتی دریا مین ہلتی ہے لوگ اوسکے کانپنے سے گھبراوینگے پھر زمین اپنے اندر کے خزانے اور مردون کو نکال پھینکیگی اور حمل والی عورتین حمل گرادینگی اور بچے اور جوان بوڑھے ضعیف ہوجاوینگے اور شیاطین دہشت سے زمین کے کنارون تک بھاگین گے سو فرشتے اونکے موہنون پر مارینگے اور لوٹا دینگے اور لوگ بھاگتے پھرینگے اور ایک دوسریکو پکارینگے اوسوقت زمین پھٹ جاویگی اور آسمان دھڑا دھڑ ہوجاویگا پھر پھٹ جاویگا ستارے جھڑ پڑینگے چاند سورج بے نور ہوجاوینگے یہ سب کچھ عذاب اشرار خلق پر ہوگا اور مردون کو اسکی خبر نہ ہوگی اسی حال مین تھوڑے دن تک رہین گے پھر اسرافیل علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ وہ پھر صور پھونکے اوس نفخے مین سب مرجاوینگے آدمی جن شیاطین اسکے بعد فرشتے مرینگے پھر جبرئیل و میکائیل و عزرائیل اور عرش معلی کے اوٹھانے والے پھر عرش کو فرمان ہوگا کہ وہ اسرافیل سے صور لے لیگا اور وہ بھی مرجاوینگے حق تعالی جل جلالہ اوس وقت فرماویگا لمن الملک الیوم کوئی جواب دینے والا نہوگا تو خود ہی ارشاد ہوگا للہ الواحد القہار

دوسرا باب بعث و نشور کے دن کی بیان مین

کہ وہ پچاس ہزار برس کا ہوگا جنت و دوزخ مین داخل ہونے تک بعد نفخہ ثانیہ یا اولی کے علی اختلاف روایتین جب چالیس برس گزرجاوینگے عرش سے پانی برسے گا زمین پر چالیس روز تک اسقدر کہ زمین کے اوپر بارہ گز ہوجاویگا پھر اوس پانی سے حق تعالی مردون کے جسم اوگاوے گا جسطرح کہ سبزہ زمین سے اوگتا ہے پھر جب آدمیون کے جسم اوگ چکین گے جیسے پہلے تھے پروردگار ایک اور زمین چاندی کی پھیلادے گا اور ایک دوسرا

آسمان سونے کا پیدا کردیگا پہر مردون کو اس زمین سے اوس چاندی کی زمین پر ڈالدیگا زمین
کے اندر اور اوپر پہر حق تعالی پہلے حاملان عرش کو زندہ کریگا پہر اسرافیل کو یہ عرش سے صور لے لینگے
اور لب پر رکہین گے پہر جبرئیل و میکائیل اور اور فرشتون کو زندہ کریگا اور ارواح کو طلب کریگا ارواح
مومنان لذ ایمان کے ساتہہ تابان اور ارواح کافران کفر کے ظلمت سے سیاہ سب کو اللہ تعالی صور
مین ڈالدیگا پہر حضرت اسرافیل بحکم خدا صور پہونکین گے روحین اس دوسرے لفخے سے یا تیسرے
سے مثل شہد کی مکہی کے صور سے نکلکر بحکم آلہی ہر ایک روح اپنے اپنے جسم مین داخل ہوجاویگی
ناک کی طرف سے پہر زمین پہٹ جاویگی اوسمین سے مردے نکلنا شروع ہونگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا پہلے سب سے جو شخص زمین سے نکلے گا وہ مین ہونگا پہر اور سب مسلمان اپنی اپنی قبرون
سے اوٹہین گے وہ اوٹہتے وقت کہینگے الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن ان ربنا
لغفور شکور اور کافر اوٹہتے وقت کہینگے یا ویلنا من بعثنا من مرقدنا ہذا ما وعد الرحمن
وصدق المرسلون ہر ایک جماعت اپنے اپنے ساتہیون کے ساتہہ اوٹہائی جاویگی نیک نیکون
کے ساتہہ اور بد بدون کے ہمراہ کافر کافرون کے شامل فاسق فاسقون کے ساتہہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین قیامت کے دن ابوبکرؓ و عمر کے بیچ مین سے اوٹہایا جاؤنگا پہر
جنۃ البقیع کی طرف جاؤنگا پہر لوگ بقیع کے میرے ساتہہ جمع ہونگے پہر مکے اور مدینے والے
میرے ساتہہ اکہٹا ہونگے اور ہر آدمی اوٹہایا جاویگا اوسدن اوس عمل و نیت پر جسپر وہ مرا
ہوگا جب شہید اوٹہائے جاوینگے اونکے زخمون سے خون بہتا ہوگا رنگ مین مثل خون کے اور
خوشبو مین مثل مشک کے اور جو حج کی حالت مین مرا ہوگا وہ لبیک کہتا اوٹہے گا اور جو شراب کے نشے مین مرا
ہوگا وہ مست اوٹہیگا پہر اسی طرح ہر نیک و بدعمل والا صحیحین مین مروایت ہے کہ سب لوگ ننگے بے ختنہ
کئے ہوئے اوٹہین گے پہلے وہ بزرگ جنکو لباس پہنایا جاویگا حضرت ابراہیم علیہ السلام

ہو گئے اونکو دو سفید کپڑے بعیس بہشت کے پہنائے جائیں گے پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اوس سے
بہتر لباس پہنایا جاویگا پہر اور رسول وہی لباس پہنائے جائینگے پہر بعد رسولون کے موذنون کو کپڑے
ملین گے اور بعض روایت مین یون آیا ہے کہ مردے اوسی کپڑے مین جسمین دفن ہوئے ہین اوٹہائے
جاوینگے بعض کہتے ہین وہ خاص شہید ہونگے جو اونہیں کپڑون مین اوٹہائے جاوینگے جسمین شہید
اور دفن ہوئے ہین اور یہ بہی ہو سکتا ہے کہ سب مردے اپنے کپڑون مین اوٹہائے جاوین
پہر وہ کپڑا اونسے لے لیا جاوے اور سب ننگے ہو جاوین پہر ہر ایک کو اوسکے عمل کے موافق
پوشاک دیجاوے اور بعض کہتے ہین مراد پارچہ سے اعمال صالحہ ہین بدلیل اس آیت کے
ولباس التقوی ذلک خیر پہر ہمارے حضرت براق پر سوار ہونگے اور حسین رضی اللہ
عنہما اپنے نانا جناب رسالتپناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اونٹنی پر سوار ہونگے پہر نیک لوگ
بہشت کے اونٹون پر جنکی زین سونے کی اور مہار زمرد کی ہوگی سوار ہو کر محشر مین لائے جاوینگے
اور گنہگارون کو پاؤن پیدل اور کافرون کو موہنہ کے بل کہینچتے لیجاوینگے اور ایک حدیث
مین وارد ہے کہ جب لوگ اپنی قبرون سے اوٹہائے جاوینگے اونکا عمل آدمی کی صورت
مین اونسے ملاقات کریگا مسلمان کا عمل نہایت خوبصورت اور خوشبودار ہیکل مین پہر مومن
سے کہیگا مجہے پہچانتا ہے وہ کہیگا مین نہین جانتا لیکن کیا اچہی صورت اور خوشبو بخشی ہے
تجہے پروردگار نے وہ جواب دیگا تو ایسا ہی تہا دنیا مین مین تو تیرا نیک عمل ہون اور دنیا مین
تجہپر بہت سوار رہا اب تو مجہپر سوار ہو یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا اسی مطلب کی طرف اشارہ ہے اور کافرون
کا عمل نہایت بدصورت اور بدبو مین اونسے ملیگا اور کہیگا مجہے پہچانتا ہے وہ کہیگا نہین
مگر کیا بری صورت ہے تیری اور بو بہی بد ہے تجہہ مین وہ کہیگا تو دنیا مین ایسا ہی تہا مین
تیرا عمل بد ہون اور بہت تو مجہپر سوار رہا ہے آج مین تجہپر سوار ہونگا وہم یحملون

اور اذھم علی طھم ادھم اسی سے مراد ہے پہر جو قبرون سے روانہ ہونگے فرشتے نیک و بد اعمال لکہنے والے اون کے ساتہہ ہونگے اور اونپر گواہ ہونگے مسلمانو نسے کہین گے مت ڈرا ور خوف نہ کہا خوش ہو ساتہہ جنت کے وہ جسکا وعدہ تجہسے دنیا مین دیا گیا تہا اور کافر و فاسق بری صورتوں مین ہونگے اندہے اور بعضے سور کتے بندر وغیرہ کی شکلون مین اور سودخوار مانند آسیب زدہ کے ایک جگہہ قرار سے ٹہیر نہ سکیں گے اور وہ لوگ جنہون نے مال یتیمون کا ظلم سے کہایا ہے جب قبرون سے اوٹہیں گے آگ کے شعلے اونکے مونہون سے نکلتے ہونگے جیسا فرمایا اللہ تعالی نے انما یاکلون فی بطونہم نارا اور غرور والے لوگ چیونٹیونکی شکل مین ہونگے ہر کوئی اونہین روندیگا اور جو کوئی بے ضرورت مانگتا ہے جب قبر سے اوٹہیگا اوسکے چہرے پر گوشت کا اثر نہوگا جس کسی نے مسلمان بے جرم کے قتل پر ہان مین ہان ملائی ہوگی اوسکی پیشانی پر لکہا جاوے گا ناامیدوار ہے رحمت سے خداوند تعالی کی جس کسینے قبلہ کی طرف تہوکا ہوگا اوسکا تہوک اوسکے چہرے پر پڑا ہوگا جس کسینے دو عورتین کی ہونگی پہر اونمین عدل نہ کیا ہوگا اوسدن اوسکا ایک پہلو نڈہا رہو گا جو کوئی دنیا مین چغل خور ہوگا اللہ تعالی اوسکو وہان دوزبانین آگ کی دیگا جو کوئی ایک بالشت زمین کسی کی زبردستی لے لیگا اوس زمین مین سے بقدر اوس زمین مغصوب کے اوسکی گردن مین پہنائے جاوینگے اور اسی طرح جسنے مسلمانون کے رستے مین سے کچہہ زمین دبالی ہوگی جو کوئی غنیمت کے مال سے اونٹ یا گہوڑا یا بکری یا اور کوئی مال خیانت کریگا اوس چیز کو حق تعالی اوسکی گردن پر سوار کریگا جو کوئی حاجت سے زائد عمارت بناویگا اوسکو تکلیف دیجاویگی کہ اس عمارت کو اپنے کندہے پر اوٹہا وے جس کسی نے مال کی زکوۃ نہ دی ہوگی سونے چاندی کو دوزخ کی آگ مین گرم کرکے داغا جاویگا اور اونٹ گای بکری کی اگر زکوۃ نہ دی ہوگی وہ جانور پچاس ہزار سال تک اوسپر گذرینگے اور اوسکو خوب روندین گے

جو کوئی حاکم ہوگا اگرچہ دس آدمیون پر حکومت کی ہو گردن مین ہاتھہ باندہ کر لایا جاویگا اگر مکوئی
اور انصاف کیا ہوگا چھوٹ جاویگا ورنہ طوق اوسکی گردن مین ڈالا جاویگا جو کوئی کسی مسئلہ
سے پوچھا گیا پھر باوجود جاننے کے نہ تبلایا اور چھپایا اوسکو آگ کی لگام پہنائی جاویگی جو کوئی
قرآن مین بغیر بوجھے کچھہ کہیگا اوسکو بھی یہی آگ کی لگام پہنائی جاویگی اسلام اور قرآن اور
اعمال صالحہ شفاعت کرینگے اور ثواب مین قاریان قرآن کے ماں باپ اونکے زیور پہنائی جاوینگے
اور تاج سر پر کہا جائیگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگ سے بچنے کی ڈہال اختیار کرو
کہو سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر ابن ابی الدنیا نے ابن عباس
سے روایت کی ہے کہ قیامت کے دن دنیا کو ایک بڑہیا سفید بالون والی زرد آنکھہ بدصورت بدشکل
کی صورت لاوینگے اوسکو لوگ دیکھین گے پھر کہا جاویگا اسکو پہچانتے ہو لوگ کہین گے
ہم سب پناہ مانگتے ہین اسکے پہچاننے سے کہا جاویگا یہ دنیا ہے جسکے ساتھہ تم لوگ ایک
دوسرے پر فخر کرتے تھے اور آپس مین حسد اور قطع رحم کرتے تھے پھر اوس دنیای مکارہ عجوز
محتالہ پیرزن نما کو دوزخ مین ڈالدینگے پھر وہ کہیگی ای پروردگار میرے طالب اور اولاد کہان
ہے حکم ہوگا کہ اوسکے اتباع و پیرو بھی اوسکے ساتھہ ڈالدیئے جاوین **المترجم**

معلوم ہوگا حشر مین دنیا طلب سمجھے		کھویا تہا کسکے عشق مین عقل و شعور سب	

بیہقی نے عبادہ ابن صامت اور عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے کہ دنیا لائی جاویگی اور جو
چیزین دنیا مین اللہ والی ہین الگ کر لیجاوینگے اور جو چیز خیر خدا کے واسطے ہے آگ مین
ڈالدیجاویگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزین عرش کے نیچے ہونگی قرآن
اور امانت اور رحم پھر یہ تینون شفاعت کرینگے رحم کہیگا الٰہی جسنے مجکو جوڑا اوسپر رحم کر اور جسنے
مجھے کاٹا اوسے قطع کر احادیث مین وارد ہے کہ اسلام اور اعمال اور قرآن اور امانت اور رحم اور

ایام دنیا اور موت اور اسی طرح کل چیز بن مجسم کر کے سامنے لائی جاویگی بعضے علما اس مطلب کی تاویل کرتے ہین اور یون کل ٹہماتے ہین کہ نیک عملون کی اچھی قمول صورت ہوگی اور بدعملونکی ڈراونی اور بہیانک شکل بنائی جائیگی اور میزان مین رکہین گے اور اصحاب کشف یعنی صوفیئہ کرام ان سب احادیث کے مفاد کو صور مثالیہ پر حمل کرتے ہین مگر اوسپر ایمان لانا چاہیے اور بحث کسی پر نہ کرنا چاہیے

فصل بیان مین کوثر کے

جب لوگ قبرون سے اوٹہین گے پیاس اوسپر غالب ہوگی اور ہر پیغمبر کا اوسدن ایک حوض ہوگا اور ہر امت کی ایک علامت ہوگی کہ اونکے نبی اوس نشان سے اپنی امت کو پہچان لیںگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک حوض ہوگا نام کوثر جسکے معنی خیر کثیر کے ہین لنبائی چوڑائی اوس حوض کی ایک مہینہ کی راہ کے برابر ہوگی پانی اوسکا سفید زیادہ دودہ سے اور میٹھا زیادہ شہد سے اور ہر زیادہ برف سے خوشبودار زیادہ مشک سے ہوگا اور اوس حوض پر آبخورے ہونگے چمکتے ہوئے جیسے ستارے اور زمین اوسکی یاقوت اور زمرد و مرجان کی ہوگی اور اوسمین دو پرنالے جنت سے گرتے ہونگے اور علامت امت آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ ہوگی کہ روشن ہونگے اعضاء وضو کے انکے علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہ ساقی ہونگے جس کسیکو اوس حوض سے پانی دینگے پہر کبھی پیاسا نہوگا بعض علما کا قول ہے کہ حوض پر پل صراط سے گذر کر پہونچنا ہوگا اور بعض علما قبل از حساب ورود حوض کے قائل ہین اور ظاہر یہ ہے کہ بعض لوگونکو تو قبر سے اوٹھنے کے بعد آب کوثر دیا جائیگا اور بعض گنہگارون کو بسبب معاصی کے اوسوقت نہ ملیگا بعد دوزخ سے نکلنے کے جنت مین داخل ہونیسے پہلے دیا جاویگا ورنہ مین پیاسا رہنا باعث آب کوثر

ملے کا ہوگا منکر کو نکو کوثر کا پانی نصیب نہوگا علما نے کہا ہے کہ اہل ہوا یعنی روافض خوارج معتزلہ اور ایسے ہی گمراہ فرقے آب کوثر سے محروم رہینگے اور اہل کبائر کو بعد چھٹکارے کے عذاب دوزخ سے کوثر کا پانی ملے گا

فصل

جب آدمی محشر مین جمع ہونگے دوزخ لائی جاویگی اس مثال سے کہ اوسکے ستر ہزار باگ لگی ہوگی ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے تھامے ہونگے جب دوزخ مخلوق سے سو برس کے فاصلے پر پہنچاویگی جنبش کریگی اور حملہ کریگی اس ہیبت اور غصے سے کہ سارے انبیاء اور فرشتے اوسکے خوف سے گھٹنون کے بل ہو جاوینگے اور نفسی نفسی کہنے لگینگے مگر ہمارے رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایسے حال پر ملال مین امتی امتی کہینگے حق تعالیٰ ارشاد فرماویگا او لبائی من امتك لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ٹھنڈی کردونگا مین آنکھین تیری امت کی معاملے مین ای محمد ای اکرم الرسل المجید پھر اوسوقت آفتاب قریب کردیا جاویگا ایک میل کی بلندی کے فاصلے پر اور حرارت اور تیزی اوسکی زیادہ کردیجاویگی لوگ پسینے مین ڈوبے ہونگے اپنے اپنے گناہون کے اندازہ سے بعضے ٹخنے تک اور بعض تا زانو اور بعض کمر تک اور بعضے مونھہ تک علما نے کہا ہے کہ یہ خلاف عادت اوس روز کی خاصیت سے ہوگا کہ زمین برابر مین جدا جدا اپنے اپنے پسینے مین متفاوت ڈوبے ہونگے اور اوس روز اعمال نیک کا سایہ ہوگا بسبب اعمال صالحہ و ہمیشہ خدا کو یاد کرنے سے و حاکمون کے انصاف کرنیسے اور ضعیفون پر رحم کرنے و خدا سے ڈرتے رہنے اور قرآن کا پڑھنے اور نیکون سے محبت رکھنے خالصاً للہ اور حسن خلق اختیار کرے و صلہ رحم کرنے اور

جو ایسے ہی کام ہین یہ سب بھلائیان باعث سایہ عرش ملنے کا ہونگے جو لوگ خالصاً للہ بغیر برادری رشتے کے آپس مین محبت رکھتے ہین اور لوگون کو خدا کی راہ سکھلاتے ہین اللہ کا دوست بناتے ہین ایسے لوگون کو خداوند تعالیٰ اوس روز نور کے منبرون پر بٹھلاوے گا اپر انبیاء اور شہداء غبطہ یعنی رشک کرینگے اور جو لوگ دین کی باتین لوگون کو سکھلاتے ہین اونکو حق تعالیٰ سونے کے منبرون پر جنپر چاندی کے سائبان نصب ہونگے بٹھلاویگا اور یہ سائبان و منبر مرصع ہونگے مروارید اور یاقوت سے اور پردے اونکے سندس اور استبرق کے ہونگے پھر جب اوس روز لوگ طول زمانے سے گھبراوینگے ایسے حال مین کہ میدانون مین کہین مقید ہونگے کہین پسینونمین ڈوبے ہونگے تو آرزو کرینگے کہ کہین اس جگہہ سے نجات پاوین اگرچہ دوزخ ہی مین کیون نہ ڈالے جائین اوسوقت کوئی شفیع ڈھونڈھتے ہین گے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جاوینگے پھر حضرت نوح سے التجا لاوینگے پھر حضرت ابراہیم سے ملتجی ہونگے پھر حضرت موسیٰ کے نزدیک جمع ہونگے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کرینگے اور شفاعت چاہین گے ان انبیاء ممدوحین علیہم السلام مین سے جو بڑے بڑے اولوالعزم ہین کوئی اپنے آپ مین مجال شفاعت نہ پاویگا اوسوقت بحضور اشرف المخلوقات افضل کائنات جناب محمد مصطفےٰ علیہ الوف التحیات الزاکیات کے حاضر ہوکر ملتمس ہونگے آپ اوسوقت شفاعت کے واسطے مستعد ہوجاوینگے اور جل جلالہ عم نوالہ کے عرش کریم کے پیشگاہ حاضر ہوکر سجدے مین گرینگے اوسوقت ایک فرشتہ آکر عرض کریگا آپ کیا چاہتے ہین اوسوقت آپ جناب احدیت سے مخاطب ہوکر التماس کرینگے بارخدایا تو نے مجھسے میری شفاعت قبول فرمانیکا وعدہ فرمایا تھا اب میری شفاعت قبول فرما اور اس مجمع اولین و آخرین مین مجھے اس مرتبہ سے اعزاز بخش حکم ہوگا ہمنے تیری شفاعت قبول کی اب فیصلۂ عباد کے واسطے نزول اجلال کرتا ہون فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مبین اور لوگون کے ہمراہ منتظر نزول جناب احدیت کھڑا ہونگا
یکایک آواز فرشتون کے اوترنے کی سنونگا کل آسمان اول والے نیچے آجاوینگے اور زمین
اونسے بھر جاویگی آدمیون اور جنون سے جو اوس وقت زمین پر موجود ہونگے اور سبھی موجود
ہونگے ان سب سے اونکی عدت وعدت زیادہ ہوگی اور یہ سب پرے باندہکر مودب کھڑے ہونگے
پھر دوسرے آسمان کے فرشتے اوترینگے جو اول آسمان کے فرشتون سے کہین زیادہ ہونگے پھر تیسر
آسمان کے فرشتے اوترینگے اسی طرح اہل زمین واہل آسمان اول ودوم سے بہت زائد ہونگے
اسی طور سے ساتون آسمان کے فرشتے اوترینگے اور ہر ایک اپنے اگلون سے زاید ہوگا اسکے
بعد حضرت صمدیت جناب رب العزت تشریف لاویگا فی ظلل من الغمام حقیقت اور مراد نزول
سے شاید ایک قسم کی تجلی ہوگی پھر حق تعالی جانورونمین قصاص کا حکم دیگا ہر سینگ والے سے
بے سینگ والا اپنا بدلا لیگا اگر کسی شخص نے ایک چڑیا کو بیفائدہ مارڈالا ہے تو وہ چڑیا پروردگار
عالم وعالمیان سے فریاد کریگی کہ ای رب فلان شخص نے مجھے بیفائدہ مارڈالا تھا نہ تو کہایا
اور نہ کوئی نفع مجھسے لیا نہ زندہ چھوڑ دیا تیرے ملک مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا کہ ایک عورت بسبب ایک بلی کے دوزخ مین گئی اوسکو باندہ رکھا اور کھانا نہ دیا نہ اوسے
چھوڑا کہ وہ بیچاری زمین کے کیڑون سے اپنا پیٹ بھرتی اور ایک شخص نے اونٹ کو چارہ
نہ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اونٹ قیامت کے روز تیرے ساتھ جھگڑیگا
جب جانورون کا قصاص تمام ہوگا حق تعالی فرمائیگا سب خاک ہوجاؤ سب مٹی ہوجاوینگے
کافر کہینگے ای کاش ہم بھی مٹی ہوجاتے پھر پروردگار حضرت نوح علیہ السلام کو بلاکر
پوچھیگا کہ میرا پیام خلق کو پہونچایا وہ عرض کرینگے ہان ای پروردگار پہونچایا خداوند تعالی
پھر اونکی امت کو بلاکر پوچھیگا کہ نوح علیہ السلام نے میرا پیام تمکو پہونچایا وہ سب انکار کرینگے

اسی طرح اور امتون سے سوال ہوگا کافر منکر ہونگے حق تعالیٰ نبیون سے گواہ طلب کریگا
وہ سب کہین گے امت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری گواہ ہے آنحضرتؐ کی
امت کو پروردگار بلاویگا یہ سب گواہی دینگی کہ انبیاء سچ کہتے ہین کہا جائیگا کہ تمنے کیونکر جانا یہ
کہین گے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کتاب تیری طرفسے لائے اور فرمایا کہ انبیاء
نے تبلیغ کی ہے حق تعالیٰ فرمائیگا تمنے سچ کہا پھر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اپنی امت کی سچائی پر گواہی دینگے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین ٹکڑے
ہونگے قیامت کے دن کے اول کفار جھگڑا کرینگے یعنی انکار کرینگے کفر سے دوسرے حق تعالےٰ
آدم علیہ السلام اور نبیون پر کفار کی عذاب ہی کا عذر ظاہر کردیگا اور حجت و برہان اونپر قائم
کردیگا تیسرے یہ کہ نامۂ اعمال ہر ایک کا ہر شخص کے ہاتھہ مین آجائیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ نامۂ اعمال ہر بندے کا عرش کے پیچھے ہوگا پروردگار ایک ہوا چلاویگا کہ نامۂ اعمال
ہر ایک کا اوڑکر اوسکے ہاتھہ مین چلا آویگا مومنون کے دہنے ہاتھہ مین پہونچیگا اور کافرون کے
بائین ہاتھہ مین پیٹھہ پیچھے سے اول سطر اوسکی یہ ہوگی اقرء كتابك كفى بنفسك اليوم
عليك حسيبا پڑھ اپنا نامہ کافی ہے تجکو تیری جان کا حساب لینے والا حدیث شریف
مین آیا ہے کہ خوشی ہے اوسکو جسکے نامۂ اعمال مین استغفار بہت ہوگی اور آدمی کے عضو
عضو اوسپر گواہی دینگے اور مکان زمان اوسپر گواہی دینگے یعنی جسوقت اور جس جگہہ جو جو
کیا وہ گواہی دینگے پھر حکم ہوگا حضرت آدم علیہ السلام کو کہ ایک گروہ اپنی اولاد مین سے
دوزخ کے واسطے الگ کرو آپ عرض کرینگے کسقدر حکم ہوگا کہ ہزار مین سے ایک بہشت کے واسطے اور نو سے
ننانوے ۹۹۹ واسطے دوزخ کے پھر ترازو قائم کریگا حقتعالیٰ تاکہ نیکی اور بدی بندونکی تولیں میزان کے زبان ہوگی
اور زبان وہ ہے جو ہاتھہ مین لیتے ہیں اور دو پلے اوسکے ہونگے ایسے بڑے کہ اگر زمین آسمان اوسمین

تولے جاوین تو تل سکتے ہین اور تولنے والے اوسکے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہونگے کافرون کا میزان مین کچہہ بہی وزن نہوگا حبط اعمالہم اونکے حق مین ہے صحیحین مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایک شخص بہت موٹا تازہ لایا جاویگا لیکن برابر مچہر کے پر کے اوسکا وزن نہوگا پہر آپ نے یہ آیت پڑہی فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا ایک حدیث مین آیا ہے کہ جزای حسنات کفار کی دنیا مین دیدیجاویگی اور آخرت کے واسطے اوسکے لئے کچہہ بہی نیکی نہ باقی رہیگی پہر مومنو نکی نیکیون کو ایک پلے مین ترازو کے رکہین گے اور برائیون کو دوسرے پلے مین پہر اگر برائیان نیکیون سے زیادہ ہونگی اگر خدا چاہیگا بخشدیگا اور اگر چاہیگا عذاب کریگا اور اگر برائیون سے ایک نیکی بہی زیادہ ہوگی اوس نیکی کو خدا تعالی پہیلا دیگا اور اوسکو بہشت مین لیجائیگا بزار اور بیہقی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب ابن آدم تلیگا اگر اوسکی میزان بہاری ہوجاویگی ایک فرشتہ پکاریگا ساری مخلوق اوسکی پکار سنیگی یہ شخص نیک بخت ہوگیا ہرگز بدبخت نہوگا اور اگر تول اوسکی ہلکی ہوگئی وہ فرشتہ کہیگا یہ شخص بدبخت ہوگیا ہرگز نیک بخت نہوگا اور احادیث مین آیا ہے کہ سبحان اللہ نصف میزان ہے اور الحمد للہ کل میزان ہے اور لا الہ الا اللہ سب خلائق سے بڑہکر ہے اور اسی طرح اللہ اکبر ہے اور جسکا نیک بخت ہونہار بچہ مرجاوے اور وہ صبر کرے اور آنحضرت صلعم پر درود بہیجے اور اور نیکیان بہی موجب ثقل میزان ہونگی اور ذہبی عمران بن حصین سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ علما کی سیاہی شہیدون کے خون کے برابر قیامت کے دن وزن کیجائیگی سیاہی علمار کی شہیدون کے خون سے افضل ہوگی یعنی وہ سیاہی جسکو اونہون نے ہدایت مخلوق اور امانت دین متین مین خرچ کیا ہے حماد اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ ایک شخص کی قیامت کے دن ترازو مین نیکیان کم دکہی جاوینگی

یکایک ابر کے ٹکڑون کے مانند اوسکی میزان مین آنا شروع ہونگے کہا جائیگا یہ کیا ہے جواب ملیگا یہ وہ ہے کہ لوگون کو علم سکھلایا تہا اور یہ نیکی اس شخص کی ہمیشہ جاری رہی ابوالدردا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص کی ہمت پیٹ اور شرمگاہ کی طرف ہوگی میزان اوسکی ناقص ہوگی اور جب آدمی محشر مین جمع ہونگے اور کفار مومنین سے الگ ہونگے اور دوزخ محشر کو گہیرے ہوگی ایک گردن آتش دوزخ سے نکلیگی فرشتے اوسکو کہینچین گے وہ کہیگی قسم ہے پروردگار کے عزت وجلال کی چہوڑ دو مجکو میرے ازواج کے ساتہہ وہ پوچہین گے جوڑے تیرے کون ہین کہے گی ہر متکبر جبار نامہربان پہر چُن لیگی اونکو جیسے مرغ دانہ چُن لیتا ہے اور اپنے پیٹ مین دہر لیگی اور پہر ایساہی کریگی اور کہیگی چہوڑ دو مجہکو میرے جوڑون کے ساتہہ پہر پوچہین گے تیرے جوڑے کون ہین کہے گی ہر عہد شکن ناشکر اونکو بہی چُن لیگی اور پیٹ مین رکہے گی پہر تیسری دفعہ بہی ایسے ہی کریگی اور کہیگی چہوڑ دو مجہکو میرے جوڑون کے ساتہہ پوچہین گے کون ہین تیرے جوڑے کہیگی ہر غرور والا خودپسند فخر کرنیوالا اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ ایک گردن آگ سے نکلیگی اوسکے دو آنکہین اور ایک زبان ہوگی فصیح کہے گی مین حکم کی گئی ہون اوس شخص کے واسطے کہ اللہ کے ساتہہ اور کوئی شریک ٹہیراوے اور ساتہہ ہر جبار دشمنی رکہنے والے ناحق کی اور ساتہہ اوس شخص کے جسنے ناحق کسیکو مار ڈالا ہے پہران لوگون کو چُن لیگی اور لوگون سے پانسو برس پہلے اور ابن مرجان اپنی کتاب ارشاد مین کہتے ہین کہ جب آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا لوگون کو دوزخ مین بہیجنے کے واسطے تو ساتہہ قسم کی مخلوق دوزخیون سے ہوگی دو قسم کے واسطے ایک گردن دوزخ سے نکلیگی اور چُن لیجاویگی جیسا کبوتر دانہ چنتا ہے اول وہ لوگ ہونگے کہ منکر تہے خدا سے ازراہ تکبر اور انکار کے دوسرے وہ لوگ جو منکر تہے براہ نادانی اور غفلت کے پہر کہا جائیگا کہ ہر آدمی جسنے خدا کے ساتہہ دوسریکو پوجا ہے

اپنے اپنے معبود کے ساتھہ ہو جائے آفتاب پرست آفتاب کے پیچھے ہولینگے اور آتش پرست آگ
کی پیروی کرینگے اور بت پرست بتون کے ہمراہ ہوجاوینگے پھر یہ سب اپنے اپنے معبودون کے
ساتھہ دوزخ مین داخل ہونگے اور کہین گے اگر یہ سچے معبود ہوتے کبھی اوسمین داخل نہوتے پھر چوتھی
جماعت وہ ہوگی جو خدا کو تو ایک مانتی لیکن نبیون کو نہین مانتی اور اللہ تعالی کی صفات مین
جہل کا رستہ پکڑا ہے جیسے یونان کے حکما و کفار پھر پانچوین قسم اور چھٹی مین یہود و نصاری کی
محشر مین پیاسے ہونگے کہا جائیگا کیا حال ہے کہین گے ہم پیاسے ہین ہمین پانی دو جواب ملیگا
جاؤ اور اشارہ کیا جاویگا دوزخ کی طرف اور دوزخ اوس وقت سراب کی طرح اونکو نظر آویگی وہ اوسمین
جا گرینگے اور ایک روایت مین ہے کہ جب پوجنے والے معبودون کے پیچھے لگ چلین گے ایک
فرشتہ بصورت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے نصاری کے واسطے اور ایک فرشتہ بصورت
عزیر علیہ السلام یہود کے واسطے ظاہر ہوگا وہ لوگ اوسکی پیروی کرینگے وہ دونون اونکو
دوزخ مین جا گرادینگے قاضی صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین فقیر کہتا ہے ظاہر
یہ ہے کہ یہود و نصاری مین سے جنہون نے پرستش عیسی اور عزیر علیہما الصلوۃ والسلام
کی کی ہوگی وہ چوتھی جماعت مین داخل دوزخ ہونگے اور جنہون نے اونمین سے ان دونون کو
رسول جانا اور اونکو پوجا نہین لیکن بسبب انکار حضرت خاتم الانبیاء کے کافر ہوگئے وہ لوگ
پانچوین اور چھٹی جماعت مین داخل دوزخ ہونگے جب باقی نرہین گے مگر مومن اور اونمین
منافق بھی ہونگے حق تعالی ظہور فرمائیگا اور فرمائیگا لوگون نے اپنے اپنے معبودونکی پیروی
کی تم بھی اپنے معبود کی پیروی کرو وہ عرض کرینگے واللہ ہمنے سوای خدا کے اور کسی دوسرے
کی عبادت نہین کی ہے حق تعالی فرمائیگا مین تمہارا پروردگار ہون وہ کہین گے ہم منتظر
ہین اپنے پروردگار کی اوس علامت کے ساتھہ کہ ہم پہچانتے ہین دیکھین اوسکو اوس وقت

حق تعالی تجلی فرمائیگا اس طرز سے کہ فرماتا ہے نوام یکتشف عن بساق ویدعون الی السجود

بی سبب کیونکہ لب خم پہ افغان ہوگا	ستور محشر سے بہرا اوسکا نمکدان ہوگا

حکم ہوگا سجدے کا خاص مومن سجدہ کرینگے اور منافقون کی پیٹھہ تختہ ہوجاویگی اور چپت گر پڑینگے سجدہ نہ کر سکینگے پہر یہ لوگ دوزخ مین ڈالدئے جاوینگے پہر مسلمانون سے حساب کتاب شروع ہوگا اونکے عمل میزان عدل مین تلینگے پہلے اونسے خونریزی کا سوال ہوگا مقتول کہیگا ای پروردگار اس قاتل سے پوچہہ کہ مجہے اسنے کیون مارا حق تعالی پوچہیگا اور وہ داناتر ہے سبکے حال سے غازی فی سبیل اللہ کہیگا مینے اسکو اسواسطے قتل کیا تہا کہ تجہکو خاص عزت اور بزرگی ہے حق تعالی فرمائیگا سچ بولا تو پہر حق تعالی اوسکا چہرہ مثل آفتاب کے روشن کردیگا اور فرشتے اوسکی جلوداری کرینگے اور بہشت تک اوسکے ساتہہ تکریما جاوینگے دوسرا قاتل کہیگا مینے اسکو اسلئے مارا تہا کہ عزت خاص مجہے کو ملے حق تعالی فرمائیگا تو بیشک تباہ ہوا پہر وہ دوزخ مین جاویگا پہر اور جہگڑون قصون مین بدلے کا حکم ہوگا یہانتک کہ اگر کسی نے دودہ مین پانی ملاکر بیچا ہے اوسکو تکلیف دیجاویگی کہ دودہ کو پانی سے الگ کرے اور پوچہا جاویگا لوگون سے بدن کی تندرستی اور سلامتی کان اور آنکہہ سے اور اور نعمتون سے کہ کہان اور کس موقع پر ان سب کو صرف کیا تم لوگون نے اور پوچہے جاوینگے علم سے کہ اوسپر عمل کیا تہا یا نہین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علم کو نہ چہپاؤ کیونکہ خیانت علم مین زیادہ سخت ہے خیانت سے مال مین حق تعالی اوس سے سوال کریگا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ آدمی سے عزت اور مرتبے کا سوال ہوگا جیسا کہ مال سے سوال ہوگا اور برتاؤ سے بیویون اور اموال اور غلامون مین سوال ہوگا پہر جب اعمال سے پوچہہ ہوگی تو پہلے نماز سے سوال ہوگا اور نماز تولی جاویگی نماز کا اللہ کے نزدیک وزن ہے اگر اوسمین نقصان ہوگا

فرائض کا نوافل سے خسر نقصان کیا جاویگا پھر زکاۃ سے پوچھہ ہوگی پھر اور اعمال سے ایک حدیث
مین آیا ہے پہلے نماز مین نظر ہوگی اور دیکھی جاویگی اگر وہ نماز قبول ہوگی اور اعمال مین غور ہوگا
جس کسی نے کسی قوم کی امامت کی ہے چاہیے کہ وہ امام خدا سے ڈرتا ہو اور یہ جانتا ہو کہ
نماز پڑہاتے وقت وہ ضامن ہے اگر اچھی طرح سے امامت کی ہے اوسکو ثواب ملیگا مثل اور
مقتدیوں کے اور جو کچھہ نقصان کیا ہوگا وہ اوسکی گردن پر دہرا جاویگا صرف تین چیز سے البتہ
سوال نہوگا اوتنا کپڑا جس سے ستر ڈہکا ہے اور اوس روٹی کے ٹکڑے سے بھی پوچھہ نہوگی
جس مقدار سے بھوک دفع کی ہے اور اوس گھر سے بھی حساب نہوگا جو اتنا بنایا تھا جس سے
گرمی سردی دفع ہوسکے اور پھر اس بات سے پوچھہ ہوگی کہ کس سے دوستی کی تھی اور کس سے نہیں
کی اسی طرح دشمنی بھی حقتعالی فرمایگا جو کوئی میرے دوستون سے محبت نکرے اور میرے
دشمنون سے عداوت نکرے اوسکو میری رحمت نہ پہونچیگی پھر بادشاہون اور قاضیون
اور حاکمون اور سردارون سے پوچھہ ہوگی کہ اپنے زیر دستون اور رعایا اور خادمون سے
کیا برتاؤ کیا آیا عدل اور حسن سلوک کیا یا جبر وزبردستی کی اور عورتون سے اس بات کی
پوچھہ ہوگی کہ اولاد کو کیا سکہلایا اور شوہر کے مال مین کیا کیا اور اسی طرح غلام سے سوال
ہوگا سید کے مال مین اور جب بندہ گناہ سے توبہ کرتا ہے حق تعالی فرشتون کو جو اوسپر
مقرر ہین اور اعمال لکھتے ہین وہ گناہ بہلا دیتا ہے اور اسی طرح جوارح یعنے اوسکے ہاتھہ
پاؤن اور زمین اور گواہی دینے والے وغیرہ بہی بھلا دئے جاتے ہین اور اگر کسی مسلمان کو
دنیا مین کوئی مصیبت پہونچی ہوگی حتی کہ اگر کوئی کانٹا اوسکے پاؤن مین چبہا اور اوسنے
اسکو موجب اجر سمجھا اور صبر کیا تو یہ سب تکالیف اوسکی گناہون کا عوض ہو جاوینگی اور
گناہ کی سزا سے آخرت مین محفوظ رہیگا پھر بعد وزن اعمال اور حساب کتاب کے اگر اللہ کے

حقوق مین سے کوئی حق اوسکے ذمہ پر ثابت ہوگا حق تعالی کو اوسکا اختیار ہے جاہے گا بخشدیگا چہپا ڈالیگا جاہے گا عذاب کریگا امام احمد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق تعالی مسلمان بندے کو قیامت کے دن اپنے نزدیک کریگا اور فرمایگا اپنا نامۂ اعمال پڑہ جب وہ اپنا نامۂ اعمال پڑہتے وقت کوئی نیکی دیکہیگا خوش ہوگا حق تعالی فرمائیگا یہ نیکی مینے تجہسے قبول کی وہ سجدے مین گر پڑیگا پہر جب کوئی گناہ اپنا پڑہیگا غمگین ہوگا اور ڈریگا حق تعالی فرمائیگا مینے تجہکو بخشدیا پہر سجدہ کریگا اور لوگ اوس سے اور کچہہ نہ دیکہین گے مگر سجدہ لوگ آپسمین کہین گے کیا اچہا آدمی ہے کہ اسنے کچہہ گناہ ہی نہین کیا ہے اور نہین جانین گے کہ درمیان اوسکے اور درمیان پروردگار کے کیا گذرا اور اس حساب کو حساب یسیر یعنے آسان کہتے ہین حاکم عائشۂ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نماز مین یہ دعا مانگی اللہم حاسبنی حسابا یسیرا پہر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے حضرت عائشہ نے پوچہا یا حضرت حساب یسیر کیا ہے فرمایا وہ حساب یسیر ہے کہ حق تعالی نامۂ اعمال مین گناہ دیکہلے اور اوسکو بخشدے من نوقش فی الحساب یا عائشۃ هلك اور حق تعالی زیادہ مہربانی فرمائے عوض گناہ کے نیکی کا ثواب مرحمت کرے چنانچہ خود اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے یبدل اللہ سیئاتهم حسنات اور مسلم ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایک شخص کو قیامت کے دن لاوینگے اور چہوٹے گناہ اوسکے اوس کو دکہلائے جاوینگے وہ اونکا اقرار کریگا اور بہت ڈریگا اور گناہ کبیرہ سے اور بہی ڈر رہا ہوگا پس حکم ہوگا بجای ہر گناہ کے ایک نیکی کا ثواب اوسکو دیا جاوے پہر وہ بزرگ ثواب کی طمع مین کہین گے ابہی تو میرے اور بہی گناہ ہین کہ اونکا ابہی شمار ہی نہین ہوا جناب

سرور کائنات اس بات سے ہنسے اور اتنا ہنسے کہ آپکے دندان مبارک ظاہر ہوگئے ابن ابی حاتم سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ ایک شخص کو قیامت کے روز اوسکا نامہ اعمال دیا جاویگا وہ اوسمین برائیان پڑہیگا اور ڈرتا ہوگا اور نیچے نامہ کے جب نظر کریگا حسنات پڑہیگا پھر جو اوپر صحیفہ کے نظر دوڑا ویگا برائیو کی جگہہ نیکیان لکھی دیکھیگا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ بعض لوگ قیامت کے دن دوست رکھین گے کہ کاش ہمنے اور گناہ کیون نہ کئے اور یہ وہ لوگ ہین جنکی شان مین ارشاد ہوا ہے یبدل اللہ سیئاتھم حسنات اس جگہہ دو معنی ہوسکتے ہین ایک یہ کہ خاص بندے بحجز دصدور گناہ کے اسقدر ندامت اوٹھاتے ہین اور جناب الٰہی مین عاجزی اور توبہ کرتے ہین کہ وہ گناہ حسنات کا کام کرتا ہے اور رحمت کا باب اونپر کھلتا ہے دوسرے وہ لوگ ہین جو غرق دریای عشق و محبت الٰہی ہین کبھی اگر اونسے غلبہ حال مین ایسے عمل صادر ہوتے ہین جو خلاف شرع ہین مثل سماع او روجد اور رہبانیۃ اور ترک جمعہ اور جماعات چلہ کشی کے حال مین اور کلمہ خلاف ظاہر شرع کے اونسے صادر ہوجاتے ہین پس ایسے اعمال کو پروردگار اونکے عشق و محبت کے خیال سے نیکیون کا ثواب دیگا سو توہی روم فرماتے ہین

ہر چہ گیرد علتی علت شود	کفر گیرد کاملی ملت شود
کار پاکان را قیاس از خود مگیر	گرچہ ماند در نوشتن شیر وشر
او بدل گشت و بدل شد کار او	لطف گشت و نور شد ہر نار او

اور جو کہ حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ چھوٹے گناہ اوسکو دکھلائے جائین گے اور بڑے پوشیدہ رکھے جاوینگے اسکے یہ معنی ہین کہ عوض چھوٹے گناہون کے نیکیان دیجاوینگی اور اگر کبھی بمقتضای تقدیر اوس سے کوئی گناہ کبیرہ ہوگیا ہوگا وہ چھپا ڈالا جاویگا

اور وہ گناہ معاف کردیا جاویگا اور جو کچھہ بندوں کے حقوق سے اگر کسی کے ذمہ ہونگے ہرگز
نہ بخشے جاوینگے بلکہ نیکیاں قرضدار کی اور ظالم کی قرضخواہ اور مظلوم کو دلائے جاوینگے
اور اگر نیکیاں اس قرضدار اور ظالم کی کافی نہونگی اور ابہی حقوق لوگون کے اوسپر باقی
ہونگے تو برائیاں قرضخواہون اور مظلومون کی قرضدار اور ظالم پر ڈالکر وہ دوزخ مین بہیجدیا
جاویگا فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین لائق تجہکو کہ مرے تو اور کسی کا قرض
تجہپر باقی رہے کیونکہ آخرت مین دینار و درم نہونگے قرض کے بدلے مین نیکیاں بیچاویگی
یا مدیون و مظلوم کی برائیاں ظالم کے اور قرضدار کے اوپر لادی جاوینگی اور فرمایا آپ نے
کہ اگر کوئی شخص قرضدار راہ خدا مین شہید ہوجاوے پہر زندہ ہو پہر شہید ہو تو بہی داخل
بہشت نہوگا جب تک کہ اپنا قرض ادا نہ کرلے اور فرمایا کہ نامۂ اعمال گناہون کا تین قسم
کا ہوگا ایک تو شرک کے بابت جو ہرگز نہ بخشا جاویگا دوم بابت حقوق اللہ تعالی کے پروردگار
اپنے حقوق کے بخشنے مین کچھہ پروا نکریگا تیسرے ظلم عباد اوسمین ضرور قصاص ہوگا اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مفلس وہ ہے جو نماز و روزہ وغیرہ نیکیاں تو رکہتا ہے لیکن کسی
کو گالی دے بیٹہا ہے یا کسی کا مال ہضم کرلیا ہے یا کسی کو ناحق مار ڈالا ہے یا کسی کو مار بیٹہا
ہے پس ہر ایک ان لوگون مین سے اوسکی نیکیاں تقسیم کرلین گے پہر جب نیکیاں اوسکی
کچھہ نرہین گے مظلومون کے گناہ اوسپر لادے جاوینگے اور دوزخ مین پہینکا جاویگا مگر
ہان اگر حق تعالی ہی فضل فرماوے تو یہ ہوسکتا ہے کہ اپنی طرف سے مدیون کا عوض دیکر اوسکی
رہائی فرماوے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مدیون ہو اور اوسنے ادا کرنے
کی نیت رکہی لیکن اوسکو میسر نہوا حق تعالی اوسکی طرف سے ادا کردیگا اور اگر اوس کی نیت
ادا کرنے کی نہین تہی تو بدلا حسنات و سیئات سے کریگا اور باوجود اسکے اگر قرض اپنے اوپر

بطور اصراف کرلیا ہوگا البتہ ماخوذ ہوگا اور بنا بر ضرورت کے یا واسطے تقویت کے جہاد پر یا واسطے نفقہ کے شادی مین یا واسطے مکفن کسی مردہ فقیر مسلمان کے قرضدار ہوگیا ہوگا اور نیت ادا کرنیکی رکھتا تھا حق تعالی اوسکی طرف سے ادا کردیگا اور اگر زیادہ مہربانی فرمائیگا مطلوبون کو انعامات دیکر خوش کردیگا تاکہ اوسکو بخشدین اور اپنے ساتھہ اوسے بھی بہشت مین لیجاوین +

فصل

بعضے مسلمانون کو حق تعالی بہشت مین بغیر حساب کے داخل فرمائیگا اور اونکو حساب سے معاف رکھیگا اور صحیحین مین ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی گئین مجھپر استین انبیاء سابق کی بعض پیغمبرون کے ساتھہ ایک ہی شخص مومن ہے یا بعض کے ہمراہ دو شخص ہین اور بعض نبی ایسے گذرے ہین کہ اونکے ہمراہ کوئی نہین ہے اور بعض کے ہمراہ ایک جماعت ہے اور پھر فرمایا آپنے کہ مینے دیکھا ایک بڑی بھاری جماعت کو کہ افق اوسنے پھر گیا تھا اور ہر طرف اسی طرح سے سواد کثیر دیکھا پھر مجھسے ایک کہنے والے نے کہا کہ یہ آپکی امت ہے اونکے ہمراہ ستر ہزار آدمی ہونگے جو جنت مین بغیر حساب کے داخل ہونگے پھر آپنے فرمایا یہ وہ لوگ ہین جو منتر نہین کرتے داغ نہین لگاتے بدفالی نہین لیتے خاص اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہین عکاشہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کاش مین اس جماعت مین ہون فرمایا تو اونمین سے ہوگیا اور ایک شخص نے عرض کیا کہ مین بھی یہ امید رکھتا ہون ارشاد ہوا عکاشہ تجھپر سبقت لیگیا اور اسی طرح صحیحین مین ابوہریرہ سے اور مسلم مین عمران بن حصین سے آیا ہے اور حدیث ابوامامہ مین آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ مجھسے وعدہ فرمایا ہے میرے پروردگار نے کہ ستر ہزار آدمی تیری امت سے بغیر حساب کے داخل بہشت ہونگے اور ہر ہزار آدمی کے ساتھہ ستر ہزار آدمی ہونگے اور

بن لیس پروردگار کے لپسون سے اور لپس اوسے کہتے ہین کہ دونون ہتھیلیان بہر کر ہو اور حدیث ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین نزدیک احمد وغیرہ کے آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے داخل بہشت ہونگے اونکے مونہہ چودہون رات کے چاند کی مانند چمکتے ہونگے آپ فرماتے ہین پس مینے زیادہ طلب کیا خدا سے تو اور بڑہایا حق تعالی نے ہر ایک شخص کے ساتھہ اون ستر ہزار مین سے ستر ستر ہزار آدمی ہونگے ایک اور حدیث مین آیا ہے وہ لوگ جو خداوند کریم کی حمد کرتے ہین رنج و راحت مین وہ داخل بہشت ہونگے بغیر حساب اور ایک حدیث مین یون آیا ہے کہ شہدای فی سبیل اللہ داخل بہشت ہونگے بغیر حساب کے ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ رات کے اوٹھنے والے اور ایک حدیث مین اہل فضل اور اہل صبر اور آپس مین محبت رکھنے والے اللہ کے واسطے داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے اہل فضل وہ ہین کہ اوپر کوئی ظلم کرے تو وہ صبر کرتے ہین اور اگر کوئی اونکے ساتھہ برائی کرے تو بخشدیتے ہین اور اگر کوئی اونکے ساتھہ جہالت کرے تو تحمل کرتے ہین اور اہل صبر وہ ہین کہ طاعت خدا پر اور گناہ سے بچے رہنے پر صبر کرتے ہین اور اللہ کے واسطے دوستی رکھنے والے وہ ہین کہ اوسیکے واسطے سب سے دوستی کرتے ہین اور بغیر تعلق دنیاوی اللہ ملاقات رکھتے ہین اور احادیث مین آیا ہے کہ جو کوئی رنج و مصیبت مین صبر کرے اور جو کوئی حج وعمرہ مین مرے اور اہل عرفان و احسان اور طالبان علم اور جو عورت خاوند کی تابعدار ہو اور اولاد والدین کی فرمانبردار اور وہ شخص جو بسبب محتاجی کے دو کپڑے نہین رکہتا اور دو طرح کا کہانا نہین کہا سکتا اور پینے کی چیز دو قسم کی نہین رکہتا اور جو کوئی دنیا کی طرف رغبت نہین رکہتا اور وہ نیک بخت جو خدا کے خوف سے روتا ہے یہ سب کے سب بغیر حساب داخل بہشت ہونگے اور اصبہانی انس سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت ختمی پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تولین قائم ہونگی اہل نماز و روزہ و حج کو ثواب دیا جاویگا تول کر اور اہل بلا یعنے جو دنیا مین ہمیشہ کسی نہ کسی بلا مین

گرفتار رہے ہین لائے جاوینگے نہ تو تول اونکے واسطے قائم ہوگی اور نہ اعمال کے دفتر اونکے کہولے جاوینگے
اونپر بےحساب ثواب ڈالا جاویگا یہانتک کہ اہل عافیت تمنا کرینگے کاش اونکے بدن دنیا مین قینچیون سے کترے
جاتے حق تعالی فرماتا ہے انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب بیشک دئے جاوینگے صبر کرنیوالے اپنا بدلا
بے انتہا پہر جب کافرونکو دوزخ مین جانیکا اور مومنونکو بہشت مین داخل ہونیکا حکم سنایا جاویگا مومنونکو موافق
اعمال کے پروردگار نور بخشیگا بعض شخصونکا نور مانند پہاڑ کے ہوگا اور بعضونکا مانند کہجور کے درخت کے پہر کم سے کم
جسکا نور ہوگا وہ اوسکے پاؤن کے انگوٹھے مین ہوگا کبہی ظاہر ہوجاویگا کبہی چہپ جاویگا او کافرون
منافقونکے پاس نور نہوگا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور اور بعض احادیث
مین آتا ہے کہ منافقونکا بہی نور ہوگا مگر پل صراط پر بجہہ جاویگا پہر وہ مومنون سے کہینگے ذرا ہمارے اوپر بہی نظر
کرو ہمکو بہی اپنے نور مین سے حصہ لینے دو وہ جواب دینگے ارجعوا وراءکم فالتمسوا نورا
یعنی پیچہے لوٹ جاؤ جہان خداوند کریم نے ہمکو نور تقسیم کیا ہے وہان سے تم بہی مانگ لاؤ یا یہ کہ
دنیا مین پلٹ جاؤ وہان ایمان اور اچہے کام کرکے نور حاصل کر لاؤ کہ یہ ہمارا نور وہین کا نتیجہ ایمان
واعمال صالحہ ہے اور یہ ممکن نہوگا اوسوقت مومنون کو ایک دیوار مثل دیوار قلعی کے سامنے آویگی
اوسمین در ہونگے مومن اون دروازون سے نکل جاوینگے منافق اسی طرف رہجاوینگے
اندر کی طرف اوس دیوار کے رحمت ہوگی نسیم بہشت چل رہی ہوگی اور باہر کی جانب اوسمین
عذاب دوزخ ہوگا منافق مومنون کو پہر پکارینگے کیا ہم تمہارے ساتہہ نہ تہے ملت اسلام
مین وہ جواب دینگے ہان تم ہمارے ساتہہ تہے مگر تمنے اپنی جانون کو فتنے مین یعنے
کفر و گناہون مین مبتلا کر دیا تہا اور بہت خراب عقیدے اور برے اعمال تمنے اختیار کئے تہے ظاہرا
آیات اور احادیث مین جو نور منافقین نہونے پر دلالت کرتے ہین مراد اون سے وہ منافقین
ہین کہ باطن مین کفر رکہتے تہے اور ظاہر مین بطور تقیہ اور ہنسی کے کلمہ گو تہے ایسون کے پاس

مطلق نور نہوگا کیونکہ اصل نور ایمان ہے اور ایمان دل سے تعلق رکھتا ہے اور حدیثون مین یہہ بھی آیا ہے کہ منافقون کا نور بجھہ جاویگا مراد اوس سے توحید والے اور فرقہای مبتدعہ ہین روافض اور خوارج اور معتزلہ اور انکی طرحکے گمراہ فرقے کہ انکا نور ایمان بدعت کے دہوئین سے بجھہ جاویگا

فائدہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز نور ہوگی پل صراط پر اور جو کوئی اندہیرون مین مسجد و نمیں جاتا ہے اوسکا نور پورا ہوگا قیامت کے دن اور فرمایا آپ نے جو کوئی سورۂ کہف جمعے کے روز پڑھا کریگا اوسکو قدم کے نیچے سے آسمان تک نور ہی نور ہوگا قیامت کے دن اور فرمایا آپ نے اگر ایک صالح شخص دنیا مین اندہا ہوجاوے تو قیامت کے روز اوسکے پاس بہی نور ہوگا اور فرمایا آپنے جس کسینے خدا کی راہ مین تیر پہینکا اوسکے پاس بہی نور ہوگا اور فرمایا آپنے بازار مین چلتے پہرتے اللہ کی یاد کرنیوالے کے واسطے ہر بال کی جڑ سے نور ظاہر ہوگا اور فرمایا آپنے جسنے کسی کی سختی دنیا مین دور کی ہوگی اوسکے لئے ایک مشعل ہوگی نور سے اوپر پل صراط کے جسکی روشنی سے ایک عالم روشن ہوجاویگا وہ عالم جسکا احاطہ نہین کرسکتا کوئی مگر پروردگار اور فرمایا آپنے کہ بچو تم ظلم سے کیونکہ ظلم اندہیرا ہوگا قیامت کے روز÷

فصل

میدان محشر کو دوزخ گھیرے ہوگی جنت کی طرف جانیکو دوزخ کے اوپر سے ایک پل ہوگا جسکو صراط کہتے ہین بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز اور اوسپر کانٹے اور انکڑے ہونگے کافر اور منافق دوزخ مین گر پڑینگے اور صراط پر عبور نکرسکین گے اور مومن اوسپر سے گذر جاوینگے بقدر اپنے اپنے اعمال کے بعضے مثل برق بعضے مانند تیز ہوا کے بعضے جیسے تیز رو گھوڑا بعضے جیسے شتر تیز رو بعضے مثال پیادۂ تیز رو کے بعضے مثل سست رفتار پیادے کے اور بعضے بخرابی و دقت

زخمی ہو کر مصیبت بہگت کر نجات پاوینگے اور بعضے بسبب اپنے گناہون کے دوزخ مین گر پڑینگے
حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی مسلمان کی حاجت برآری کی غرض سے حاکم کے پاس واسطہ ہے گا
حق تعالی پل صراط پر گزرنے مین اوسکی مدد فرمائیگا اور جو کوئی بخوبی صدقہ دیگا بخوبی پل صراط سے
گزر جاویگا - حدیث شریف مین آیا ہے جو کوئی لوگون کو آنحضرت کی سنت سکہلاویگا ایک پل پل پر
دیر لگیگا - وہب ابن منبہ سے مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حق تعالی سے پوچھا کہ نیز تر
صراط پر سے کون گزریگا فرمایا وہ لوگ جو میرے حکم پر راضی رہتے ہین اور اونکی زبان میرے ذکر مین
تر رہتی ہے - ابن مبارک اور ابن ابی الدنیا سعید بن ابی ہانی سے روایت کرتے ہین کہ صراط روز قیامت
مین بعض لوگون پر باریک زیادہ بال سے ہوگی اور بعض پر مثل ایک چوڑے چکلے میدان کے ہوگی حق تعالی
فرماتا ہے وان منکم الا واردها کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا
ونذر الظالمین فیها جثیا صراط پر سے گزرنا ہے جو دوزخ کی پشت پر ہوگی بعضے لوگ
جب بہشت مین داخل ہوجاوینگے کہینگے اے پروردگار تونے وعدہ فرمایا تہا ورود دوزخ
کا مگر ہمنے تو اوسے نہ دیکہا حکم ہوگا جب تم اوسپر سے گذرے تہے وہ سرد کردی گئی تہی اور طبرانی
یعلی بن امیہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ اوسدن
مسلمانون سے کہیگی جلد گزر جا جہپر سے اے مومن کہ تیری نور نے میری آگ کو سرد کردیا ہے - حدیث
مین آیا ہے کہ جس کسی کے تین بچے نابالغ مرے ہونگے وارد دوزخ نہوگا مگر بطور گزرنیکے اور حدیث
مین آیا ہے کہ جو کوئی نگہبانی مسلمانون کی کفار سے کریگا وارد دوزخ نہوگا مگر قسم کے حلال ہونیکو
بخاری مین ابوسعید خدری سے مروی ہے رضی اللہ عنہ کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے کہ جب مومن آگ سے نجات پاوینگے روکے جاوینگے ایک پل پر جو بہشت و دوزخ کے
درمیان مین ہوگا پہر بدلا دلوایا جاویگا بعضے کا بعض سے زیادتیون مین پہر جب اوس سے

پاک ہونگے بہشت مین داخل ہونگے پس قسم اوس ذات کی جسکے ہاتھہ مین جان محمد صلعم کی ہے کہ ہر ایک تم مین سے اپنے اپنے گہر کی راہ لوگے جیسا دنیا مین اپنے گہرونکو پہچانتے ہو علما مین اس حدیث کی تفسیر مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ یہ ایک اور پل ہوگا بعد پل صراط کے اور بعضے کہتے ہین کہ کنارے اوسی پل کے واسطے قصاص کے کہڑے کئے جاوینگے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ قصاص سوائے اوس قصاص کے ہوگا جو پہلے صراط پر گذرنیسے ہوچکا ہے وہ قصاص دخول دوزخ ہوگا اور یہ قصاص صرف ساتھہ قید رکہنے کے ہوگا یعنی ایک مدت تک جنت مین جانیسے روک رکہے جاوینگے ؛

فصل

ایک جماعت مسلمان جب دوزخ سے نجات پاویگی اپنے اعمال صالحہ کی وجہ سے مگر بسبب بعض گناہونکے جنت مین نہ جاسکیگی تو ایک قلعہ مین جو درمیان بہشت اور دوزخ کے ہوگا قید رہیگی یہ وہی قلعہ ہے جسکو اعراف کہتے ہین فرمایا حضرت رسالت پناہ صلعم نے اعراف ایک دیوار ہوگی بہشت و دوزخ کے بیچ مین اور اعراف والے وہ گنہگار ہونگے جو مقید ہونگے اللہ تعالی کے حکم سے اوس دیوار کے کنارہ پر آکر دوزخیون کو بسبب موںہہ کالا ہونیکے اور بہشتیون کو سفید موںہہ ہونیکے ساتھہ پہچانینگے جب اہل بہشت کو دیکہین گے دخول جنت کی آرزو کرینگے جب اہل دوزخ پر نظر ڈالین گے اونکے حال سے پناہ مانگیں گے ساتھہ پروردگار کے آخر کو اللہ تعالی اپنے فیض عمیم اور فضل کریم سے اونکو بہشت مین داخل کریگا فرماتا ہے اھوءلاء الذین اقسمتم لاینالھم اللہ برحمۃ ادخلوا الجنۃ لاخوف علیکم ولا انتم تحزنون آیا یہ وہی لوگ ہین جن کے حق مین تم قسم کہاتے تہے کہ اللہ انکو اپنی رحمت نہ پہنچاویگا یعنی فقرای مسلمین کہ کفار انکو ذلیل سمجہتے اور کہتے تہے کہ یہ اللہ کی رحمت سے محروم ہین سو پروردگار اونکے خیال کے جواب مین

ارشاد فرماتا ہے داخل ہو جنت مین نہین خوف ہے تمپر اور نہ تم غم کھاؤگے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ اصحاب اعراف وہ مرد ہونگے جو اللہ کی راہ مین شہید ہو گئے ہونگے مگر مان باپ کے نافرمان تھے بسبب شہادت کے دوزخ مین تو نہ جاوینگے مگر نافرمانی والدین کے سبب سے جنت مین بھی نہ جاوینگے جب تک کہ اونکا پرہیز دار گوشت خشک نہولے گا اوسوقت حقتعالی اپنی رحمت سے اونکو داخل بہشت کریگا اور اس حدیث سے ایسا پایا جاتا ہے کہ شہادت سے ہرچند گناہ بخشے جاتے ہین چنانچہ حدیث مین یہ آیا ہے کہ تلوار مٹا دینے والی گناہونکی ہے مگر حقوق عباد بخشے نجاوینگے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جو کوئی اوسکی نیکی اوسکے گناہون سے ایک عدد بڑہجاوے نیکی داخل بہشت ہوگا اور جسکی بدی ایک بھی نیکیون سے بڑہ گئی وہ داخل دوزخ ہوگا اور جنکی نیکیان اور بدیان برابر سرابر ہورہین وہ لوگ صراط پر محبوس کئے جاوینگے وہی اہل اعراف ہین مومنون کا نور اونکو بہشت مین پہونچادیگا اور منافقون کا نور بجہہ جاویگا مگر اصحاب اعراف کا نور روشن رہیگا اس وجہ سے طمع دخول بہشت کی رکھینگے آخر کو داخل جنت ہورہینگے غرضکہ اعراف کو ایک منزل بین المنزلتین نہ جاننا چاہیے جیساکہ بعض اہل ہوا نے کہا ہے کیونکہ اعراف مین خلود نہین ہے ؛

فصل

شفاعت اکرم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانبیاء علیہم السلام اور صدیقون اور شہداء اور اولیاء او علماء و صلحاء اور بچون کی جو دودہ پیتے مرے ہونگے اور شفاعت اعمال صالحہ کی مثل تلاوت قرآن اور نماز و روزہ و صدقہ وغیرہم کی حق ہے ہر جس کسیکو اللہ تعالی حکم کریگا اور جسوقت حکم کریگا شفاعت کرینگے اور اونکی شفاعت قبول ہوگی بعضون کو قبر مین بھی

شفاعت پہونچیگی فرمایا آنحضرت صلعم نے سورۂ ملک کو ھی المانعۃ ھی المنجیۃ من عذاب
اللہ اور بعضون کو میدان حشر مین شفاعت پہونچیگی مستحق دوزخ داخل دوزخ نہوگا اور بعض لوگ بعد
دخول دوزخ کے شفاعت سے وہان سے رہائی پاوینگے اور بعض کو جنت مین بسبب شفاعت کے
درجات عالیہ میسر ہونگے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق تعالی نے مجھے اختیار
دیا ہے اسبات مین کہ نصف امت میری اور ایک روایت سے دوتہائی امت میری بغیر حساب
وعذاب کے داخل بہشت ہوگی اور شفاعت کے معاملے مین واسطے اپنی امت کے سو مینے شفاعت
اختیار کی اور وہ واسطے ہر مسلمان کے ہوگی اس مقدمے مین بہت سی احادیث وارد ہین فرمایا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شفاعت میری اون لوگون کے واسطے ہوگی جنہون نے گناہ
کبیرہ کئے ہونگے اور فرمایا آپنے مین نہایت اچھا شخص ہون واسطے بُرون کے میری امت
سے لوگون نے عرض کیا کیونکر یا رسول اللہ فرمایا آپنے بد میری شفاعت سے جنت مین جاوینگے
او نیک اپنے اعمال سے جاوینگے اور فرمایا آپنے کہ مین شفاعت کیئے جاؤنگا کیئے جاؤنگا یہانتک کہ
کہونگا ای پروردگار میری شفاعت اوس شخص کے بارے مین بھی قبول فرما کہ جس نے
لا الہ الا اللہ کہا ہے حق تعالی فرمائیگا قسم مجھکو میری عزت وجلال کی کہ کسی شخص کو دوزخ
مین نرہنے دونگا جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور فرمایا آپنے کہ جسنے اذان سنکر یہ کہا اللھم
رب ھذہ الدعوۃ التامۃ آخر تک اوسکو میری شفاعت پہونچیگی اور فرمایا آپنے
جو کوئی ثابت قدم رہیگا مدینۂ طیبہ کی سختی پر اور وہین رہیگا اوسکے واسطے گواہ اور شفیع مین
ہونگا اور فرمایا آپنے کہ جو کوئی مکے شریف یا مدینہ منورہ مین مرا اوسکی بھی شفاعت کرونگا اور فرمایا
آپنے جو کوئی میری زیارت کو آویگا واجب ہوجاویگی مجھپر شفاعت اوسکی اور ایک روایت مین
یون آیا ہے کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کریگا اوسپر واجب ہوگی میری شفاعت اور فرمایا آپنے

بہت درود بہیجا کرو مجہپر جمعے کے روز اور شب جمعہ کو جو ایسا کریگا مین اوسکا شاہد اور شفیع ہونگا اور فرمایا آپنے جو کوئی صبح و شام دس دس بار مجہپر درود بہیجتا ہے اوسکو بہی میری شفاعت پہونچیگی اور فرمایا آپنے بہترین لوگونکو واسطے میری شفاعت کے قیامت کے دن وہ لوگ ہونگے جو مجہپر بہت درود بہیجا کرتے ہین اور فرمایا آپنے جو کوئی بعد نماز کے یہ دعا پڑہ لیا کریگا اللھم اعط محمدن الوسیلة واجعلہ فی المصطفین محبتہ و فی العالمین درجتہ و فی المقربین دارہ واجب ہوجاویگی اوسکی شفاعت آنحضرت صلعم کو اور فرمایا آپنے دو قسم ہین جنکو میری شفاعت نہ پہونچیگی قیامت کے روز ایک فرقہ مرجیہ دوسرے قدریہ مرجیہ تو وہ ہین جو یقین کرتے ہین مغفرت کا اور کہتے ہین مسلمان کو کوئی گناہ ضرر نکریگا جیسا کافر کو کوئی نیکی فائدہ نہ دیگی اور قدریہ شفاعت کے منکر ہین کہتے ہین صاحب گناہ کبیرہ بدون توبہ کئے مخلد فی النار ہوگا اور فرمایا آپنے دو شخص کو میری شفاعت نہ پہونچیگی ایک بادشاہ ظالم دوسرے وہ جو دین مین شرع سے تجاوز کرے اور نکلجاوے یعنی اہل ہوا جیسے روافض و خوارج اور اونکے بہائی بند اور فرمایا آپنے جہگڑنا چہوڑو جہگڑنے والے کو میری شفاعت نہ پہونچیگی یعنی جو کچہہ خدا و رسول فرماوین اوسکو قبول کرنا چاہئے اوسمین جہگڑنا نہ چاہئے اور فرمایا آپنے پہلا شفاعت کرنیوالا اور جسکی شفاعت قبول ہوگی مین ہون اور فرمایا آپنے اول شفاعت انبیاء کی ہوگی پہر صدیقون کی پہر شہداء کی اور ایک روایت مین یون ہے اول شفاعت انبیاء کی پہر علماء کی پہر شہداء کی پہر موذنون کی شفاعت ہوگی اور فرمایا آپنے عالم اور عابد حاضر ہونگے عابد سے کہا جائیگا بہشت مین جا عالم کو حکم ہوگا کہڑا رہ یہانتک کہ شفاعت کرچکے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کہا جاویگا عالم سے شفاعت کر اپنے شاگردون مین اگرچہ بحساب ہون ستارونکی گنتی کے برابر اور فرمایا آپنے کہ شہید شفاعت کریگا ستر لوگونکی اپنے گہروالون

مین سے اور فرمایا آپ نے کہ حاجی چار سو آدمیون کے اپنے گھر والون مین سے شفاعت کریگا اور
فرمایا آپنے کہ ایک شخص شفاعت کریگا ایک کی اور کوئی شخص دو کی بہی اور تین کی شفاعت کریگا
قیامت کے روز اور ایک شخص ہوگا کہ اوسکی شفاعت سے زیادہ قبیلہ بنی تمیم اور ربیعہ اور مضر کے
داخل بہشت ہونگے اور فرمایا آپنے کہ ایک شخص جنتیون سے دوزخیون پر جہانکیگا ایک
شخص دوزخیون سے کہیگا ای فلان تو مجہے پہچانتا ہے وہ کہیگا نہین یہ کہیگا مین وہ ہون
کہ تو نے مجہسے پانی مانگا تہا مینے تجہکو پانی دیا تہا میری شفاعت کر یہ خداوند کریم سے سوال
کریگا اور اوسکی رہائی چاہیگا وہ دوزخ کی آگ سے نکل آویگا ایک شخص ایک شخص سے
کہیگا مینے تجہکو وضو کا پانی دیا تہا ایک دوزخی شخص ایک جنتی سے کہیگا تجہے یاد ہے تو نے
مجہکو ایک کام کے واسطے بہیجا تہا مینے تیرا کام کردیا تہا یہ اوسکی شفاعت کریگا اور فرمایا حضرت
رسالت پناہ صلعم نے اس آیت کی تفسیر مین فیوفیہم اجورہم ویزیدہم من فضلہ مراد
یزیدہم من فضلہ سے شفاعت ہے دوزخیون کے واسطے وہ لوگ جنہون نے دنیا مین ان جنتیون
سے نیکی کی تہی اور فرمایا آپنے کہ حافظ قرآن جو حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتا ہو جنت مین داخل
ہوگا اور شفاعت کریگا دس آدمیونکی جنپر آگ واجب ہوگئی تہی اور فرمایا آپنے بچے مومنون کے عرش
کے نیچے شفاعت کرینگے اور انکی شفاعت قبول ہوگی اور ایک حدیث مین آیا ہے جسکے تین بچے
مرے ہون گے وہ بہشت کے دروازے پر کہڑے ہونگے اونسے کہا جائیگا بہشت مین
جاؤ وہ کہین گے ہم کیسے جاوین ہمارے مان باپ تو ابہی داخل ہوئے نہین دوسری یا تیسری
دفعہ کہا جاویگا جاؤ تم اور تمہارے مان باپ جنت مین اور فرمایا آپ نے کہ روزہ اور قرآن
شفاعت کرین گے روزہ کہے گا مین نے اسکو کہانے اور شہوت سے روک رکہا تہا میری
شفاعت قبول فرما اور قرآن کہیگا کہ مین نے اسکو سونے سے باز رکہا تہا

اور حجر اسود کے قیامت کے ورزبان اور ہونٹھ ہونگے گواہی دیگا اوسکی جسنے اوسکو بوسہ دیا ہوگا۔ اور فرمایا آپنے لعنت وملامت کرنیوالے قیامت کے روز شاہد اور شفیع ہونگے۔ یہان ایک شبہ پڑتا ہے اگر کوئی کہے کہ جب آنحضرت صلعم کی شفاعت سے آپکی امت آگ سے نجات پاویگی پھر اورون کی شفاعت کی کیا حاجت رہی اسکا یہ جواب دیا جاویگا کہ شفاعت علما اور صلحا کی داخل شفاعت آنحضرت صلعم ہے کہ بدولت متابعت اور پیروی کے مرتبہ شفاعت کا پایا حقتعالے نے واسطے ظاہر کرنے اوسکے مرتبے اور عزت کے اونکو شفاعت کا مرتبہ بخشا صحیحین مین ایک لمبی حدیث مین ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب مومن دوزخ کی آگ سے رہائی پاوینگے اور پل صراط سے گذرینگے جناب احدیت مین اپنے بہائیون کے واسطے جو اوسوقت تک دوزخ میں ہونگے بہت عاجزی سے اور نہایت مبالغے سے اوکی شفاعت کرینگے اور کہین گے اے پروردگار یہ لوگ ہمارے ساتھہ نماز پڑہتے تھے حج کرتے تھے روزہ رکہتے تھے حکم ہوگا نکال لو جسکو پہچانتے ہو حق تعالی مومنون کے چہرون پر آگ حرام کردیگا اونکی شکلین بدستور ہونگی پس نکال لینگے یہ لوگ ایک بڑی جماعت کو اور عرض کرینگے اے پروردگار اونمیں سے کوئی نہین رہا جنکا تونے حکم فرمایا تہا حکم ہوگا پہر جاؤ اور دیکہو جسکے دلمین دینار کے برابر ایمان ہو اوسے بہی نکال لو پہر ایک بڑی جماعت نکالین گے پہر حکم ہوگا جاؤ دیکہو جسکے دل مین چیونٹی کے برابر ایمان ہو اوسے بہی نکال لو پہر ایک خلق کو نکالین گے دوزخ سے اور عرض کرینگے یا رب اب تو ہمنے دوزخ مین کچہہ بہی نہین چہوڑا پہر پروردگار جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرمائیگا فرشتون نے شفاعت کی انبیا نے بخشوایا مسلمانون نے سفارش کی اب کوئی باقی نرہا مگر رب العالمین ارحم الراحمین فیقبض قبضۃ من النار یعنی حق تعالی ایک قبضہ دوزخ سے لیگا پس نکالیگا ایسی قوم کو جنہون نے

تمام عمر کبھی کوئی نیک کام نہین کیا اونکی صورتین جل بھن کر کوئلا ہو گئین ہونگی پہر ڈالدیگا اون کو ارحم الراحمین ایک نہر مین جو بہشت کے سامنے سی ہو گی اوسکا نام نہر الحیات ہے پس یہ جیسے منور اور سمن سے صاف شفاف نکل آوینگی جیسے دانہ اوگتا ہے بہاؤ کے قریب پس مثل دانہ مروارید کے اونکی گردنون مین مالے ہونگے اہل بہشت کہینگے یہ لوگ اللہ تعالی کی آزاد کئے ہوئے ہین ایک شخص بہشت و دوزخ کے بیچ مین باقی رہجاویگا اوسکا موتہہ دوزخ کی طرف ہوگا وہ اللہ تعالی سے سوال کریگا کہ میرا موتہہ دوزخ کی طرف سے پہیر دے ارشاد ہوگا اور کچہہ تو نہ مانگیگا وہ عہد کریگا کہ کچہہ نہ مانگونگا حق تعالی اوسکا موتہہ بہشت کی طرف پہیر دیگا وہ جنت کی لہلہاہت اور تازگی دیکہیگا ایک عرصہ تک تو چپ رہیگا پہر عرض کریگا مجہکو بہشت کے دروازہ سے نزدیک فرما دے حق تعالی فرمائیگا ارے تو نے تو عہد کیا تہا کہ اور کچہہ سوال نکرونگا خیر پہر اوس سے عہد لیا جاویگا اور بہشت کے دروازہ پر پہونچا دیا جاویگا مدت تک تو خاموش رہیگا پہر دخول بہشت کا سوال کریگا حق تعالی فرمائیگا تو نے تو عہد کیا تہا کہ اب کچہہ نہ مانگونگا وہ عرض کریگا الہی مجہکو بدترین مخلوق مت کر اور عرض معروض کرتا رہیگا یہانتک کہ حق تعالی ہنس دیگا

جہان سوزی اگر در غمزہ آئی	۹	شکر ریزی اگر در خندہ باشی		

پہر اوسکو داخل جنت فرمائیگا اور فرمائیگا مانگ جو چاہے یہانتک کہ اوسکی سب آرزوئین پوری ہو جاوینگی پہر حکم ہوگا جو کچہہ تو نے مانگا وہ اور دس گنا اوس سے زائد تجہے ہمنے دیا ع
شکر نعمتہاے تو چندانکہ نعمتہای تو

فصل

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ رحمت کے اللہ تعالی نے سو حصے کئے ہین ایک حصہ

ساری مخلوق مین تقسیم فرمایا ہے اور ننانوے ۹۹ حصے اپنے پاس کیے ہین قیامت کے روز اپنے دوستون براونہین مبذول فرمائیگا اور فرمایا آپنے قسم بخدا اسقدر رحمت فرمائیگا کہ ابلیس بہی امیدوار ہوگا اور زیادہ مہربانی اور آؤبہگت اللہ میان کی قاریان قرآن اور علماء پر ہوگی چنانچہ خود فرماتا ہے

ثمّ اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات باذن اللہ ذلک ھو الفضل الکبیر جنات عدن یدخلونہا الآیہ

یعنی بعد انبیاء علیہم السلام کے کتاب کا وارث کیا ہمنے اون لوگون کو جنکو چن لیا ہمنے اپنے بندون سے پس بعضے اونمین سے ظالم ہین اپنے نفس پر گناہ کرنیکے سبب اور بعضے اونمین سے میانہ رو ہین اور بعضے اونمین سے آگے بڑہے ہوئے ہین نیکیون کی وجہہ سے اللہ کے حکم سے یہی ہے نہایت مہربانی ہمیشگی کی باغونمین داخل ہونگے کہ اونمین نہرین بہتی ہین فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سابقان بہشت مین بغیر حساب کے داخل ہونگے اور میانہ رو لوگون سے حساب بسہولت لیا جائیگا اور ظالم لوگ انتہای محشر تک قید ہونگے پہر رحمت پروردگار اونکی تلافی کریگی وہ کہینگے الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن انّ ربنا لغفور شکور اور فرمایا آپنے کہ حق تعالی فرماویگا میںنے تمکو علم نہین دیا مگر یہ کہ ارادہ مغفرت کا تہا تمہارے لئے جو کچہہ تمسے سرزد ہوا اور کچہہ پرواجہے نہین ہے **فائدہ** بہترین مسلمانون کے نزدیک اللہ تعالی کے تین فریق ہین اول شہداء جنہون نے اپنی جان اور مال اوسکی راہ مین تصدق کیا دوسرے علماء جنہون نے عقل وحواس اپنی اللہ کی راہ مین خرچ کئے تیسرے سخی لوگ جنہون نے اپنا مال اللہ کی راہ مین صرف کیا مگران سب مین نیت شرط ہے اور خلوص جو کچہہ کرے اللہ تعالی کے واسطے کرے دیکہاوے کو نہ کرے ورنہ یہی سب سے پہلے دوزخ مین تشریف لاوینگے مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلعم

نے پہلا وہ شخص جسپر حکم کریگا اللہ تعالی شہید ہوگا اوس سے فرمایا جائیگا اپنی نعمتین جو تجھکو بخشی تھین تو نے کیا کیا وہ عرض کریگا بار خدایا تیری راہ مین تیری چاہ مین جان دی شہید ہوا حق تعالی فرمائے گا جھوٹ کہا تو نے تو اسواسطے لڑا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہین پس مشہور ہولیا تو پھر حکم ہوگا اوسکو منہہ کے بل کھینچکر آگ مین ڈالدینگے دوسرے عالم کو حقتعالی اوسے بھی اپنی نعمتون کی یاد دلاکر پوچھے گا تو نے عمل کیا وہ کہیگا تیرے واسطے علم سیکھا پھر لوگون کو سکھایا اور قرآن پڑھا پڑھایا حقتعالی فرمائیگا جھوٹ بولا تو بلکہ تو نے اسواسطے پڑھا پڑھایا کہ لوگ تجھکو عالم اور قاری کہین سو تیری ناموری ہوچکی پھر حکم ہوگا وہ دوزخ مین ڈالدیا جاویگا تیسرے وہ شخص جسکو اللہ تعالی نے مال بخشا اور اوسنے ہر قسم کی چیز لوگون کو دی اوسے پروردگار اپنی نعمتین یاد دلاکر پوچھے گا کیا لیا دیا تو نے وہ بھی کہیگا تیری راہ مین ہر قسم کا مال صرف کیا اوس سے بھی کہا جائیگا جھوٹا ہے لوگون کو مال اسواسطے دیا تھا کہ مخلوق مین نیکنام اور سخی مشہور ہو سو یہ ہولیا پھر حکم ہوگا وہ دوزخ مین ڈالدیا جاویگا اس سے بخوبی ثابت ہوا کہ ہر کام مین نیت خالصاً للہ شرط قبول ہے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انما الاعمال بالنیات عمل ہرگز معتبر نہین ہے مگر ساتھہ نیت کے

فصل الایمان بین الخوف والرجا

ابو نعیم علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ انبیای بنی اسرائیل مین سے ایک نبی پر وحی آئی کہ میری اطاعت کرنیوالون سے کہدو کہ اپنے عمل پر بھروسا نہ کرین اگر کسی اپنے بندے سے حساب کرون اور یہ منظور ہو کہ اوسے عذاب کرون تو بیشک عذاب کر سکتا ہون یعنی حساب مین کوئی پاک اور بری نہین نکل سکتا اور گناہگارون سے کہدو کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہون کہ مین گناہ کبیرہ بخشدیتا ہون اور کچھہ پروا نہین کرتا طبرانی وثالہ

ن الاسقع سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے روز ایک بندہ ہوگا
کہ کچھہ گناہ نہ کئے ہونگے حق تعالیٰ اوس سے فرمائیگا کیا چاہتا ہے اگر تو کہے تو بحساب تیرے
اعمال کے بدلہ دون اور اگر تو کہے تو اپنے فضل سے جزا دون وہ عرض کریگا الٰہی تو خوب جانتا ہے کہ
مینے کوئی گناہ نہین کیا پہر حکم ہوگا کہ ایک نعمت میری نعمتون سے اوسکے عمل کے مقابلے مین کرو
ادنیٰ نعمت نعمتہای خدا سے اوسکے سب اعمال کو گہیر لیگی اوسوقت وہ بندہ کہیگا الٰہی اپنے مفضل
وکرم سے مجہے بخش بزار انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا کہ دفتر تین ہین ایک دفتر حسنات دوم دفتر سیئات تیسرے دفتر نعمتہای خدا اگر
پروردگار حکم فرمائیگا ادنیٰ نعمت سب نیکیون کو گہیرے گی اور گناہ باقی رہینگے ور اگر فضل کریگا گناہ
اور نعمتون کو بخشدیگا اور نیکیون کو دوگنا کردیگا +

تیسرا باب صفت جہنم اور عذاب کفار کی بیان مین

نعوذ باللہ منہا طبرانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جبریل علیہ السلام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے چہرے کا رنگ اوڑا ہوا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا حال ہے حضرت جبریل نے کہا مین نہین آیا آپکی خدمت مین مگر
بعد اسکے کہ حکم فرمایا مجہکو حق تعالیٰ نے ساتھہ کنجیون جہنم کے یعنی جہنم کو دیکھکر آیا ہون فرمایا آپنے
بیان کرو مجہسے حال دوزخ کا حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا حق تعالیٰ نے حکم فرمایا تو آگ کو
ہزار برس تک دہونکتے رہے یہانتک کہ سفید ہوگئی پہر ہزار برس اور دہونکا تو سرخ ہوگئی پہر ہزار
برس اور دہونکا تو سیاہ ہوگئی پس اب وہ تاریک اور سیاہ ہے روشن نہین ہے اوسکی چنگاری
اور کم نہین ہوتی اوسکی جلن قسم ہے اوس ذات کی جسنے آپکو یقیناً بہیجا ہے کہ اگر ایک سوراخ

ہوجاوے دوزخ مین سے بقدر سوئی کے ناکے کے سارے اہل زمین مرجاوین اوسکی گرمی سے اور اگر وہ فرشتے عذاب کے جو جہنم پر مقرر ہین اونمین سے ایک بہی اہل دنیا پر ظاہر ہوا اور یہ اوسکو دیکہہ لین سب کے سب مرجاوین اوسکی بدصورتی اور بدبو سے اور اگر ایک کڑی دوزخیونکی زنجیر سے جسکا ذکر قرآن شریف مین ہے دنیا کے پہاڑون پر رکہی جاوے تو یہ بڑے پہاڑ اوسکے بوجہہ سے نیچے کی زمین تک دہس جاوین جسوقت پروردگار نے دوزخ کو پیدا کیا فرشتون کے دل دہشت سے اوڑ گئے جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے تو اونکے دل ٹہکانے لگ گئے صحیحین مین آیا ہے آپنے فرمایا ہر چند دوزخ مین مخلوق ڈالی جاویگی وہ ھل من مزید ہی کہے جاویگی یہانتک کہ رب العزت اوسمین اپنا قدم رکہدیگا اوسوقت اوسکے بعض اجزا بعض سے لپٹ جاوینگے اور کہیگی بس بس دوزخ نیچے کی زمین کے نیچے ہے اور بہشت ساتون آسمان کے اوپر وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی فلق جو دوزخ کا ڈہکن ہے اوسپر سے دور ہوجاویگا اور اوس سے ایک آگ نکلیگی اور دریا جو جہنم پر ڈہکا ہوا ہے اور حائل ہے درمیان جہنم اور سات طبقون زمین کے پلک مارنے مین بہرک اوٹہیگا یہی ہے بحر مسجور *

فصل

جہنم کے سات درجے ہین اور سات دروازے ہین ایک دوسرے کے اوپر اور ہر جماعت کے واسطے ایک درجہ مقرر ہے پہلے درجے کا نام جہنم ہے اوسمین کم عذاب ہے اس امت کے گنہگارون کے واسطے ہے اس سے نیچے لظی ہے اس سے تلے سعیر ہے اسکے بعد حطمہ ہے اوسکے پرے سقر ہے پہر جحیم ہے سب کے نیچے ہاویہ ہے منافقون کی آرامگاہ یہی ہاویہ ہے جو نیچے کا درجہ ہے مسلمانون کو چاہیے ہمیشہ دوزخ سے حق سبحانہ وتعالی کے ساتہہ پناہ مانگین اللھم ا

اعوذ بک من عذاب النار وعذاب القبر وعذاب جہنم مجاہد سے روایت ہے کہ بندے
کو دوزخ مین ڈالنے کا حکم ہوگا دوزخ مل کھائیگی پوچھا جائیگا کیا حال ہے وہ کہیگی شخص مجھسے تیری ساتھ
پناہ مانگتا تھا حکم ہوگا اس بندے کو چھوڑ دین بیہقی نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نہین سوتے تھے جب تک تبارک الذی اور حٓمٓ سجدہ نہ پڑہ لیتے تھے اور فرمایا ہے
حٓمٓ سات ہیں اور دوزخ کے بہی سات دروازے ہین تو حٓمٓ سجدہ قیامت کے روز ہر دروازہ پر
درون جہنم سے کہڑی ہوگی اور کہیگی الٰہی داخل نہو اس دروازہ سے وہ جو میرے ساتھہ ایمان رکہتا تہا
اور مجھے پڑہتا تہا

فصل

موکلان جہنم اونیس فرشتے ہین مالک ان سب کا رئیس ہے جہنم کے پیدا ہونیسے ہزار برس پہلے پیدا
کئے گئے ہین ہر روز اونکی قوت زیادہ ہوتی ہے اور ہر ایک اونمین اسقدر بڑا ہے کہ اوسکے دونون کندہون
کے بیچ مین سو برس کی راہ ہے انکے دلونمین رحمت نہین رکہی گئی انمین ہر ایک کے پاس گرز ہے اور مالک
کی دوزخیون کے عدد کے برابر انگلیان ہین دوزخیومین سے کوئی نہین جسکو مالک اپنی ایک ایک اونگلی
سے نہ عذاب کرتا ہو قرطبی نے کہا یہ اونیس تو سردار ہین اور باقی موکلان دوزخ بیشمار ہین اور ویل
ایک جنگل ہے دوزخ مین گہرا کہ کافر چالیس برس اوسمین نیچے گرتا چلا جاویگا اس مدت تک اوسکی تہ مین
نہ پہونچیگا اللہم حفظا وامانا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اوسمین دوزخیون کے پیپ بہتی ہے
اور صعود ایک پہاڑ کا نام ہے جہنم مین کہ ستر برس مین جہنمی اوسکے اوپر پہونچیگا اور پہر وہان سے
گرے گا یہ کارخانہ ہمیشہ کو جاری رہیگا اور ایک روایت مین آیا ہے صعود ایک پتہر کا نام ہے
کہ جب اوسپر ہاتہہ لگے گا ہاتہہ گلجاوے گا جب اوس سے جدا ہو گا پہر درست ہو جاویگا اور

یہی حال رہیگا اور فرمایا آپنے اگر ایک پتھر دس درم وزن کا جہنم کے کنارے سے ڈالدیا جاوے ستر برس تک اوسکی تہہ مین نہ پہونچے اور اوسکی انتہا کی گہرائی مین غی ہے اور اثام ہے اور وہ دونون نہرین ہین پیپ کی جو دوزخیون سے دوزخیونکی پیپ سے اور موبق ایک گہرا جنگل ہے قیامت کے روز مسلمانون اور کافرونکے بیچ مین فاصل ہوگا صحیحین مین وارد ہے کہ دوزخ نے پروردگار سے شکایت کی کہ بسبب کمال گرمی کے میرے بعض اجزا نے بعض کو کہا لیا ہے سو اوسکو دو سانس لینے کا حکم ہوا ایک دم سرد اور دوسرا دم گرم انہین دونون کے اثر سے گرمی سردی دنیا مین ہوتی ہے ❖

فصل

کافرون کا آگ سے کپڑا ہوگا اور تانبے کے پترون کو گلا کر دوزخیون کے کپڑے بنائے جاوینگے وہب بن منبہ کہتے ہین اہل دوزخ کی پوشاک ہوگی اور ننگا رہنا اونکے واسطے بہتر ہے لباس سے اور اونکے واسطے زندگی ہوگی حالانکہ موت اونکے واسطے بہتر ہوگی زندگی سے اور اونکے واسطے فرش ہوگا اور لحاف ہونگے آگ سے اللھم احفظنا دوزخی زنجیر مین ہونگے جسکا طول ستر گز ہوگا ہر گز اوسکا ستر ہاتھہ کا ہر ہاتھہ اتنا لنبا جیسے مکے اور کوفے کے درمیان کی دوری اگر ساری دنیا کا لوہا اکٹھا کیا جاوے دوزخیونکی زنجیر کے ایک کڑی کو کافی نہو سو وہ زنجیر اونکے پائخانے کی جگہہ سے ڈالیجاویگی اور مونہہ مین سے نکال کر اوس پر لپیٹ دیجاویگی اللھم اتی اعیذ بک منک حمیم اونکے سرون پر ڈالا جاویگا اونکے پیٹ تک پہونچیگا پس بسبب کمال گرمی کے پیٹ پھٹ جاویگا اور جو کچھہ پیٹ مین ہے نکل پڑیگا پھر درست ہو جاویگا پھر گرم پانی ڈالا جاویگا دوزخیون کا کہانا تہوہر ہوگا وہ جسکا اگر ایک قطرہ دریا مین گر پڑے نہایت بدبو سے اہل دنیا کی زندگی تباہ ہو جاوے تہوہر ایک درخت ہوگا نہایت بہوک سے آدمی اوس پر مونہہ ماریگا اوسی قدر گوشت اور دانت

جلنے او سپر لگیں گے او س درخت مین اٹکے رہین گے اور دوزخیون کا کہانا ضریع ہوگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضریع ایک چیز کا نام ہے دوزخ مین کانٹے کی طرحکی کڑوی زیادہ ہے ایلوے سے اور بدبودار زیادہ ہے مردار سے بہت گرم ہے آگ سے زائد کہانیوالا جب اوسکو کہاویگا نہ تو پیٹ مین اوتریگا نہ مونہہ سے اوگل سکے گا گلا پکڑ لیگا نہ موٹا کریگا نہ بہوک دفع کریگا اور دوزخیونکا غسلین بہی طعام ہوگا یعنے اونہین کا پیپ لہو اور پینا اونکا گرم پانی ہوگا اور نہایت گرم ہوگا اور غساق بہی یعنی نہایت سرد پانی جس سے سخت ایذا ہوگی اور ایک حدیث مین وارد ہے اگر ایک ڈول غساق کا دنیا مین ڈال دیا جاوے تمام دنیا بدبودار ہوجاوے اور کعب احبار سے مروی ہے کہ غساق ایک چشمہ ہے دوزخ مین اوسمین تمام زہریلے جانورون کا زہر ہوگا دوزخیون کو اوسمیں غوطہ دیا جاویگا جس سے اونکا گوشت پوست استخوان سے جدا ہوکر پانون پر گر پڑیگا وہ اوسکو کپڑے کی طرح کہینچینگے ترمذی ابوالدردا سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہوک کافر پر غالب ہوگی یہانتک کہ فقط ایک بہوک ہی سب عذابون کے برابر ہوگی پس وہ سب فریاد کرینگے اور کہانا مانگین گے کہانا دیا جاویگا ایسا کہ گلے مین پہنس رہیگا پہر یاد کرینگے کہ جب دنیا مین نوالہ اٹکتا تہا تو پانی سے اوتار لیتے تہے پہر پانی مانگین گے تو حمیم دستپناہ سے پکڑ کر اونکے مونہہ کے سامنے کر دیا جاویگا پانی کے کہولن سے اونکے مونہہ جہلس جاوینگے جب وہ پانی پیٹ مین پہونچیگا جو کچہہ پیٹ مین ہوگا اوسے کاٹ ڈالیگا پہر دوزخ کے فرشتو لسنے کہین گے ہمارے واسطے پروردگار سے عرض کرو کہ ایک روز ہمپر سے عذاب کم کرے خازن کہینگے رسول تمہارے پاس آئے تہے کہین گے آئے تہے خازن کہینگے تم ہی دعا کرو اور کچہہ حاصل نہین دعا سے کیونکہ کافرون کی دعا نامقبول ہے پہر مالک سے کہینگے اے مالک دعا کر کہ حقتعالی ہم سب کو مار ڈالے مالک ہزار برس کے بعد جواب دیگا کہ تم لوگ ہمیشہ

ہمیشہ عذاب مین بہنسے رہو گے پہر الله جل جلالہ کی طرف رجوع کرینگے اور عرض کرینگے ای ہمارے
پروردگار کم بختی ہمپر غالب ہوگئی ہم ایک قوم گمراہ ہوگئے ہمسے درگزر اور دوزخ سے نجات بخش
اگر پہر کفر کرینگے ظالم ہونگے پروردگار جواب دیگا اخسئوا فیھا ولا تکلمون خوار و ذلیل اوسمین
پڑے رہو اور مت بات کرو پہر اس جہڑکی اور ممانعت کے بعد حسرت اور چلانے مین مصروف
ہوجاوینگے ایک روایت مین آیا ہے کہ یہ جواب اس دنیا کی عمر کی مدت کے بعد سبن گے اور ایک
روایت بن آیا ہے دوزخیونکی پانچ دعا ہونگی اول عرض کرینگے ای پروردگار ہمکو تو نے مردہ کیا
پہر دوبار جلایا دوبار ہمسے اپنے گناہون کا اقرار کیا آیا کوئی طریقہ ہمارے نکلنے کا دوزخ سے ہے حقتعالی
جواب دیگا یہ عذاب تمپر اسواسطے ہے کہ جب لوگ توحید کرتے تہے تم سب شرک کا اعتقاد رکہتے تہے
اور شرک کرتے تہے پس حکم تو الله ہی کے واسطے ہے نہ دوسرے کے لئے پہر پکارینگے اور بن گے
الٰہی ہمنے دیکہا سنا ہمکو پہر دنیا مین بہیجدے تو خوب عمل کرینگے جواب ملیگا چکہو اس تکلیف کو
تمنے بہلادیا تہا اس دن کو ہم تمکو بہلاتے ہین چکہو عذاب کو ہمیشہ اپنے اعمال کے سبب پہر کہینگے
ای پروردگار رخصت دے ہمکو ایک تہوڑی دیر دنیا مین کہ تیری دعوت قبول کرین اور رسولون کی
پیروی کرین حقتعالی جواب دیگا کیا تم دنیا مین قسم نہین کہاتے تہے کہ تمکو کبہی زوال نہوگا پہر کہین گے
ای پروردگار ہمکو دوزخ سے نکال نیک کام کرینگے اوسکے سوا جو کچہہ کیا کرتے تہے حق تعالی فرمائیگا
کیا ہمنے تمکو عمر ندی تہی دنیا مین اوسقدر کہ دوسرون کو دی تہی دوسرون نے اوس عمر مین نصیحت
پکڑی اور تمہارے پاس رسول آئے پہرے عذاب سے تمکو ڈراتے تہے سو تمنے اونکی بات نہ سنی اب چکہو
ذائقہ عذاب کا ظالمون کا کوئی مددگار نہین ہے پہر کہینگے ای ہمارے الله ہمپر کم بختی غالب ہوئی
اور ہم گمراہ تہے ہمکو اب تو نکال دے اگر پہر کفر کرینگے ظالم ہونگے اوسوقت جواب دیا جاوے گا
اخسئوا فیہا ولا تکلمون چپ رہو اوسمین پڑے بہونکا کرو اسکے بعد کچہہ بات نہ کرینگے

فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دوزخ مین سانپ ہونگے گردنین اونکی جیسے بختے
اونٹ کی گردن اور بچہواتے اتنے بڑے ہونگے کہ سب سے چہوٹا گدہے کے برابر ہوگا یا خچر کی اونکے
ڈنک کا زہر چالیس برس باقی رہیگا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ڈنک اون بچہؤون کے مثل
بڑے درخت خرما کے ہونگے مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ کافر کا بدن بڑہا دیا جاویگا اسقدر کہ اوسکا ایک دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا
اور موٹاپا اوسکے چمڑے کا تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا اللہم احفظنا اور ایک روایت مین
آیا ہے کہ جگہہ اوسکے نشست کی یعنی بیٹھک کی مکے سے مدینے تک مقدار کی ہوگی اور ایک
حدیث مین آیا ہے کہ کان کی لَو سے کندہے تک کافر کی سات سو برس کی راہ ہوگی آگ
کافر کے بدن کو کہاویگی یہانتک کہ اوسکے دل تک پہونچیگی پہر اوسکا بدن درست ہوجاویگا
پہر وہی حال ہوگا ہمیشہ ہمیش کو یہی حال رہیگا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ایک ساعت
میں سو مرتبے کافر کی کہال جل بہن جاویگی پہر درست ہوجاویگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے
مینے بہی اسی طرح آنحضرت صلعم سے سُنا ہے اور ایک روایت مین ایک ساعت مین ایک سو بیس مرتبہ
کہال بدلی جاویگی اور ایک روایت مین چہہ ہزار مرتبہ اور حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ ایک روز مین ستر ہزار بار اور جمع ان روایتون مین یون ہوسکتی ہے کہ یہ اقسام عذاب متعدد
اشخاص کفار ہے اور جب ایک ساعت مین چہہ ہزار مرتبے ہوگا تو دن مین کہ ایک دن بارہ گہنٹے کا ہوتا
ہے بہتر ہزار بار ہوا کسرات گرا کر ان روایتونمین جمع ہوجاتی ہے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ جہنم مین درندے اور کُتّے اور لوہے کے آنکڑے اور تلوارین آگ کی ہونگی فرشتے کافرون کو اون
آنکڑون سے قطع کرینگے اور تلوارون سے عضو عضو جدا کرینگے پہر سباع اور کُتّون کے سامنے ڈالدینگے
اور ہر مرتبے جو عضو قطع ہوگا اوسکی جگہہ دوسرا اوسی وقت اوگ آویگا اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ

آگ کافرون کے موںنھہ کو ایسا کر دیگی کہ اوپر کا ہونٹھہ اوپر کہچ جاویگا آدہے سر تک اور نیچے کا ہونٹھ نیچے لٹک پڑیگا یہانتک کہ ناف تک پہونچیگا ابن عباس اس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا دنیا تہوڑی ہے اسمین جسقدر چاہین ہنس لین جب وہ منقطع ہو جاویگی رونا اونکا منقطع نہوگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دوزخی اتنا روئین گے کہ اونکی آنکہہ مین آنسو نرہیگا اوسوقت خون روئین گے اور اونکے چہرون پر خندق ہو جاویگی اگر اوسمین کشتی چلانا چاہین تو چل سکیگی اور فرمایا آپ نے دوزخی مدت تک آنسو روئین گے پہر ایک مدت تک پیپ روئین گے پہر جہنم کے خازن کہینگے ای بدبختو تم دنیا مین نہ روئی اب کسی کو فریاد رس نہی رکہتے ہو اوسوقت وہ اپنا ادن عزیزونکو جو جنت مین ہونگے پکارینگے ای ہمارے باپ بیٹو ہم قبرون سے پیاسے اوٹھے ہین اور طول موقف مین بہی پیاسے رہے ہین اور اب بہی بیحد پیاسے ہین ہمپر پانی ڈالو یا جو کچھہ تمکو خدا نے دیا ہے چالیس برس کے بعد وہان سے جواب یا وینگے کہ حقتعالی نے پانی وغیرہ اپنی نعمتین کافرون پر حرام کر دی ہین دوزخیونکی دوزخ مین زفیر اور شہیق ہو گی یعنی مکروہ آوازین ایک تو باریک دوسری سخت جیسے گدہے کی آواز دوزخ مین وہ شخص سب سے کم عذاب والا ہوگا جسکی جوتیان آگ کی ہونگی اونکی گرمی سے دماغ کہولیگا جیسے دیگ کہولتی ہے وہ جانیگا مجہسے زائد کوئی سخت عذاب مین نہین ہے حالانکہ وہ سب سے کم عذاب والا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ابوطالب آپکی حمایت کرتا تہا اوسکو کچھہ نفع پہونچایا آپنے فرمایا وہ ضحضاح آتش مین ہے اگر مین نہوتا تو وہ نیچے کے درجے مین جاتا ضحضاح تہوڑے پانی کو کہتے ہین جو ٹخنون تک ہو یا اوس سے بہی کم ایک حدیث مین آیا ہے کہ ابوطالب کی جوتیان ہین آگ کی جس سے اوسکا دماغ کہولتا ہے +

چوتھا باب بیان مین عذاب گنہگاران مسلمین کے

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخی آگ مین نہ زندہ ہونگے یعنی راحت کی زندگی اور نہ
مردہ ہونگے اور بعض لوگون کو جب آگ پہونچے گی مرجاوینگے اور مثل کوئلے کے ہوجاوینگے پھر اونکی
شفاعت کا حکم ہوگا پھر اونکو نکال کر بہشت کی نہرون پر ڈالدینگے اہل بہشت کو حکم ہوگا
کہ اونپر پانی ڈالین پس وہ سب مثل سبزی کے اوگین گے اور ایک حدیث مین وارد ہے
کہ دوزخ کی گرمی میری امت پر حمام کی سی ہوگی یعنی بعض لوگون پر اور فرمایا آپ نے
بعض دوزخیون کے ٹخنے تک آگ ہوگی اور بعضون کے زانو تک اور بعضون کے سینے تک
اور بعضون کے حلق تک اور کسی کے سر تک اور آپنے عورتون سے فرمایا کہ مین اکثر تمکو دوزخ
والیان دیکھتا ہون ایک عورت بولی کیون آپ نے فرمایا تم آپس مین لعن طعن بہت کرتی
رہتی ہو اور اپنے خاوندون کی ناشکری بہت کرتی ہو اور عورتون کے حق مین یہ بھی فرمایا
کہ یہ قوم عطا پر شکر نہین کرتی اور بلا پر صبر نہین کرتی اور فرمایا آپنے کہ ایک شخص دوزخ مین ڈالا
جاویگا اوسکی آنتین نکل پڑینگی پھر وہ آگ مین پھرتا پھریگا جیسا چکی کا گدھا پھرتا ہے گرد چکی
کے دوزخی جمع ہوکر کہین گے اے شخص تیرا یہ کیا حال ہے تو تو ہمکو امر بمعروف اور نہی
عن المنکر کرتا تھا وہ کہیگا ہان مین تمکو امر بمعروف کرتا تھا اور خود اوسپر عمل نہ کرتا تھا اور نہی
عن المنکر دوسرون کو کرتا تھا اور آپ اوسمین مبتلا تھا اور فرمایا آپنے کہ سخت تر عذاب والا
وہ شخص ہوگا کہ طلب علم کرسکتا ہے اور نہ کیا اور وہ شخص عالم جسنے اپنے علم سے نفع نہ اوٹھایا
یعنی حلال وحرام پر عمل نہ کیا اور فرمایا آپنے کہ زبانیہ جلدی کرینگے قاریون کے عذاب مین
بت پرستون سے پہلے وہ کہین گے تمہارے عذاب مین بت پرستون سے پہلے کیون

جلدی کرتے ہو رہانیہ جواب دینگے کہ عالم مثل جاہل کے نہین ہے یعنی معذور نہین ہے اور اوس
شخص کے حق مین جسنے ہار یا کنگن یا بُندا سونے کا پہنا ہوگا آپنے فرمایا اوسکو مثل اوسکی آگ سے
زیور پہنایا جاویگا علمانے اِس حدیث کو عورتون کے حق مین منسوخ کہا ہے یا تاویل کی ہے بعدم
ادای زکوٰۃ کے اور فرمایا آپنے جو کوئی سونے چاندی کے برتن مین کہائیگا دوزخ کی
آگ اوسکے پیٹ مین گڑگڑاویگی جیسے لوٹے مین پانی گڑگڑاتا ہے اسی طرح جسکا گریبان جبہ
حریر کا ہوگا اوسکو آگ کا طوق پہنایا جاویگا صحیحین مین ہے کہ فرمایا آپنے جو کوئی خواب دیکھنا
ظاہر کریگا اور نہ دیکھا ہوگا اوسکو تکلیف دیجاویگی کہ دو جَو مین گرہ دے حالانکہ ہرگز نہ دے سکیگا
اور جو کوئی کسی کی بات پر کان لگاوے گا اور وہ اوسکے سننے کا روادار نہین ہے تو سننے والے
کے کان مین سیسہ پگہلا کر ڈالا جاویگا قیامت کے دن اور جو کوئی جاندار کی تصویر بناوے گا
تکلیف دیا جاویگا کہ اوسمین جان بہی ڈالے اور جو کوئی علم کو چہپاوے اوسکے مونہہ مین
آگ کی لگام لگائی جاویگی اور جو کوئی دو زبان ہوگا یعنی مونہہ پر تو کچہہ کہے اور پیٹہہ پیچہے
کچہہ اوسکے آگ کے دو زبان ہونگی اور جس کسی کا ٹخنہ وضو مین خشک رہتا ہوگا اوسکے ٹخنے
کی تباہی ہے اوس روز اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کے اندر انگلیون
مین خلال کیا کرو کہ آگ وہان اثر نکرے صحیحین مین آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی
بلندی سے گر کر قصداً مرا ہے ہمیشہ دوزخ مین ایسے عذاب مین رہیگا اسی طرح زہر کہانیوالیکا
حال ہے اور جو کوئی کسی ہتہیار حربی سے اپنے تئین ہلاک کریگا وہ حربہ اوسکے ہاتہہ مین ہوگا
اور اپنے پیٹ مین بہونکا کریگا اور فرمایا آپنے جو کوئی مدینے والون سے بُرائی کرنا چاہیگا
آگ مین ایسا پگہلایا جاویگا جیسے رانگہ پگہلایا جاتا ہے اور جو کوئی کسی کی غیبت کریگا کہا جاویگا
کہا اِسکا گوشت مردے پن کی حالت مین جیسا کہ کہایا اِسکا گوشت زندگی مین پس کہائیگا

اور سخت رنج اوٹہائیگا ایک حدیث مین آیا ہے کہ چار آدمی ہونگے جو دوزخ اور گرم کہولتے پانی مین پھرین گے اور واویلا کہین گے اہل دوزخ پوچھین گے کون ہین کہ انکی نزدیکی نے ہمکو اور بھی ہمارا ناک مین دم کر رکہا ہے پہر اوس سے کہین گے ای دور ہو تو نے ہمکو تو ہماری ایذا سے زیادہ تکلیف دی ایک وہ شخص ہے کہ لوگون کا مال اوسکی گردن پر ہوگا اور ادا نہوگا وہ معلق ہوگا آگ کے تابوت مین دوسرے وہ شخص کہ پیشاب کی چھینٹون سے پرہیز نکرتا تہا ایسا آدمی اپنی آنتین آگ مین کہینچتا پہریگا تیسرے جو شخص کہ بری بات سے لوگون مین لذت اوٹہاوے ایسے کے موہہ سے پیپ جاری ہوگی چوتہے وہ شخص جو غیبت اور چغلخوری کرتا ہے وہ ہمیشہ اپنا گوشت کہاویگا قیصور بن زاران سے مروی ہے کہ جو عالم اپنے علم سے منتفع نہوگا دوزخی اوسکی بوی بد سے تکلیف اوٹہاوینگے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ زانیون کی فرجون سے اہل دوزخ کو ایذا پہونچیگی بوجہ بدبو کے صحیحین مین وارد ہے کہ فرمایا آپنے ضرور ہے یہ بات کہ حق تعالی نے اپنے اوپر لازم کیا ہے یہ کہ جو کوئی نشے کی چیز کہائے پیے گا اوسکو طینت خبال پلایا جاویگا یعنی نچوڑن دوزخیون کا ایک حدیث مین آیا ہے جو کوئی شراب پئے گا خداوند تعالی اوسکو حمیم جہنم پلاویگا اور فرمایا آپ نے مدینہ میری خوابگاہ ہے اور ہجرت کی جگہ ہے واجب ہے میری امت پر بزرگ جاننا مدینے والون کا جب تک وہ گناہ کبیرہ سے بچتے رہین اور جو کوئی ایسا نہ کریگا حق تعالی اوسکو دوزخیون کا نچوڑن پلاویگا اور فرمایا آپنے جو کوئی کسی مسلمان کو ایسی بات لگائے جو اوسمین نہو خدای تعالی اوسکو ردغۃ الخبال مین ٹہیراویگا جبتک کہ اوس قول سے پاک نہووے توبہ نکرلے اور پاک ہوسکیگا اوس قول سے اور فرمایا آپنے نوحہ کرنے والیون کو دو صف کر کے دہنے بائین دوزخیون کے کہڑا کیا جائیگا پس وہ چیخین گی جیسے کتے ہوکتے ہین اور فرمایا آپنے کہ پیادے ظالمون کے دوزخ کے کتے ہونگے صحیحین مین آیا ہے کہ فرمایا آپنے نہایت

سخت عذاب مصوروں کو ہوگا اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ نہایت سخت عذاب اوسکو ہوگا جو نبیونکو
گالی دیتا ہے پھر اوسکو عذاب ہوگا جو میرے اصحاب کو تبرّا کرتا ہے گالی دیتا ہے پھر اوسکو جو
اور مسلمانون کو برا بہلا کہتا رہتا ہے اور فرمایا آپ نے کہ سخت تر عذاب اوسکو ہوگا جسنے نبی کو
قتل کیا ہے یا نبی نے اوسکو قتل کیا ہے اور بادشاہ ظالم کو اور مصورونکو اور فرمایا آپنے سخت تر عذاب اوس شخص
کو ہوگا جو لوگون کو دنیا مین سخت عذاب دیتا ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالی بعض
لوگون کو دخول بہشت کا حکم فرمائیگا جب وہ بہشت کے نزدیک پہونچین گے اور اوسکی بہار
دیکہین گے حکم ہوگا انکو بہشت سے پہیر کر دوزخ مین ڈالدین بس یہ لوگ اس حسرت سے پہرینگے
کہ اور دوزخیون کو وہ حسرت نہو گی کہینگے ای پروردگار اگر ہمکو پہلے ہی سے دوزخ مین ڈالدیتا بہتر تہا
حق تعالی فرمائیگا یہی میرا قصد تہا کہ تمکو حسرت دون تم لوگ تنہائی مین بڑے بڑے گناہ کرتے
تہے اور لوگونکے سامنے بڑے متقی بنتے تہے لوگون سے تو ہیبت کرتے تہے اور مجہسے نہین
ڈرتے تہے لوگونکی آؤبہگت کرتے تہے اور میری کچہہ بہی تعظیم نہ کرتے تہے بری باتین
لوگون کے دکہلاوے کو چہوڑ دیتے تہے اور میرے واسطے نہین چہوڑتے تہے آج مین تمکو
چکہاتا ہون دکہہ کی مار اور محروم رکہتا ہون تمکو ثواب سے اللهم انی استغفرك و
اتوب اليك اللهم انك عفو كريم تحب العفو فاعف عنی اور فرمایا آپ نے
ہنسی ٹہٹہا کرنے والون کے واسطے ایک دروازہ بہشت کی طرف کہلیگا اور اونمین کسی ایک سے
کہا جائیگا دوزخ سے نکلنے کے واسطے وہ بڑی محنت مشقت سے دروازے تک آویگا دروازہ
بند کر دیا جاویگا پہر یہی حال ہوتا رہیگا یہانتک کہ جب دروازہ کہلیگا اور بلایا جاویگا نا امیدی
سے نہ آویگا کئی لوگون کے حق مین آیا ہے فليتبوأ مقعده من النار یعنی چاہیے
اپنی ٹہیک دوزخ مین بنا لے جو کوئی پیغمبر صلعم پر جہوٹہہ باندہے جان بوجہہ کر اور جو کوئی جہوٹا

دعوی کرے اور جو کوئی جھوٹی گواہی دے اور جو کوئی جھوٹی قسم کھاوے کہ بھائی مسلمان کا مال
کہا جاوے اور جو کوئی اچھا سمجھے اس بات کو کہ لوگ اوسکے سامنے کھڑے رہیں حدیث مین
آیا ہے آنحضرت صلعم کی امت کے سوا جو گنہگار دوزخ مین ڈالے جاوینگے اوسکے مونہہ کالے
ہوجاوینگے اور لوہے کی زنجیرین پائون مین اور طوق گردن مین اون سب کے ڈالے جاوینگے
اور اگر گنہگاران امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگ مین ڈالے جاوینگے اونکے چہرے سیاہ
ہونگے نہ ہاتہہ پاؤن مین بیڑی ہتکڑی ہوگی اونسے مالک کہیگا تم لوگون سے زیادہ خوبصورت
سرے یہان نہین آئے تم کونسے نبی کی امت ہو سو کہین گے ہم قرآن خوان امت کے لوگون
سے ہین امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موحدونمین کے گنہگار جو بغیر توبہ کے مر گئے
ہین جو کوئی اونمین سے داخل دوزخ ہوگا اوسکی آنکھین نیلی نہونگی اونکے مونہہ کالے نہونگے
اور شیاطین کے ساتھہ ایک زنجیر مین نہ باندہے جاوینگے گردن مین طوق پائون مین بیڑی
ڈالی جاویگی اور حمیم نہ پلایا جاویگا اور قطران نہ پہنایا جاویگا اور ہمیشگی اونکو آگ مین نہوگی
اور چہرے اونکے آگ پر حرام ہونگے بسبب سجود کے بعضون کے ٹخنون تک آگ ہوگی بعضون
کے صرف تلوے آگ مین دہرے ہونگے بعضون کی ران تک آگ ہوگی کوئی کمر تک وسمین بسینا
ہوگا کسی کی گردن تک ہوگی بقدر گناہون کے بعضے اونمین سے ایک گھڑی بعضے دنیا کے
ایک دن کے اندازے سے اور بعضے ایک مہینہ اور بعضے ایک سال دوزخ مین رہینگے پہر وہان سے
نکال لئے جاوینگے اور سب سے زیادہ بڑی مدت اس امت کے گنہگار کی دوزخ مین قیام کی مثل عمر
دنیا کے ہوگی یعنی سات ہزار برس ؛

فصل

جب اللہ تعالیٰ اونکو دوزخ سے نکالیا جاہیگا یہود اور نصاریٰ اور بت پرست وغیرہم اہل دین باطلہ
مومنوں سے کہینگے کہ ہم تم دونوں دوزخ میں برابر ہین تمہارے ایمان نے کیا فائدہ بخشا
حق تعالیٰ کو سکر غصہ ہوگا پھر مومنوں کو دوزخ سے نکال کر اوس چشمے مین جو صراط اور بہشت کے
بیچ میں ہے ڈالدیگا وہ لوگ سبزہ کی طرح اوگین گے پھر داخل بہشت ہونگے اور اونکی پیشانی پر لکہا ہوگا
جَهَنَّمِيُّونَ عُتَقَاءُ اللّٰهِ پھر ایک مدت بعد وہ لکہا بھی محو ہو جائیگا پھر حق تعالیٰ فرشتونکو
بھیجیگا وہ آکر جو لوگ دوزخ مین رہگئے ہونگے یعنی کفار اونپر وہ دروازہ بند کردینگے اور آتشی
میخوں سے اوسکو خوب مضبوط کردینگے احمد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکالیگا اللہ تعالیٰ اون لوگون کو بھی جنہون نے کبھی نیک عمل
نہ کیا ہوگا سوا اونکو جل چکنے کے بعد نکال کر داخل بہشت فرمائیگا اپنی رحمت سے بعد شفیعون کے
شفاعت کے اور بزار ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
آگ پر ایک ایسا وقت آویگا کہ ہوائین اوسکے دروازون کو ایک ایسی سخت حرکت دینگی کہ اوسمین
کوئی باقی نرہیگا - شیخ محی الدین ابن عربی اس حدیث موقوف سے استدلال کر کر کہتے ہین
کہ بعد ایک زمانہ دراز کے دوزخ مین کفار بھی نرہین گے اور مراد اونکی خلود سے مکث طویل ہے
یعنی ایک نہایت دراز عرصہ تک مگر یہ مذہب مخالف نصوص قطعیہ اور اجماع کے ہے - علما اس
حدیث کی تاویل یوں کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جگہہ گنہگاران مومنین اوپر والا طبقہ ہے وہ
اوس ہوا سے خالی ہوجاویگا اور کوئی موحدین سے اوسمین نرہیگا طبرانی انس اور جابر رضی اللہ
عنہما سے بسند صحیح روایت کرتے ہین کہ فرمایا جناب ختمی پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری امت

کے گنہگار مرد سب گناہون کے عذاب کئے جاوینگے جبتک خدا چاہیگا پھر اونکو طعنہ دینگے کفار کہ تمکو رسول کی تصدیق نے کچھہ نفع نہ دیا پس حقتعالی حکم فرمائیگا نکال لو اونکو جو مسلمان ہیں اوسوقت کافر آرزو کرینگے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے پھر آنحضرت نے یہ آیت شریف تلاوت فرمائی ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین حاصل یہ ہے کہ مسلمانون کو خلود نہوگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے گا اور اسی اعتقاد پر مریگا ضرور داخل بہشت ہوگا ابوذر نے عرض کیا اگرچہ زنا کیا ہو یا چوری کی ہو ارشاد ہوا ہان اگرچہ زنا چوری کی ہو دو مرتبہ ایسے ہی تعجباً حضرت سے پوچھا آپ نے وہی فرمایا تیسری دفعہ فرمایا علی رغم انف ابی ذر اور فرمایا آپ نے جو کوئی مریگا درحالیکہ مشرک نہو گا داخل بہشت ہوگا اور جو مشرک ہوگا داخل دوزخ ہوگا احادیث اس مقدمہ مین بہت آئی ہین حد تواتر سے زائد اور بعض احادیث مین جو وارد ہے کہ جو کوئی شہادت دیگا توحید و رسالت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقتعالی دوزخ کی آگ اوسپر حرام کردیگا مراد اس سے یہ ہے کہ آگ ہمیشہ تک اور خلود دوزخ مین اوسپر حرام ہے بدلیل اور حدیثون کے جو عذاب گناہگاران مسلمین مین وارد ہیں اور جو کچھہ ابن حبان ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے گا اوسکو نفع بخشیگا ایک دن دہر سے پہونچے اوسکو پہلے اس سے جو اوسکو پہونچا ہو اور ترمذی اور حاکم انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی حکم دیگا کہ نکالو آگ سے اوسکو بھی جسنے ایک روز مجھکو یاد کیا ہو یا کسی جگہہ مجھسے ڈرا ہو خوف کیا ہو +

فصل

صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کل جنتی جنت مین داخل ہونگے اور

سب کفار دوزخ مین ڈالے جاوینگے ایک منادی بیچ مین کھڑے ہوکر پکاریگا ای اہل دوزخ موت نہین ہے اور ای بہشت والو تمکو زندگی جاوید ہے جو جہان سے ہمیشہ رہیگا صحیحین مین یہ بہی آیا ہے ابن عمر اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بہشتی بہشت مین پہونچ جاوینگے اور دوزخی دوزخ مین جاچکین گے موت بصورت ایک سیاہ مینڈہے کے بہشت و دوزخ کے درمیان مین لائی جاویگی اور کہا جاویگا ای بہشت والو ای دوزخیو موت کو پہچانتے ہو ہر ایک گردن بڑہا کر دیکھیگا کہے گا ہان ہم سب اسکو جانتے ہین یہہ موت ہے پہر وہ ذبح کردیجاویگی اور کہا جاویگا ای بہشت والو ہمیشگی ہے اور اے اہل دوزخ ہمیشہ رہنا ہے موت اب نہین ہے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر اہل دوزخ سے کہا جاوے کہ تم دوزخ مین رہو بعدد سنگ ریزہ دنیا کے البتہ وہ بہت خوش ہون اور اگر اہل بہشت سے کہا جاوے کہ تم بہشت مین رہو برابر سنگریزہ ہای دنیا کے بیشک وہ بہت غمگین ہون لیکن ان دونون پر خلود ہے ہمیشہ کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ لوگ دوزخ مین رہجاوینگے جو مخلد ہین اونکو لوہے کے صندوقون مین بند کرکے اونپر آہنی میخین جڑکر پہر اونکو دوسرے صندوقون مین ڈال کر نیچے کے درجے مین دوزخ کے مقید کردینگے پس ہر ایک اونمین سے یہ سمجھے گا کہ سوا میرے اور کوئی عذاب مین نہین ہے اللھم احفظنا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بہی روایت ہے کہ منافقون کو آہنی صندوقون مین بند کرکے نیچے کے درجے مین دوزخ کے جو تنور سے زائد تنگ اور تاریک ہونگے میخون سے جڑدیا جاویگا اور اوسے کو جب الحزن کہتے ہین بند و مقید کرینگے اللھم انی اعوذ بک من النار

پانچوان باب جنت کی تعریف اور دخول بہشت اور نعمتون بہشت کے بیان مین

جنت ملنا اور اوسمین داخل ہونا محض اللہ تعالی کے فضل سے ہے صحیحین مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیکے کروا نیکے کام اور نزدیکی چاہو اپنے
پروردگار کی اور خوش رہو بیشک داخل بہشت نکریگا کسی کا عمل عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپکو بھی
آپکا عمل نہ داخل کریگا فرمایا ہان مجھے بھی میرا عمل نہ داخل کریگا مگر یہ بات ہوگی کہ مجھکو رحمت
اور مغفرت اللہ تعالی کی ڈہانپ لیگی اور صحیح مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے
کسی کو اوسکا عمل جنت من نہ داخل کریگا اور دوزخ سے حسن عمل خلاص نکریگا اور نہ مجھے بھی مگر
رحمت اللہ تعالی کی اس طور پر بہت حدیثین وارد ہین اور اسمین اشکال و تعارض واقع ہوتا ہے
اس آیت سے ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون یعنی داخل ہو جنت میں بسبب اپنے اعمالون کے
اسکا جواب یون دیا جاتا ہے اور اس تقریر سے رفع اشکال و تعارض ہوتا ہے کہ اصل جنت
من داخل ہونا اور اوسمین ہمیشہ رہنا بسنا محض اللہ کے فضل و انعام سے ہے اسواسطے کہ
خلود غیر متناہی ہے اور اعمال متناہی ہین اور تفاوت جنت کے درجونمین بسبب اعمال کے ہے
ہنّاد ابن مسعود سے روایت کرتے ہین کہ لوگ پل صراط سے اللہ کی عفو سے پار ہونگے اور بہشت
مین اوسکی رحمت سے داخل ہونگے اور تقسیم مراتب و درجات اپنے اعمال سے کرینگے قاضی صاحب
رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہین کہ جب حق سبحانہ و تعالی نے اعمال ناچیز بندون کو محض اپنی
رحمت سے قبول فرماکر بدلا ناچیز عملون کا جو متناہی ہین دخول جنت اور ثواب بیحد مقرر
فرمایا ہے تو اب اگر یہ کہا جاوے کہ دخول جنت بدلا اعمال کا ہے تو ہو سکتا ہے اور اگر یہ
کہا جاوے کہ دخول جنت اللہ تعالی کی رحمت سے ہے تو بھی ہو سکتا ہے طبرانی اور بیہقی
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ جس کسیکو دخول جنت کا حکم ہوگا چٹھی حضور سے عنایت ہوگی جسکی یہ عبارت

ہوگی بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب من اللہ العزیز الحکیم لفلان ادخلوہ جنۃ عالیۃ قطوفہا دانیۃ یعنی یہ خط اللہ عزیز حکیم کی طرف سے ہے فلان کے واسطے اسکو جانے دو بہشت مین جو عالی ہے اوسکے پھل اوسکے نزدیک لٹکتے ہین اور جب داخل بہشت ہوجاوینگے خازنان بہشت کہینگے سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین اور ہر دروازہ سے فرشتے آکر کہینگے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور بہشتی کہینگے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوا من الجنۃ حیث نشاء الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور جب لوگ بہشت مین داخل ہونگے پہلا کہانا اونکا مچھلی کی کلیجی کا وہ ٹکڑا ہوگا جو زیادہ ہوتا ہے سبحان اللہ وہ مچھلی کتنی بڑی ہوگی کہ سارے جنتیون کو اوسکی کلیجی کا زائد ٹکڑا کافی ہوگا فتعالی اللہ الملک الحق المبین

فصل

بیان مین جنت کے اور گنتی اونکی پروردگار قرآن پاک مین فرماتا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور پھر یون فرمایا ہے ومن دونھما جنتان یعنی جو ڈرا کھڑے ہونیسے سامنے اپنے رب کے اوسکے واسطے دو جنتین ہین اور ان دونون سے نیچے دو اور باغ ہین صحیحین وغیرہما مین ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جنتین چار ہین دو چاندی کی ہین اور جو کچھ اونمین ہے عمارات وغیرہ سے سب چاندی کا ہے اور دو سونے کی ہین اونمین سب چیزین سونے کی ہین اور اللہ تعالی

کے دیدار اور جنتیون کے درمیان مین صرف ایک پردہ کبریائی حائل ہوگا جنت عدن مین دو بہشتین سونے کی سابقین کے واسطے ہین اور دو چاندی کی تابعین کے واسطے ہین اور ایک ذات مین اصحاب یمین کے واسطے آیا ہے قرطبی نے کہا ہے بعض علما کہتے ہین جنتین ہین اس تفصیل سے دار الجلال - دار السلام - دار الخلد - جنت عدن - جنت الماوی - جنت النعیم - جنت الفردوس - اور بعضے کہتے ہین چار ہین جیسا کہ حدیث ابو موسیٰ اشعری مین آیا ہے اور سیاق سورۂ رحمٰن سے نکلتا ہے کہ یہ سب نام چار بہشت کے ہین اور ہر بہشت میں درجے اور منزلین بہت ہین صحیحین مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو کوئی ایمان لایا خدا اور رسول پر اور نماز پڑہی زکوٰۃ دی رمضان کے روزے رکھے اللہ پر حق ہے کہ اوسکو بہشت مین داخل کرے گا اللہ کی راہ مین جہاد کرے یا گھر مین بیٹھا رہے اور فرائض ادا کرتا رہے جہاد فرض عین نہین ہے اکثر اوقات مین لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ ہمکو بتلائے جنت کی کیفیت فرمایا آپ نے بہشت مین سو درجے ہین اللہ تعالیٰ نے اونکو مجاہدین فی سبیل اللہ کے واسطے تیار کیا ہے ہر درجے مین ایک دوسرے سے اتنی دوری ہے جیسے آسمان و زمین پس جب سوال کرو حق تعالیٰ سے تو مانگو فردوس کہ یہ بہترین جنتون کے ہے اور اوسکے اوپر اللہ جلشانہ کا عرش ہے اور وہان سے نہرین بہشت کی نکلتی ہین اس حدیث سے واضح ہے کہ سو درجے مجاہدین فی سبیل اللہ کے واسطے ہین اور نیکی والون کے واسطے اور درجے سوا انکے ہونگے اور احادیث مین آیا ہے معاذ اور عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بہشت کے سو درجے ہین دونون درجون کے درمیان مین زمین و آسمان کے برابر تفاوت ہے اور فردوس سب سے اوپر کی ہے شاید مراد ان احادیث سے مجاہدین کے درجات ہون اور ایک حدیث مین آیا ہے

کہ جو کوئی ایک تیر دشمن خدا کی طرف پھینکیگا اللہ اوسکا درجہ بلند کریگا دو درجون کا فاصلہ سو برس کی راہ ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ بہشت مین سو درجے ہین ہر درجے کے دوری جیسے زمین و آسمان اول درجے مین گہر اور تخت اور در و دیوار اور قفل چاندی کے ہین اور دوسرے درجے مین سب سونے کی چیزین ہین اور تیسرے درجے ہین وہ سب چیزین یاقوت و مروارید و زبرجد کی ہونگی اور ستانوے درجے جو باقی رہے وہ ایسے ہین کہ سوای حق تعالیٰ کوئی اونکی خوبی اور ماہیت و کیفیت نہین جانتا مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا آیا نہ بتاؤن مین تمکو وہ عمل جس سے گناہ جہڑتے ہین اور درجات بلند ہون اونہون نے عرض کیا ہان فرمایا آپنے اچھی طرح سے وضو کرنا اور خوب دہونا جب پانی کا استعمال بُرا لگے سردی وغیرہ کے موسم مین اور دور چل کر مسجد مین نماز کو جانا اور ایک نماز سے دوسری نماز تک انتظار کرنا یہی ہے رباط یہی ہے رباط بیہقی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درجہ بہشت کے بعدد قرآن کی آیتون کے ہین پس جو کوئی داخل ہوگا بہشت مین قرآن والون مین سے اوسکے اوپر درجہ نہوگا یعنی جو کوئی تمام برکتین قرآن کی حاصل کریگا سارے درجے حاصل کریگا اس حدیث کو اس معنی پر حمل نکرنا چاہیے کہ درجے بہشت کے چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہین بعدد آیات قرآن کے ہین بلکہ یہ مطلب ہے کہ کوئی جسقدر قرآن کی آیتون کو تکرار کرتا ہے اوسکے واسطے بہشت مین درجے بڑہتے ہین اصحاب سنن اور ابن حبان ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا صاحب قرآن سے کہا جاویگا قرآن پڑہ اور ترقی کر اور آہستہ پڑہ جیسا کہ دنیا مین آہستہ پڑہتا تھا اور ایک حدیث مین وارد ہے کہ ایک شخص بہشت مین اوپر کے جانب دیکھیگا ایک نور اوپر سے چمکیگا کہ اوسکی آنکھ چوندہیا جاویگی

پوچھیگا یہ کیا ہے کہا جاویگا یہ تیرے بہائی کا نور ہے فلان شخص کا وہ کہیگا مین اور وہ دنیا مین ملے جلے رہتے تہے اور عمل کرتے تہے اسقدر اوسکو مجہپر فضل کیون ہوا کہا جاویگا وہ تجہسے عمل مین افضل تہا پہر حق تعالیٰ اوسکے دل مین رضا بخشیگا وہ مان جاوے اور حسد نہ کریگا اور ایک حدیث مین سبب فضیلت یہ مذکور ہے کہ ان لوگون نے بہوک کی تکلیف اوٹہائی ہے اور تم سیر تہے اونہون نے پیاس کی مصیبت جہیلی ہے اور تم سیراب رہے اور وہ راتون کو جاگے ہین اور تم سویا کرتے رہے اور ایک حدیث مین وارد ہے کہ خداوند کریم کے نزدیک ایک درجہ ہے کہ وہان تک عمل سے انسان نہین پہونچ سکتا حق تعالیٰ بندہ کو مبتلا کریگا ساتہہ مصیبت کے تا وہان تک پہونچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت مین ایک درجہ ہے نہین پہونچتا ہے اوس تک مگر اصحاب غم و اندوہ اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ بہشت مین ایک درجہ ہے نہیں پہونچینگے اوس تک مگر تین شخص بادشاہ عادل اور ناتا جوڑنے والا اور عیال دار صابر یعنی بال بچون والا جسکا خرچ بہت ہے اور آمدنی کم ہے *

فصل

حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے والذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم وما التناھم من عملھم من شیء یعنی جو لوگ ایمان لائے ایمان لانا کامل اور اونکی اولاد نے پیروی کی اونکی کہ وہ بہی مومن ہوے ملادینگے ہم اونکی اولاد کو اونسے اور اونکے عمل سے کچہہ کم نکرینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ مسلمانونکی اولاد کو اونہین کے درجون مین پہونچاویگا اوسکی راحت کے واسطے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ ایک شخص داخل بہشت ہوگا اپنے مان باپ اور بچون کو پوچہیگا کہا جاویگا وہ لوگ تیرے

درجے کو نہیں پہونچے نہ ستل تیرے عمل کیے وہ عرض کریگا ای پروردگار یہ جو کچھ عمل کیا
تھا اپنے اور اونکے واسطے کیا تھا پھر حکم ہوگا اون سب کو بھی اسکے درجے تک پہونچا دو اور
فرمایا آپ نے جو کوئی بلندی درجہ کی چاہے اوسکو لازم ہے کہ معاف کرے اوس شخص سے جسنے
اسپر ظلم کیا ہو اور دیوے اوسکو جو اسکو نہ دیتا ہو اور جوڑے اس سے جو اس سے توڑتا ہو اور فرمایا
آپ نے جو کوئی پہونچاوے کسی اپنے بھائی کو کسی حاکم تک بغرض نفع حاصل کرنیکے یا ضرر
دور کرنیکے اللہ کریم اوسکے درجے بلند کریگا اور فرمایا آپ نے جو کوئی کہانت کرے یا پرندے
سے فال لے یہ سفر سے رک ساوے بلند درجون تک نہ پہونچیگا اور ابراہیم تیمی نے کہا ہے
کہ جو کوئی جسقدر دنیا میں کہانے پینے سے حظ اوٹھاویگا آخرت مین بلند درجون تک نہ پہونچیگا
قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ یہ قول اسراف پر محمول ہے ورنہ حدیث مین وارد ہے
الطاعم الشاکر کالصائم الصابر یعنی کہانیوالا شکر گزار اجر مین صائم صابر کے برابر ہے یعنی
شکر گذار کہاتا پیتا مانند صابر روزہ دار کے ہے ابن عمر نے کہا ہے رضی اللہ عنہ کہ ایک شخص
اپنے غلام کے ساتھ جنت مین داخل ہوگا اور درجہ غلام کا بلند ہوگا وہ عرض کریگا بارخدایا
یہ میرا غلام تھا دنیا مین جواب ملیگا کہ یہ خدا کی یاد مین تجھسے زیادہ رہتا تھا طبرانی ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے
روز پروردگار ندا فرمائیگا میںنے نسب مقرر کیا تھا اور تمنے اور نسب اختیار کیا مینے متقی کو بزرگتر
بنایا اور تمنے یہ بات پسند نہ کی اور کہنے لگے کہ فلان ابن فلان فلان شخص سے بہتر ہے آجکے
روز اپنے نسب مقرر کیے ہوئے کو بلند کرتا ہون اور تمہارے نسب کو پست کرتا ہون متقیان
کہان ہین یعنی متقیون کا مرتبہ بقدر تقوے کے بلند ہوگا اور ایک حدیث مین وارد ہے کہ دو
دو شخص اللہ کی راہ مین ہمصحبت ہونگے اور اعمال صالحہ کرینگے غنی اور فقیر صحیح و مریض حسن و ملوک

نیک خلق اور بدخلق حق تعالیٰ صحیح کو مریض پر اور آزاد کو غلام پر غنی کو فقیر پر خوش خلق کو بدخلق پر سرزنش فرمائیگا فقیر و مریض و مملوک و بدخلق عرض کرینگے الٰہی ہم تیری راہ مین آپس مین ہم صحبت ہوئے اور نیک کام کرتے تھے انکو ہمپر کیوں فضیلت بخشی گئی کہا جائیگا کہ غنی نے اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کیا اور صحیح اور آزاد اعمال صالحہ میں بڑھے ہوئے ہین اور خوش اخلاق کو بسبب خلق نیک کے فضیلت ہے فقیر کہیگا کہ الٰہا پروردگارا اگر تو مجھکو مال دیتا میں بھی تیری راہ مین صرف کرتا مریض و مملوک کہین گے الٰہی اگر ہمکو تندرست و آزاد کیا ہوتا تو ہم بھی ویسے ہی عمل کرتے حقتعالیٰ فرمائیگا کہ سچ کہتے ہو پھر فقیر کو برابر غنی کے اور غلام کو برابر آزاد کے مرتبہ عنایت ہوگا اور بدخلق کو کچھ جواب نہ ملیگا

فصل

پھر بہشت کے آٹھ دروازے ہین نمازیون کو باب الصلوٰۃ اور روزہ دارون کو باب الصوم صدقہ دینے والون کے واسطے باب الصدقہ مجاہدین کے لئے باب الجہاد یہ سب اپنے اپنے دروازون سے بلائے جائینگے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی ایسا بھی ہوگا جو ہر دروازے سے بلایا جاوے آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں مین سے ہوگے جو ہر دروازے سے بلائے جائیں گے قرطبی نے کہا ہے سب دروازوں سے بلانا واسطے اکرام و عزت افزائی کے ہوگا ایک حدیث مین وارد ہے کہ جو کوئی جو عمل زیادہ کریگا اوسی دروازہ سے بلایا جاویگا حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی بعد وضو کے یہ پڑھ لیا کرے گا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ آٹھون بہشت کے دروازے اوسکے واسطے کھل جائین گے جون سے دروازہ سے چاہے داخل ہو

اور فرمایا آپ نے کہ جو کوئی نماز پنجگانہ پڑہے اور رمضان کے روزے رکہے زکوٰۃ دے ساتون کبیرہ سے بچے آٹہون دروازے بہشت کے اوسکے واسطے کہل جاوینگے اور آٹہون دروازے کہل جانے کی بشارت اوس شخص کے واسطے بہی آئی ہے کہ جسکے تین بچے کم عمر مرے ہون اور اوسکے حق مین بہی جو پیاسے کو پانی بہوکے کو کہانا دے اور اوس عورت کے حق مین بھی یہ بشارت آئی ہے جو پرہیزگاری کرے اور اپنے شرمگاہ کی حفاظت اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے اور جو کوئی چالیس حدیث یاد کرلے اور لوگون کو نفع پہونچاوے اور جسکی دو لڑکیان یا دو بہنین یا دو پہوپہی ہون اور یہ اونکی کفالت کرے اونکو پرورش کرے اسکے حق مین بہی یہ بشارت وارد ہے +

فصل

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جنت کی دیوارون کی چنائی مین ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہوگی اور بجای گارے کے مشک ہوگا اور کنکریان وہانکی مروارید و یاقوت ہین اور خاک وہانکی زعفران ہے جو کوئی بہشت مین داخل ہوگا ہمیشہ خوش رہیگا رنجیدہ کبہی نہوگا ہمیشہ زندہ رہیگا کبہی نہ مریگا کپڑے اوسکے پرانے نہونگے اور جوانی اوسکی زائل ہوگی نہرین بہشت کی نشیب مین نہہینگی زمین پر سطح کے برابر بہین گی بہشت کے دروازے کے ایک بازو سے دوسرے بازو تک چالیس برس کی راہ ہوگی ایک دن ایسا ازدحام ہوگا کہ لوگ کندہے سے کندہا گڑتے جاوینگے اور تنگ ہونگے صحیحین مین ہے کہ میری امت مین سے ستر ہزار یا سات لاکہہ راوی نے شک کیا ہے داخل ہونگے برابر ہاتہہ سے ہاتہہ ملاکر سونہہ اونکے چودہوین رات کے چاندکی طرح روشن چمکتے ہونگے +

فصل

بہشت مین کہڑکیان ہونگی بلند جواہر شفاف سے کہ اونکے اندر کی شئی باہر سے اور باہر کی اندر سے نظر پڑیگی اہل بہشت ان اہل غرف کو اپنے اوپر دیکہین گے جیسے افق مغرب یا مشرق مین چمکدار ستارہ نظر پڑتا ہے یہ واسطے تفاصل کے ہوگا یعنی اونکے مراتب مین فرق ہوگا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ جگہین انبیاہی کے واسطے ہونگی اور دوسرے تو وہاں تک نہ پہونچینگے آپنے فرمایا قسم بخدا وہ جگہین عام لوگون کو بہی ملینگی جو ایمان لائے ہونگے خدا پر اور تصدیق کی ہوگی رسولون کی ایک حدیث مین وارد ہے کہ کہڑکیان اون لوگون کے واسطے ہونگی جو ہر ایک سے نرمی سے کلام کرتے ہین اور لوگون کو کہانا کہلاتے ہین اور راتون کو نماز پڑہتے ہین ایسے وقت کہ لوگ سوتے ہوتے ہین ایک اور حدیث مین اتنا زاید آیا ہے کہ ہر ایک سے سلام علیک کرتے ہین اور ایک حدیث مین آیا ہے روزے متصل رکہتے ہین ایک حدیث مین وارد ہے کہ جو کوئی اپنے مسلمان بہائی پر سلام کرے اور سلام کرنیوالے کا جواب دے گویا اوسنے افشاے سلام کیا اور جس کسی نے اپنے بال بچون کو پیٹ بہر کہانا دیا اوسنے اطعام طعام کیا اور جس کسی نے رمضان کے روزے اور ہر مہینے سے تین روز کے روزے رکہے گویا اوسنے ہمیشہ روزے رکہے اور جس کسینے عشا کی نماز اور صبح کی جماعت کے ساتہہ پڑہی اوسنے نماز پڑہی ایسے حال مین کہ لوگ سوتے تہے یعنی کفار اوس وقت سوتے رہتے ہین یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے اوس شخص سے جسنے عرض کیا تہا یا رسول اللہ کسکو طاقت ہے کہ افشاے سلام واطعام طعام اور دوام صیام اور قیام لیل کرسکتا ہے درحالیکہ لوگ سوتے ہون حاصل یہ ہے کہ اگر زیادہ طاقت نہو

اسی مددگاری ہے اگر فضل الٰہی شامل حال ہے اور ایک حدیث مین وارد ہے کہ حق تعالی نے بہشت مین کہڑکیان تیار فرمائی ہین اون لوگون کے واسطے جو خدا کے واسطے آپس مین دوستی رکہتے ہین اور ملتے جلتے رہتے ہین اور جو کچھہ خرچ کرتے ہین اللہ کے واسطے کرتے ہین دکہلاوے اور نام آوری کے واسطے نہین کرتے ایک حدیث مین وارد ہے کہ بہشت کی کہڑکیون کو نہ اوپر سے لگاؤ ہوگا نہ نیچے کسی ستون وغیرہ پر اور لٹکاؤ ہوگا لوگون نے عرض کیا یا حضرت پہر جنتی کیونکر وہانتک پہونچین گے فرمایا مثل پرندے کے اوڑکر وہان پہونچین گے یہ مقام صاحب درد و بلا و بیماری کے واسطے ہے عمران بن حصین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احوال مساکن طیبۃ وجنات عدن کا دریافت کیا آپ نے فرمایا ایک محل مروارید کا ہوگا اوس گہر مین ستر گہر ہون گے سرخ یاقوت کے ہر گہر مین ستر حجرے ہونگے زمرد کے ہر حجرہ مین ستر تخت ہونگے ہر تخت پر ستر فرش ہونگے رنگا رنگ ہر فرش پر ایک بیوی ہوگی حور سے اور ہر حجرے مین ستر خوان ہونگے ہر خوان پر ستر قسم کا کہانا ہوگا اور ہر گہر مین ستر غلام اور ستر لونڈیان ہونگی اور مسلمانون کو جماع کی قوت اس قدر ہوگی کہ ہر بیوی سے جماع کریگا احادیث مین اعمال صالحہ جو سبب بنای خانہ کے بہشت مین ہونگے بہت سے مذکور ہوئے ہین منجملہ اونکے بنانا مسجد کا ہے اور مواظبت ہے سنن رواتب پر اور نماز چاشت اور چار رکعتین عصر سے پہلے اور دس رکعت پڑہنا درمیان مغرب وعشا کے اور سورۂ دخان پڑہنا شب جمعہ کو اور روز جمعہ کو اور روزہ رکہنا چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعے کو حدیث مین وارد ہے کہ جو کوئی وقت داخل ہونے بازار کے یہ کہیگا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیٔ قدیر

اوسکے واسطے ہزار در ہزار نیکیان لکہی جاوینگی اور دور کئے جاوینگے اوس سے ہزار در ہزار گناہ اور
بنایا جاویگا اوسکے واسطے گہر بہشت میں اور فرمایا آنحضرت صلعم نے جو کوئی دس بار سورۂ اخلاص
پڑہے ایک گہر اوسکے واسطے بہشت مین تیار ہوگا اور اگر بیس دفعہ پڑہے گا دو گہر بنینگے اور تیس
دفعہ پڑہے تو تین گہر تیار ہونگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ تو ہم بہت سے گہر بہشت
مین بنالینگے آپنے فرمایا خداوند کریم کا فضل بہت وسیع ہے۔ طبرانی حکیم ابن محمد سے روایت
کرتے ہین کہ جو کوئی خدا تعالی کا ذکر شروع کرتا ہے جنت مین اوسکا گہر بننا شروع ہوتا ہے
جب وہ ذکر سے رک جاتا ہے تعمیر بہی بند ہو جاتی ہے پس معمارون سے کہا جاتا ہے کہ عمارت
ناتمام کیون چہوڑ دی تو منتظم تعمیرات کہتے ہین نہین پہونچا ہمکو نفقہ عمارت کا کام بہی ناقص رہا ہے
اور اسی قسم کی روایت ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کی ہے اور حدیث مین آیا ہے
کہ جس کسی کا لڑکا مر گیا اور اوسنے صبر کیا یعنی کلمات ناجائز مونہہ سے نہ نکالے بلکہ حمد کی اور
یہ کہا انا للہ وانا الیہ راجعون تو حکم ہوتا ہے کہ میرے بندے کے واسطے جنت مین گہر
بناؤ اور اوس گہر کا بیت الحمد نام رکہو اور فرمایا آپ نے جو کوئی نماز کی صف کا یا لڑائی کی صف
کا فرجہ بند کرے یعنی اوسمین مل کہڑا ہو حق تعالی اوسکے واسطے جنت مین گہر بناتا ہے اور درجہ
اوسکا بلند کرتا ہے اور فرمایا آپ نے جو کوئی جہوٹ بولنا چہوڑ دے تو جنت کے گوشہ مین اوسکا گہر بنیگا
اور جو کوئی جہگڑے کی بات کو چہوڑ دے اگرچہ وہی حق پر ہو تو حق تعالی اوسکے واسطے بیچا بیچ جنت
مین گہر بناتا ہے اور جس کسی کا اچہا خلق ہوگا اعلی جنت مین اوسکا گہر ہوگا اور فرمایا آپنے جو کوئی
رمضان مین نماز بہت پڑہے ہر سجدہ کے عوض ہزار نیکیان لکہی جاوینگی اور ایک گہر جنت مین
اوسکے واسطے بنیگا سرخ یاقوت کا اور فرمایا آپنے جو کوئی کسی مسلمان کی قبر کہود دے گا اوسکے
لئے جنت مین گہر بنیگا +

فصل

بہشت کی خوشبو پانسو برس کی راہ سے پہونچے گی اور بعض روایات مین ستر برس کی راہ سے آیا ہے اور بعض روایت مین پانسو ستر برس کی راہ سے آیا ہے اور ایک حدیث مین ہزار برس کی راہ سے خوشبو پہونچنے کا ذکر ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے ذمی کو قتل کیا اوسکو جنت کی مہک نہ پہونچیگی اور یہی وعید اوس حاکم کے حق مین ہے جو اپنے رعیت کی رعایت اور پرورش نکرے اور اوس شخص کے واسطے بہی یہی وعید ہے جو اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف نسبت کرے شیخ ہے سید بن بیٹھے یا پٹھان شیخ کہلاوے اور علی ہذا القیاس اور وہ شخص جو اپنے عمل اور احسان کی منت رکھے اور جو اپنے والدین کی نافرمانی کرے اور جو دائم الخمر ہو اور جو قطع رحم کرے اور جو بڑہاپے مین زنا کرے اور جو تکبر سے اپنی ازار لنبی کرے کہ زمین پر گہسٹے اور جو کوئی سیاہ خضاب کرے اور جو کوئی مرا اور اوسکے دل مین رائی برابر غرور تہا اوسپر بھی حلال نہین ہے پہونچنا بوی بہشت کا اور دیکہنا بہشت کا ٭

فصل

صحیحین مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہشت کے درختون کا سایہ اسقدر لنبا اور چوڑا ہوگا کہ اگر اوسکے سایہ کے تلے تلے ایک سوار سو برس چلے جب بہی وہ سایہ تمام نہو اور ترمذی اسماء بنت ابی بکر صدیق سے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے سدرۃ المنتہی کے ذکر مین فرمایا ہے کہ چل سکتا ہے ایک سوار اوسکی ایک شاخ کے سایہ مین سو برس کی مدت تک اور اوسپر سونے کے پروانے ہین اور پہل اوسکے جیسے مٹکے ہین اور فرمایا آپنے طوبیٰ ایک درخت ہے سو برس کی راہ کا بہشتیون کا

کیڑا اوس سے نکلیگا اور فرمایا آپنے کوئی درخت جنت مین نہوگا جسکا تنہ سونے کا نہو اور
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی درخت کہجور کا نہوگا مگر تنہ اوسکا زمرد سبز کا ہوگا
اور شاخین سرخ سونے کی ہونگی اور اوسکے پتے اہل بہشت کی پوشاک ہونگے ہر جنتی کے بدن
پر بہت ٹہیک ٹہیک ہونگے اور اوسکے ثمر سفید زیادہ دودہ سے نہایت میٹہا پہل ہوگا شہد
سے مسکہ سے زیادہ نرم گٹہلی اوسمین نہوگی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایک لکڑی ہاتہہ
مین پکڑی اور فرمایا اگر بہشت مین اسقدر لکڑی طلب کروگے نہ پاؤگے لوگون نے پوچہا
آیا اوسمین درخت ہونگے کہا جڑ درختونکی موتی اور سونے کی ہوگی اور اوسپر اوسمین پہل ہونگے
ایک بدوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ بہشت مین وہ
درخت ہوگا جس سے لوگونکو ایذا پہونچتی ہے آپنے پوچہا وہ کون درخت ہے بدوی نے
عرض کیا بیر کا درخت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حقتعالی ارشاد کرتا ہے فی سدر
مخضود یعنی بیر کا درخت قطع کیا ہوا معنی یہ کہ حق تعالی اوسکے کانٹے دور کرکے ہر کانٹے کی جگہہ ایک
پہل پیدا کردیگا پہر ہر پہل سے بہتر رنگ نکلین گے جو ایک دوسرے کے متشابہ نہونگے اور پہل
درختون کے اس طرح سے لگے ہونگے کہ کہڑے بیٹہے لیٹے ہر طرح سے ہاتہہ مین آسکین گے مجاہد
رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ زمین بہشت کی چاندی کی ہوگی اور خاک مشک ہوگی اور درخت
سونے اور چاندی کے ہونگے شاخین موتی زمرد کی ہونگی اور پہل اسطرح پر لگے ہونگے کہ کہڑا
بیٹہا لیٹا اونکو توڑ سکیگا اور مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جب کوئی پہل جنت کا
توڑ لیا جاویگا اوسکی جگہہ فوراً دوسرا پیدا ہوجاویگا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے
کہ بہشت کے بیر کا نام طوبی ہے حق تعالی اوسکو حکم فرماویگا نکال میرے بندے صالح کے
واسطے جو کچہہ وہ چاہے پس نکالیگا وہ اپنے اندر سے گہوڑا مع زین ولگام کے جسطرح

ـ ندی دیا ہیگا اور اونٹ معہ کجاوے کے جیسا کہ چاہیگا اور کپڑے جیسے کہ چاہے اور احادیث
میں وارد ہے کہ جو کوئی سبحان اللہ العظیم کہتا ہے اوسکے واسطے ایک درخت ہر ایک دفعہ کہنے پر
بہشت میں لگایا جاتا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو
دیکھا کہ ایک درخت بورہے ہیں آپ نے اونسے فرمایا کیا میں تمکو اس سے بہتر درخت نہ بتلاؤں
اونہوں نے عرض کیا فرمائیے بتلائیے وہ کون درخت ہے آپ نے فرمایا سبحان اللہ الحمد للہ
لا الہ الا اللہ اللہ اکبر ہے اسکے ہر دفعہ کہنے سے ایک درخت تیرے واسطے لگایا جاویگا
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ افضل الصلوۃ والتسلیم
کو خواب میں دیکھا کہ آپ سے فرماتے ہیں ای محمد اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہو اور خبر دو
کہ بہشت عمدہ جگہہ ہے اور شیرین پانی ہے وہاں کا اور وہاں درخت نہیں ہیں اوسکے
درخت یہ ہیں لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ہر مرتبہ اسکے
کہنے سے ایک درخت جنت میں بٹھلایا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
وقت ختم قرآن کے دعا قبول ہوتی ہے اور درخت لگایا جاتا ہے اور ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے جو کوئی کسی نیک کام کے واسطے جاتا ہے اوسپر
دریائی جانور اور خشکی کے حیوانات رحمت بھیجتے ہیں اور ہر قدم پر بہشت میں اوسکے
لئے درخت بٹھلایا جاتا ہے اور اوسکے گناہ بخشے جاتے ہیں حق تعالی فرماتا ہے فیہما
فاکہۃ ونخل ورمان وفواکہ مما یشتہون وفاکہۃ کثیرۃ لا مقطوعۃ
ولا ممنوعۃ فیہما من کل فاکہۃ زوجان اونمیں پھل ہیں اور خرما کے درخت
ہیں اور انار ہیں اور اور قسم کے پھل ہیں جس قسم کا جنتی چاہیں اور سیکڑوں ہزاروں
پھل ہیں جو تمام نہونگے اور نہ جنتی اونسے روکے جائینگے اون دونوں جنتوں میں ہر ایک میوے

کے جوڑے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے دنیا مین بہشت کے پہلوں سے کچھہ نہین ہے مگر نام اور اونہوں نے کہا ہے جو کچھہ دنیا مین پہلونکی قسم سے ہے میٹھے یا کڑوے یہانتک کہ اندراین کا پہل بہی سو یہ سب بہشت مین ہونگے یعنی صورتین اور نام تو یہین کے سے ہونگے مگر حقیقت مین اور لذت مین کچھہ اور ہی ہونگے اور جنت کے پہلون کا بارہ گز طول ہوگا اور گٹھلی نہوگی ✣

فصل

حق تعالی فرماتا ہے وامددناھم بفاکھۃ ولحم مما یشتھون فرمایا حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو جنت مین پرندہ اوڑتا دیکھیگا تیرا اگر اوسکے کہانیکو جی چاہیگا وہ بہنا ہوا تیرے سامنے گر پڑیگا اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے جنتی جنت مین کسے پرندے کے گوشت کی رغبت کریگا وہ گر پڑیگا اوسکے سامنے بہنا ہوا مثل شتر بختی کے نہ اوسکو بو کی دہوان پہونچیگی نہ اثر آگ کا اوسمین ہوگا پہر یہ اوسے خوب پیٹ بہر کے کہائیگا پہر وہ پرندہ زندہ ہوکر اوڑ جاویگا فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اہل بہشت کہانا کہائین گے پانی پیین گے اور پیشاب نکرینگے اور ناک تہوک کچھہ نہوگا جو فضلہ ہوگا ڈکار اور پسینے سے نکلجاویگا اور اوسکی خوشبو مہکے گی مثل مشک کے اور فرمایا آپ نے ایک بہشتی کو کہانے پینے مجامعت مین سو آدمی کی قوت ہوگی اور فرمایا آپنے کہ مومنون کے واسطے خداوند کریم کی طرف سے تحفے آوینگے اون وقتونمین جب وہ دنیا مین نماز پڑہتے تہے اور فرشتے اونپر سلام کرینگے

فصل

بہشت مین نہرین ہونگی پانی کی اور دودہ کی جو کبہی خراب نہونگی اور شراب و شہد کی بہی نہرین

ہونگی اور ایک چشمہ ہوگا جسکا نام سلسبیل ہے وہ نہایت زور سے بہتا ہوگا اور ایک چشمہ ہوگا کافور نام کا اور ایک چشمہ زنجبیل نام کا ہوگا اور ایک چشمہ کا نام تسنیم ہے وہ بہترین شرابہا بہشت سے ہاوسے صرف مقرب پینگے اور کم رتبہ والونکو اوسمین سے ملونی ملیگی حقتعالی فرماتا ہی ومزاجہ من تسنیم عینا یشرب بہا المقربون فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہشت کی نہرین مشک کے پہاڑون تلے سے نکلینگی اور فرمایا آپنے کہ نہرین بہشت کے نشیب مین نہ بہین گی سطح زمین پر سا بہین گی اونکا کنارہ مروارید کا ہوگا اور خاک اوسکی مشک ہوگا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بہشت مین ایک نہر ہے اوسکو بیدح کہتے ہین اوسپر قبے یاقوت کے ہونگے اور اونکے نیچے لڑکیان ہونگی اوٹھتی جوانی والیان لوگ سیر کے واسطے وہان جاوینگے اور اون ادبہار والیونکی بہار دیکہین گے اگر کوئی لڑکی اونمین سے کسیکو پسند آویگی ہاتھہ پہیلا دیگا وہ اوسکے ہمراہ ہوجاویگی دوسری اوسکی جگہہ اور پیدا ہوجاویگی بہشت کی نہرونکی تعریف مین حق تعالی فرماتا ہے یفجرونہا تفجیرا یعنی اہل بہشت جہان کہین چاہین گے نہرون کو ہمراہ لئے پہرینگے اہل بہشت کے پاس قمچیان ہونگی سونے کی اونسے اشارہ کرینگے جدہر کرینگے نہرین چل نکلین گی احمد ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی کسی مسلمان پیاسے کو پانی پلاویگا حق تعالی اوسکو رحیق مختوم سے پلاویگا اور رحیق مختوم شراب کو کہتے ہین جسکے آخر مین پینے کے بعد لذت اور خوشبو مشک کی ہووے اور بہشت کی شراب سے دردسر نہوگا جیسا کہ قرآن مین مذکور ہے اور عقل بہی زائل نہوگی جب جنتی کو شراب کی خواہش ہوگی اوسیقدر اوسکو دیجاویگی جو نہ زیادہ ہوگی نہ کم ہوگی اور فرمایا آپ نے جو کوئی دنیا مین شراب پیتا ہوگا پہر توبہ نہ کی ہوگی آخرت مین اوس سے محروم رہیگا اگرچہ بہشت مین داخل ہوجاوے اور فرمایا آپ نے جس کسی نے دنیا مین شراب پی یا ناسمجھہ بچے کو پلادی حق تعالی اوسکو

دوزخ کا گرم پانی پلاویگا جس کسی نے خدا کے ڈر سے شراب چھوڑ دی باوجود قدرت کے اوسیر تو اوسکو حظیرۃ القدس مین پلائی جاویگی اور حدیث مین وارد ہے کہ بہشت مین ایک درخت ہوگا اوس سے بہشتیون کا لباس نکلے گا جیسا وہ چاہین سفید سرخ سبز سیاہ زرد خوب باریک اور نہایت عمدہ ابن ابی حاتم کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اگر بہشت کے کپڑے کوئی پہنے تو آنکھ اوسکے دیکھنے کی متحمل نہو گی جو کوئی اوسکو دیکھ لے بیہوش ہو کر مر جائے اور صابونی عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جنتی کا لباس ایک ساعت مین ستر رنگ بدلیگا اور صحیحین مین مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو کوئی دنیا مین مردونمین سے حریر یعنی خالص ریشمی کپڑا پہنے گا آخرت مین نہ پہنے گا اگر داخل بہشت ہو اور فرمایا آپ نے جو کوئی دنیا مین سونے چاندی کے برتن میں کہاویگا آخرت مین اوسمین نہ کہاوے گا

فصل

صحیحین مین روایت ہے کہ مومن کو زیور پہنایا جاویگا وہانتک جہان وضو کا پانی پہونچا ہے اور حاکم اور ترمذی وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ بہشتیونکو تاج پہنایا جاویگا جسکا ادنی مروارید اپنی تابش سے مابین مشرق مغرب کو روشن کردیگا اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مردے کو کفن دیگا اوسکو سندس اور استبرق بہشت کا پہنایا جاویگا اور فرمایا آپنے جو کوئی مصیبت زدے کی تعزیت کریگا حق تعالی اوسکو دو حلّے پہناوے گا ایسے گران قیمت کہ ساری دنیا اوسکی قیمت کو نہین پہونچتی ہے اور فرمایا آپنے جو کوئی زینت کا لباس پہننا چھوڑ دیگا بسبب تواضع کے باوجود قدرت کے حق تعالی

اوسکو مخلوق کے سامنے بلا اکراہ اختیار بخشتے گا کہ ایمان کے حلونین سے جونسا چاہے پہن لے مفسرون کہا ہے کہ کوئی اہل بہشت سے نہوگا مگر یہ کہ اوسکے واسطے تین بار و بند ہونگے ایک سونے کا دوسرا چاندی کا تیسرا موتیون کا کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حق تعالی نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے کہ اپنی پیدایش کے دن سے روز قیامت تک بہشتیون کے زیور تیار کیا کرتا ہے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین مروی ہے بطائنہا من استبرق یعنی بہشتیون کے فرش کا استر استبرق کا ہوگا کہ ابرے اوس فرش کے نور جامد کی ہونگی ؁

فصل

متکئین فیہا علی الارائک یعنی ٹیک لگا کر تکیون پر بیٹھین گے اور قاضی صاحب فرماتے ہین اریکہ را در ہندی چھپر کھٹ گویند کہ در زیر آن تخت یعنی چارپائی باشد و بالای آن حجلہ باشد مجاہد نے کہا ہے چھپر کھٹ مروارید و یاقوت کے ہونگے ونمارق مصفوفۃ یعنی تکیون کے برابر صف بندہی ہوئی ابن عباس سے مروی ہے رضی اللہ عنہ کہ خیمہ جولدار موتی کا ہوگا تین کوس ؁ لنبا تین کوس چوڑا چار ہزار سونے کے تختے اوسمین ہونگے آمنے سامنے اہل بہشت بیٹھین گے ایک دوسرے کی طرف پیٹھہ کرکے نہ بیٹھین گے۔ صحیحین مین ابوموسی اشعری سے وہ آنحضرت؁ سے روایت کرتے ہین کہ ایک مروارید کا خیمہ ہوگا بیچ مین سے خالی جسکا عرض ساٹھہ کوس کا ہوگا ہر ایک گوشے مین اوس کے اہل خانہ ہونگے جنتی کے واسطے کہ اور اہل خانہ کو دیکھین گے اور وہ مومن اون سب پاس ہوآویگا

فصل

صحیحین مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ ہر شخص کے واسطے بہشت مین دو بیبیان ہونگی اور ترمذی نے صحیح سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ بیاہ دیجاویگی مومن کو ستر بی بیان صحابہ نے عرض کیا یا حضرت ستر بیوی کے رکھنی کی اوسکو قوت ہوگی اپنے فرمایا اوسے تو سو عورتین رکھنے کی قوت ہوگی اور ابن عساکر اور ابن السکن حاطب ابن ابی بلتعہ سے واحمد وترمذی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ بہتر بیویان ہونگی ستر تو بہشت کی حورین اور دنیا کی عورتون سے دو ملین گی اس روایت سے تینون روایتون کی تطبیق ہوگئی اور بعض روایات مین عدد عورتون کا بکثرت آیا ہے شاید وہ باعتبار بعض اشخاص کے ہے لیکن اہل دنیا مین سے جو جنتی کو دو دو عورتین ملینگی اوسمین شبہ وارد ہوتا ہے کیونکہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت صلعم نے عورتونکو فرمایا اریتکن اکثر اہل النار یعنی دیکھا مینے اکثر کو تم مین سے دوزخی اونہون نے کہا کیون یا رسول اللہ فرمایا کہ تم بہت لعنت کرتی ہو اور شوہرون کا کفران نعمت کرتی ہو اور آنحضرت نے بہت سے کوے دیکھے ایک اونمین سے سفید بازو سرخ منقار سرخ پاؤن کا تھا فرمایا عورتون مین داخل بہشت نہونگی مگر مانند اس کوے کے کوونمین سے یعنی بہت کم اور اوس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتین بہشت مین مردون سے دونی ہونگی اسکی توجیہ یون کرنا چاہیے کہ مراد نہ داخل ہونے عورتون سے بہشت مین یہ ہے کہ بدون تعذیب داخل بہشت نہونگے لیکن انجام اونکا بہشت ہوگا مراد اکثر اہل النار سے دخولاً ہے نہ خلوداً اس وجہ سے کہ اونکی دخول دوزخ کی وجہ کفر نہین فرمائی ہے بلکہ کثرت لعن طعن آپس مین اور کفران شوہر فرمایا ہے

اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ مراد ہو کہ ہر شخص کو امت محمدی سے دو دو عورتین ہونگی
اگرچہ امم سالقہ یعنی اگلی امتون کی ہون یا لڑکیان کم عمر جو مر گئی ہین مسلمانون کی یا کفار کی
لڑکیان یہ سب وقت دخول جنت کے جوان ہونگے جو نکاح مردان مکلف مین دیجائینگی لیکن
جو عورتین دنیا مین نماز و روزہ پڑہتی تہین اور نیک بخت تہین سب سے بہتر ہونگی اور بہشت
والیان حیض و پیشاب و پائخانہ سے اور تہوک کھکار اور بچہ جننے و منی و نفاس سے پاک ہونگی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر ایک عورت بہشت والیون مین سے ظاہر ہوجاوے
مابین آسمان و زمین روشن و خوشبودار ہوجاوے اور آفتاب کی روشنی اونکی تابش حسن کے
آگے ماند پڑجاوے اور اوڑہنی اونکی دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگی اور آنحضرت صلعم نے فرمایا
کہ معراج کی رات جب مین بہشت مین داخل ہوا اوس جگہہ جو بیدح کے نام سے معروف ہے
اوسمین یاقوت و مروارید و زبرجد کے خیمے تہے وہان عورتون کی آواز سُنی کہ وہ کہتی ہین
السلام علیک یا رسول اللہ مینے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا آواز ہے جبرئیل نے
جواب دیا یہ کہ مقصورات فی الخیام ہین اللہ تعالی سے اجازت چاہی کہ آپ پر سلام کرین
انکو حکم ہوا پہر اون عورتون نے کہا ہم وہ عورتین ہین جو کبھی رنجیدہ نہونگی ہمیشہ راضی
رہین گے اور ہمیشہ رہین گے کبہی جدا نہونگے طبرانی ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت کی حورین زعفران سے
بنی ہین اور ابن مبارک زید بن اسلم سے لائے ہین کہ اونکی پیدائش مشک اور زعفران اور
کافور سے ہے اور طبرانی و بیہقی ام سلمہ سے روایت کرتے ہین رضی اللہ عنہا کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دنیا کی عورتین حسن و خوبی مین حوران بہشت سے افضل ہونگی
جیسے ابرے کو استر پر فضیلت ہے یہ اونکو بسبب نماز و روزہ کے حق تعالی بخشے گا کہ اکے

چہرون پر نور ہوگا اور اونکے بدن سفید چمکتے ہوئے ہوجاوینگے اور انگیٹھیان یعنی مجامر اونکے مروارید کے ہونگے اور شانے سونے کے ہونگے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ جو عورت دنیا مین کئی شوہر کرتی ہے وہ کسکو ملیگی آپ نے فرمایا اوسکو اختیار دیا جاویگا پس وہ اونمین سے اچھے اخلاق والے کو پسند کریگی اور اسی طرح کی روایت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے آئی ہے اور ابن سعد ابوالدرداء سے روایت کرتے ہین رضی اللہ عنہ کہ عورت آخر کے شوہر کو ملیگی اور ابن سعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے رواےت کرتے ہین کہ اگر کسی عورت کا نیک بخت شوہر مر گیا پھر اوسنے دوسرا خاوند نہ کیا بہشت مین اوسکے ساتھہ جمع ہوجاویگی حق تعالی فرماتا ہے انّا انشاءناھنّ انشاءً فجعلناھنّ ابکاراً عربًا اترابًا یعنی حق تعالی دنیا کی عورتون کو جب بہشت مین داخل فرمائیگا باکرہ یعنی کنواری ہونگی اپنے خاوندونکی عاشق اور سب عورتین ایک عمر کی ہونگی ترمذی اور بیہقی انس سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ بڑھیا عورتون کو جو اندھی اور چپڑی آنکھہ والیان تھین حقتعالی جوان کنواری کردیگا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسیطرح مروی ہے اور اور حدیثونمین بھی وارد ہے کہ بہشتی مرد عورتین سب ایک عمر کے ہونگی تینتیس ۳۳ تینتیس ۳۳ برس کی عمر ہوگی حق تعالی فرماتا ہے حور عین کامثال اللؤلؤ المکنون یعنی سیاہ تیلی والیان جیسے سیپ کا موتی صاف شفاف بغیر بندھا ہوا غیر مستعمل خیرات حسان قبول صورت مقبول سیرت نیک خو وخوشرو ابن مبارک اوزاعی سے روایت کرتے ہین نیک عادت ہوگی زبان دراز بیہودہ گو نہونگی ایک دوسرے پر رشک نکرینگی خلاف مرضی کام نکرینگی جس سے تکلیف ہو ناگوار گزرے قاصرات الطرف یعنی نیچی نگاہ والیان کہ خاوندون کے سوا دوسرے کی طرف ندیکھین گی ۵

اور اونکی تعریف مین ارشاد ہوتا ہے کواعب اترابا اوبہری کچین والیان ہم سن ابن ابی الدنیا انس سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ اگر حور بہشتی اپنے مونہہ کا لعاب دریای شور مین ڈالدے تو سارا پانی شیرین ہو جاوے بیہقی ابن عباس سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ اہل بہشت کو اسقدر جماع کی قوت ہوگی کہ صبح کے وقت سو عورتون سے جماع کرسکیگا طبرانی ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آلات مجامعت نہ تھکین گے اور شہوت جماع کم نہوگی اور بزار وغیرہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہین کہ اہل بہشت اپنی عورتون سے جماع کرینگے پہر عورت کنواری کی کنواری ہوجاویگی مگر جماع سے جنت مین پیدائش نہوگی اور اگر کوئی اتفاقاً فرزند اولاد کی کریگا حمل اور بچہ کا پیدا ہونا اور جوان ہونا ایک ساعت مین ہوجاویگا ترمذی اور بیہقی رضی اللہ عنہما وغیرہم نے ایسا ہی روایت کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ایک حدیث مین وارد ہے کہ بہشتی ایک حور عین سے ہم صحبت ہوگا یکایک ایک نور آسمان سے نمودار ہوگا سمجھے گا تجلی حق ہے پہر معلوم ہوگا حور ہے اوس پہلی سے بہتر اور کہتی ہے اے اللہ کے دوست کیا میرا حصہ نہین ہے کہ تیرے ساتھہ عیش کرون تھوڑی دیر اوس سے صحبت رکھیگا پہر اسی طرح تیسری ظاہر ہوگی دوسری سے بھی بہتر پہر چوتھی پہر پانچوین فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی غصے کو ضبط کرے باوجود قدرت کے حق تعالی اوسکو مجمع خلائق مین بلاکر اختیار دیگا کہ حورون مین سے جونسی چاہے پسند کرلے اور فرمایا آپنے تین چیزین ہین اونمین سے جونسی کسی مین ہوگی وہ حور عین ملنے کا

مستحق ہے جو شخص امانت مخفی کسیکی اللہ کے ڈر سے دیدے اور خیانت نکرے دوسرے قاتل کو
بخشندے عوض نہ لے تیسرے جو بعد ہر نماز کے سورۂ اخلاص پڑھے اور فرمایا آپنے کہ مہر حورون کا
مسجد مین جھاڑو دینا ہے اور فرمایا آپنے مہر حوران بہشتی کا لب بھر کر خرمے اور کپڑے اور روٹی
کھلانا ہے غرضکہ جو کچھہ محتاجون کو دے اور فرمایا آپ نے بہشت شوال سے شعبان تک
ماہ رمضان کے واسطے سنواری جاتی ہے اور حورین بناؤ سنگار کرتی ہین سال بھر تک رمضان
شریف کی آمد آمد مین پھر جب رمضان کا مہینہ لگ جاتا ہے بہشت عرض کرتی ہے الٰہی اس
مہینے مین بہت سے محمہ مین رہنے بسنے والے کردے اور حورین کہتی ہین ای پروردگار اس مہینے
مین اپنے بندون مین سے ہمارے شوہر بنادے کہ ہماری آنکھین اونسے اونکی آنکھین ہمسے
روشن و ٹھنڈی رہین اور فرمایا آپ نے بہشت مین ایک بڑی آنکھہ والی اور خوشنما حور ہوگی
ستر ہزار غلام دہنی طرف اور ستر ہزار اوسکے بائین طرف چلین گے یہ شوکت و تمکین اوسکے
واسطے ہوگی وہ پکارے گی کہان ہین امر بمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے یعنی اونکے
واسطے ہوگی اور فرمایا آپنے اگر کوئی عورت دنیا مین کسی اپنے شوہر کو ایذا دیتی ہے حورون
مین کی اوسکی دلہن کہتی ہے ارسکو تکلیف نہ دے کہ یہ تیرا مہمان ہے قریب ہے کہ تجھسے جدا
ہوگا ہمارے پاس آویگا حوران بہشتی سے کہا جاویگا کیا تم اپنے خاوندون کو دیکھنا چاہتی
ہو وہ کہینگی ہان اوسوقت پردے اوٹھادئے جاوینگے اور وہ اپنے شوہرون کو دیکھکر اونسے
ملنے کی آرزو کرینگی

فصل

ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہما سے مروی ہے کہ حورین بآواز خوش گائین کی اسطرح

کہ کسی نے نہ سُنا ہوگا اوس آواز مین تسبیح اور تقدیس اور حمد و ثنای پروردگار کرینگی اور اوسکا شکر بجالاوینگی ان الفاظون مین نحن حور حسان اهل بينا لا دواح کرام ونحن الخالدات فلا نموتن ونحن الراضيات فلا نسخطن ونحن الآمنات فلا نخافن ونحن المقيمات فلا نظعن حدیث مین ہے کہ اگر اہل بہشت سرود کے سُننے کی رغبت کرینگے ہواؤن کو حکم ہوگا کہ وہ درختون کی شاخونمین جو مروارید کی ہین گھس جاوینگے اور اون پتون کو ہلاوینگے اسطور سے کہ اونمین سے عمدہ آواز گانے کی نکلے گی اور درختونکو حکم ہوگا کہ میرے بندے جنہون نے دنیامین راگ وغیرہ سے پرہیز رکھا ہے اونکو گانا سناوین پس عمدہ آوازین درختون سے سبحان اللہ اور سبحان الملک القدوس کی نکلین گی اور فرشتے بھی خوش الحانی سے تسبیح و تقدیس کرینگے لا خوف عليهم ولا هم يحزنون اور حدیث مین یہ بھی آیا ہے کہ داؤد علیہ السلام کو حکم ہوگا وہ خوش آوازی سے اللہ تعالیٰ کی حمد کرینگے اور حکیم ترمذی نوادر الاصول اپنی کتاب مین ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی دنیامین سرود سُنے گا اوسکو حکم نہو گا کہ آواز فرشتون کی جو قاریان بہشت ہونگے سنے +

فصل

بہشت مین سونے چاندی کے برتن ہونگے اور شفاف ایسے جیسے شیشہ چمکتا ہے چنانچہ خود پروردگار فرماتا ہے كَانَتْ قَوَارِيرَا قَوَارِيرَ مِنْ فِضَّةٍ کے یہی معنی ہین سونے چاندی کے برتن دنیامین کتنے ہی باریک ہون مگر صاف نہین ہوتے کہ وار پار معلوم ہو ہر ایک بہشتی کے سامنے ستر ستر برتن سونے چاندی کے سامنے لائے جائینگے ہر ایک مین

علحدہ رنگ کا کہانا ہوگا جو دوسرے مین نہوگا ❖

فصل

لوگ جب بہشت مین داخل ہونگے اونکے آپس کی عداوتین دور ہوجاوینگی اور آپس مین دوست ہوجاوینگے ادنی اہل بہشت کے ہزار خادم ہونگے ایک حدیث مین پانچہزار خادم آئے ہین اور ایک حدیث مین دس ہزار مذکور ہین بیامرد ہونگے اور ہمیشہ بے داڑہی مونچہہ کے رہینگے قرآن پاک مین ہے کہ فرشتے بہشت مین داخل ہونگے اور مومنون پر سلام کہینگے بہشت مین جہوٹہہ اور بیکار بات اور بیہودہ ہنسی اور گالی گفتار نہوگی ایک شخص نے پوچہا یا رسول اللہ بہشت مین گہوڑا ہوگا آپ نے فرمایا جب تو بہشت مین داخل ہوگا او گہوڑے پر چڑہنے کو تیرا جی چاہیگا ایک یاقوت کے گہوڑے پر سوار ہوگا جسکے پر بہی ہونگے وہ اوڑیگا اور جہان تیرا جی چاہیگا پہونچاویگا پہر ایک دوسرے صاحب نے پوچہا یا رسول اللہ اونٹ بہی ہوگا آپ نے فرمایا اگر تو جنت مین پہونچا جس چیز کو تیرا جی چاہیگا اور تیری آنکہہ کو بہلی لگے سب وہان موجود ہوگی ❖

فصل

بہشت مین بازار ہونگے اونمین لین دین نہین ہے مگر صورتین ہونگی مرد اور عورتونکی جو صورت جس کسیکو بہلی لگے وہ اوسی شکل کا ہوجائیگا طبرانی ابوالدرداء سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ جنت عدن مین سوای انبیاء و شہداء اور صدیقون کے کوئی نہوگا اور وہ کچہہ نعمتین اوسمین ہونگی جو کسی کے خیال و وہم

مین نہ گذری ہونگی قاضی صاحب فرماتے ہین کہ شاید اس سے مراد یہ ہے کہ وہان رویت پروردگار
کی دائمی ہوگی مسلم انس سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ
بہشت کے بازار مین مشک کے تودے ہونگے جمعے کے روز لوگ وہان جایا کرینگے
اوتر کے ہوا اونپر چلے گی اور مشک کو اوڑا کر انکے چہرون اور کپڑون پر ڈالدیگی جس سے اونکا
حسن وجمال زیادہ ہو جاویگا جب وہ گھر کو لوٹ کر آوینگے اونکی بیویان کہینگی واللہ تم تو
اپنا حسن وجمال بڑھا لائے احادیث مین آیا ہے کہ طیور بہشت مین بختی اونٹ کے برابر
ہونگے جب کوئی اونکے کہانیکا قصد کریگا خوان پر بھنا بھنایا سامنے آموجود ہوگا اوسمین طرح
طرح کا مزا ہوگا بعد کہا چکنے کے وہ طائر اوڑکر چلا جاویگا اور بہشت مین ایک دوسرے سے
ملنے چلینگے اونٹون اور گھوڑون پر سوار ہوکر جو نہ لید کرینگے نہ پیشاب ابن ابی الدنیا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا
آپنے بہشت مین ایک درخت ہوگا اوسکے اوپر کپڑون کے جوڑے اور نیچے سے ابلق گھوڑے
سونے کے جنکے زین اور باگین مروارید ویاقوت کی ہونگی اور اونکے پر ہونگے اور وہ جہان
نظر پہونچے گی وہان قدم رکہینگے ایسے تیز اور سبک رو ہونگے اونپر اولیاء اللہ سوار ہونگے
اور سیر کرینگے اور لوگ جو اونکے مرتبے سے کم ہونگے کہینگے الٰہی یہ کون بزرگ ہین کہ
انکی جگمگاہٹ اور چمک نے تو ہمارے نور ماند کردئے ہین اللہ تعالی ارشاد فرمائیگا کہ یہ
لوگ راہ خدا مین خرچ کرتے تھے اور تم بخل کرتے تھے یہ جہاد کرتے تھے تم گھر مین بیٹھے رہتے
تھے راقم الحروف کہتا ہے وہ درخت محبت کا ہوگا کہ حدیث شریف مین وارد ہے لایومن
احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین یہ اوسی
محبت کی وجہ سے اور اہل بہشت پر اونکو امتیاز ہوگا واللہ اعلم بیہقی اور مجاہد اور ابو سلیمان سے

اس آیت کی تفسیر مین بیان کرتے ہین واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا کہ ملک کبیر سے یہ ہے کہ اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ تحفے اور مہربانیان اوسکے پاس لاویگا اور بغیر اذن حاصل کیے اسکے پاس گھس نجاویگا پہلے دربان سے کہیگا وہ دوسرے سے اسطرح کئی دربانونکے بعد جب جنتی کو خبر ہوگی وہ اللہ کا دوست اجازت آنیکی دیگا اور جب چاہیگا بغیر اذن کے حاضر و باریاب اللہ کریم کی جناب مین ہوجایا کریگا قاضی صاحب فرماتے ہین یہ اسواسطے ہوگا کہ اللہ تعالی انکی رگ گردن کی رگ سے زیادہ قریب ہے اوسوقت پردے اور غفلت نہونگے حضوری دائمی حاصل ہوگی

فصل

ترمذی اور حاکم بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے کہ اہل بہشت ایک سو بیس صف ہونگے اونمین سے اسی صفین ہمری امت کی ہونگی اور چالیس اور امتوں کی دیلمی اور ابن عساکر جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ مومن ہر جمعہ کو حق تعالی کی زیارت کرینگے حق تعالی فرمایگا مانگین مجھسے جو مانگتے ہون لوگ علما سے کہین گے کیا مانگین علما چیزین تلاوینگے کہ یہ مانگو یہ طلب کرو پس لوگ جنت مین بھی علما کے محتاج ہونگے طبرانی اور بیہقی اور ترمذی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ اہل بہشت کسی چیز پر حسرت نکرینگے مگر اوس گھڑی پر کہ دنیا مین اوسوقت خدا کی یاد سے غافل رہے تھے ابن عساکر امیر المومنین علی رضی اللہ تعالی عنہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ بہشت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک پہونچتی ہے مگر ناتا کاٹنے والے اور مان باپ کو ناراض کرنیوالے اور بوڑھا زانی اوس سے محروم رہین گے اونکو نہ پہونچیگی اور جو کوئی تکبر سے اپنا دامن یا پایجامہ کا پایچہ لٹکا

کرلگا اوسکو بہی نہ پہونچیگی ٭

فصل

اہل بہشت جنت مین بہائیون اور دوستون سے ملاقاتین کرینگے اور دنیا کی سرگذشتین یاد کرینگے بزار و بیہقی وغیرہما انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب جنتی جنت مین داخل ہونگے اپنے بہائیون کے ملنے کا اشتیاق کرینگے پس ایک دوسرے کا تخت آمنے سامنے آجاویگا باہم باتین کرینگے سو کچہہ دنیا مین گذرا تہا اور اہل بہشت دوزخیون کو بہی دیکھین گے اور جب جنتی چاہین گے نیچے درجے اور بلند رتبے والون سے بہی ملاقات کرینگے طبرانی اور ابونعیم وغیرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ مین آپکو اپنی جان اور اپنے بال بچون اور بی بی سے زائد دوست رکہتا ہون اور جب اپنے گہر جاتا ہون مجہے بے آپ کے چین نہین پڑتا آخر آپکی حضوری مین پہر آجاتا ہون لیکن جب مین اپنا مرنا اور آپ کا ارتحال پر ملال خیال کرتا ہون تو ڈرتا ہون کہ آپ سے جنت مین کیونکر ملونگا آپ انبیا کے مقام مین تشریف فرما ہونگے اور مین اگر وہان پہنچا تو شاید آپ کو نہ دیکہہ سکون جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچہہ جواب نہ دیا خاموش رہے آخر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیت سراپا بشارت لائے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین الآیہ یعنی جسنے تابعداری کی اللہ اور اوسکے رسول کی پس یہلوگ اون بزرگون کے ساتہہ ہونگے جنپر اللہ نے انعام کا سرفراز فرمایا یعنی نعمت بخشی جیسے انبیاء علیہم السلام

اور صدلقس احمد و طبرانی لوہریرہ اور معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہما سے وہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ جو کوئی بہشت مین داخل ہوگا چاہیے دنیا مین بچہ ہو
یا بوڑہا وہ سب احرد کہونگے یعنی اونکے تمام جسم پر ایک بال نہو گا۔ یعنی جہان جہان کے
بال مکروہ معلوم ہوتے ہین اور بے داڑہی مونچھہ کے ہونگے پینتیس برس کی سب کی عمر ہوگی نہ کم
نہ زیادہ آنکھہ مین سرمہ لگا ہوا اور ابن ابی الدنیا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہین کہ بہشت مین موسی علیہ السلام کے داڑہی ہوگی سینے تک اور کسی کے نہوگی اور
کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آدم علیہ السلام کی ناف تک سیاہ داڑہی ہوگی دوسرے
کسی کی نہوگی یا ان دونون بزرگون کی ہوگی اور کسی کے نہوگی ابن عدی جابر اور
حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
کل جنتی اپنے نامون سے پکارے جاوینگے جو دنیا مین تہے مگر آدم علیہ السلام ابو محمد اور
ابو احمد کہلاوینگے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طبرانی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی ہین
کہ اہل بہشت کی زبان عربی ہوگی اور قرطبی نے کہا ہے کہ جب لوگ قبرون سے اوٹہینگے
تو زبان سریانی ہوگی اور جب بہشت مین جاوینگے اونکی زبان عربی ہوگی صحیحین مین
عمران بن حصین سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ اکثر اہل بہشت
کو مین نے فقراء دیکہا اور اکثر اہل دوزخ عورتین دیکہین عورتون کو اللہ سے ڈرنا چاہیے بڑے
خوف کی بات ہے اور بزار انس رضی اللہ عنہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی
ہین کہ اکثر اہل بہشت بہولے لوگ ہین یعنی اکثر جو امور دنیا سے غافل ہین اور آخرت
کے کامون مین خبردار ہوشیار ہین اور ذہبی نے کہا ہے یعنی سینہ صاف اور خوش گمان لوگ
اللہ سے مراد ہین ازہری نے شر سے غافل مراد لی ہے اور مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ اہل بہشت ہونگی جماعتین کہ دل اونکے مثل دل پرندون کے ہونگے یعنے خائف وگریزان اختلاط عوام سے ۔ رح صحیحین ابی سعید خدری سے وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایۃ کرتے ہین کہ حق تعالی اہل بہشت کہیگا تم راضی ہوئے وہ عرض کرینگے ہم کیون نہ راضی ہونگے ہمکو تونے نعمتین عنایت فرمائی ہین جو مخلوقات مین سے کسی کو نہین دی ہین حق تعالی فرمائیگا کیا مین تمکو ان سب سے بہتر نہ دون وہ عرض کرینگے اس سے بہتر اور کیا ہے ارشاد ہوگا کہ مین تمسے راضی ہون اور کبھی ناراض نہونگا

فصل

بہشت کی نعمتون مین سب سے بڑی نعمت خداوند کریم کا دیدار ہے روافض وخوارج ومعتزلہ اوس سے انکار کرتے ہین اہل سنت وجماعت اس اعتقاد صداقت بنیاد سراپا ارشاد کے ساتھہ موفق کئے گئے ہین وللہ الحمد حق تعالی فرماتا ہے وجوہ یومئذٍ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ اور ایک جگہہ ارشاد فرماتا ہے للذین احسنوا الحسنے وزیادۃ حسنی سے مراد بہشت ہے اور زیادہ سے مراد دیدار الہی ہے چارون خلفای راشدین اور ابی ابن کعب اور کعب ابن عجرہ اور ابن مردویہ وانس وابو ہریرہ وابوموسی اشعری اور ابن عباس اور ابن مسعود وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اس آیت کی تفسیر مین اسی معنی کی طرف گئے ہین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قریب ہے کہ دیکھوگے تم لوگ اپنے پروردگار کو قیامت کے روز جیسا دیکھتے ہو چودھوین رات کے چاندکو اس طرح سے کہ کوئی پردہ نہو یحیی ابن سعید نے کہا ہے کہ رویت حق تعالی کی کلترہ

حدیثون مین وارد ہے اور امت کا اجماع اوسپر منعقد ہے اوسکا انکار کفر ہے احادیث رویت کا ذکر بہت طول ہے خداوند تعالی کی دیدار سے جب مشرف ہونگے ساری نعمتین بہشت کی نظر سے اوتر جاوینگی کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جیسے دنیا مین عید کا روز ہوتا ہے سب لوگ بہشت کے جمعہ مین سیر کو نکلینگے اور پروردگار کی زیارت سے مشرف ہونگے مطلب یہ ہے سال مین ایکدو بار یہ دولت عظمی نصیب ہوگی اللھم ارزقنا ٥

	سود از دکان سر بازار محبت		کونین بیک وعدۂ دیدار فروشند	

اور بعض احادیث مین آیا ہے کہ ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ دیدار ہوگا اور شاید حدیث سابق مین مراد روز عید سے روز جمعہ ہو اور بعض احادیث مین آتا ہے ہر بانچویں روز مین ایک بار اور بیہقی اعمش سے روایت کرتے ہین کہ اہل بہشت مین سب سے بہتر وہ ہوگا کہ ہر صبح اور ہر شام کو اپنے پروردگار کا جمال دیکھیگا اور ابو نعیم ابو یزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ بعض خاص بندے حق تعالی کے ایسے ہونگے کہ اگر ایک آن دیدار سے محروم رہینگے فریاد کرینگے اسطرحپر کہ جیسے دوزخی اپنے نکلنے کے واسطے چلاوینگے اور ملال کرینگے **فائدہ** امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہے فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً جو کوئی چاہے اللہ تعالی کو دیکھے تو نیک عمل کرے اور کسیکو اوسپر مطلع نکرے

فصل

بعض علمانے کہا ہے کہ رویت حق تعالی کی آدمی ہی کے ساتھہ مخصوص ہے فرشتون کو نہوگی مگر بیہقی نے ملائکہ کی رویت بہی ثابت کی ہے وہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین

کہ حق تعالیٰ نے فرشتون کو پیدا کیا ہے کئی قسم کے وہ سب کے سب اوسکی بندگی مین قائم ہین قیامت
تک پہر جب قیامت کا دن ہوگا اونپر حق تعالیٰ تجلی فرمائیگا وہ سب اوسکو دیکہکر عرض کرینگے
ما عبدناک حق عبادتک یعنی جیسا چاہیئے تہا ہم تیری عبادت نہ کر سکے اور ایک صحابی
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے حق تعالیٰ نے ایک گروہ
فرشتون کا پیدا کیا ہے جنکے شانے ہمیشہ اوسکے خوف سے کانپتے رہتے ہیں کوئی فرشتہ اونمین
کا نہین ہے جو آنکہہ سے آنسو گرادے مگر اوس سے ایک فرشتہ بنکر پروردگار کی تسبیح مین مصروف
ہوجاتا ہے ایک جماعت فرشتونکی جب سے وہ پیدا ہوئے ہیں سجدے مین ہیں سجدے سے سر
نہین اوٹہاتے اور قیامت تک یون ہی رہینگے اور بعضے صف باندہے پیرا جمائے کہڑے ہین
وہ حشر تک کہڑے رہین گے جب قیامت کا روز ہوگا حق تعالیٰ اونپر تجلی فرمائیگا جب وہ اوسکو
دیکہین گے عرض کرینگے سبحانک ما عبدناک کما ینبغی یعنی تو پاک ہے جیسا چاہیئے
تہا ہمسے تیری عبادت نہ کی

فصل

جن اور آدمیونمین کے کفار دوزخ مین ہونگے باتفاق اور مسلمان جنون مین علما کا اختلاف ہے
بعضے کہتے ہین اونکو دخول بہشت نہوگا فنا کردئے جاوینگے چنانچہ ابو الشیخ انس ابن سلیم سے
لائے ہین کہ اونہون نے کہا مسلمان جن نہ بہشت مین داخل ہونگے نہ دوزخ مین جاوینگے
اور اسی طرحکی روایت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے آئی ہے مگر حق یہ ہے کہ مومن جنونکو ثواب
ملیگا اور کافرونکو عذاب ہوگا جیسا پروردگار دونون کی طرف خطاب فرماکر ارشاد کرتا ہے ولمن
خاف مقام ربہ جنتان فبای آلاء ربکما تکذبان اور فرماتا ہے لم یطمثہن انس

قیلهم ولا جان اور الله جنون کی طرف سے حکایتًا فرماتا ہے فمن اسلم فاولئک تحروا
رشدا واما القاسطون فکانوا لجهنم حطبا یعنی جو کوئی ایمان لایا جنون مین سے
بسراد سے بھلائی پالی اور سیاہ دل جو ایمان سے محروم رہے پس وہ دوزخ کے ایندھن ہوئے
بیہقی النس سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ مسلمان
جنون کو ثواب ملیگا اور اونمین سے بدون پر عذاب ہوگا ہمنے آنحضرت سے پوچھا اونکو کس طرح کا
ثواب ملیگا آپنے فرمایا اعراف پر ہونگے بہشت مین امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہونگے
پھر ہمنے پوچھا یا حضرت اعراف کیا ہے فرمایا اعراف ایک جگہہ کا نام ہے بہشت سے باہر وہان نہرین
جاری ہونگی اور پھلدار درخت ہونگے اور ابن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اون سے کسینے
پوچھا جن کو بھی ثواب ملیگا اونہون نے جواب دیا ہان ملیگا حق تعالی فرماتا ہے اولئک الذین
حق علیهم القول فی امم قد خلت من قبلهم من الجن والانس انهم کانوا
خاسرین ولکل درجات مما عملوا بیہقی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین
کہ خلق چار قسم کے ہین ایک سب کے سب جنت مین جاوینگے اور وہ فرشتے ہین اور ایک تمام دوزخ
مین جاوینگے اور وہ شیاطین ہین اور دو خلق مین سے بعضے بہشت مین اور بعضے دوزخ مین
ہونگے اور یہ دونون آدمی اور جن ہین حمزہ بن حبیب نے کہا ہے جن بہشت مین داخل ہونگے
جنون کے واسطے جنیات ہونگی اور انسانون کے لئے عورتین الحمد للہ رب العلمین
خالق الجنة والنار والصلوة والسلام علی محمد ن النبی المختار وعلی آلہ واصحابه
الابرار الاخیار ط

تمت بالخیر

تقریظ کتاب تذکیر العباد از طرف مطبع مفید عام آگرہ

اما بعد یہ بات سب پر ظاہر و ہویدا ہے کہ انسان خاکی بنیان دنیا مین خدا کی عبادت اور عرفان کے لئے پیدا ہوا ہے نہ لہو و لعب عیش و عشرت کے واسطے بموجب اینکہ و ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون دنیا دارون کے لئے لطف زندگی یہ ہے کہ کاروبار دنیا مین بہی مصروف رہین اور فرائض مذہبی اور احکام شریعت غرا کو بہی بجا لائین ورنہ جو چیز خدا کی یاد سے آدمی کو غافل کرے اوسی کا نام دنیا ہے بقول حضرت مولانا روم علیہ الرحمتہ

چیست دنیا از خدا غافل بدن	نہ قماش و نقرہ و فرزند و زن

پہر خدا پرستی بہی اوس شخص سے ہوگی جسکے دل مین خداوند تعالی کا خوف غالب ہوگا اور اوسکے عقاب و عذاب سے ڈریگا جیسے کہ نص قرآنی ہے واذا تتلی علیہم آیاتہ وجلت قلوبہم خوف و خشیت کے باب مین اور دوزخ و بہشت کے ذکر مین تو کتب عربی و فارسی مطول و مختصر بہت ہین مگر ان دنون اردو زبان مین ایک مختصر رسالہ ہمارے دوست صادق صحب واثق مخلص بے ریا صاحب جود و سخا کان مروت معدن فتوت نوباوۂ گلشن اقبال آب و رنگ حدیقۂ نوال عالیجناب ابو تراب ممتاز الدولہ مولانا سید **محمد عبد الحی خان** صاحب دام اقبالہم نے ایسا نادر تالیف فرمایا ہے کہ جسکا ہر فقرہ فقراء کے لئے اکسیر ہے اور ہر سطر پر تاثیر اگرچہ یہ رسالہ ترجمہ کتاب **تذکرۃ المعاد** حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے مگر اوس کتاب سے اسقدر نفع عام اور فائدہ تام حاصل نہ تہا جیسا کہ اس اردوئے معلی سے کافہ انام کو نفع پہونچنے کی امید ہے چنانچہ مترجم ممدوح نے اسی وجہ سے اس رسالہ کا نام بہی **تذکیر العباد بترجمۃ تذکرۃ المعاد** کہا ہے غرضکہ یہ وہ کتاب ہے جسکے مطالعہ سے فاسق و فاجر انشاء اللہ تعالی تائب ہو جائینگے اور عاملین و تابعین اجر عظیم پائینگے وباللہ التوفیق والیہ المرجع والمآب

اگر بخشے زہی رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا		سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے	

صحت نامہ تذکیر العباد

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۱۸	بیس	پچاس	۲۷	۱۹	دیکھیں اوسکو	دیکھین
۶	۱۲	قرآت	خارج قرآت	۳۲	۱۳	یا کسی	اور کسی
۷	۹	مومن	یا مومن	″	″	″	″
″	۱۰	کو کافر	کو یا کافر	″	″	″	″
۱۱	۴	اوس ذاتی	اون	۳۳	۱	اصراف	اسراف
″	۵	از بعنی تا ہوگا	×	″	۹	بالبعض	اور بعض
″	۱۷	تمہارے یہ دینار	تمہارے نزدیک	۳۷	۴ حاشیہ	پہونچا ویگی	پہر بچا ویگی
۱۹	۱۳	ہے	ہین	۳۹	۱۵	وانبیار	و دیگر انبیار
۲۱	۱۷	کا	کے	۴۰	۵	دیا ہے	دیا
۲۴	۱۳	کافی ہے تجھکو تیری	تو ہی بس ہے	″	″	روایت ہے	روایت میں ہے
		جان کا حساب	آ چکے دن اپنا	″	۶	ہوگی	ہو
		لینے والا	حساب لینے والا	۴۴	۱۲	بہرک	بہڑک
۲۶	۱۶	ساتھہ	سات	۵۰	۳	پیپ کے جو دوزخیوں سے	×
۲۷	۱۴	پوجا	یوجا	″	۱۴	اعذ	اعوذ
″	۱۹	اپنی	اسکے کہ اپنی	۵۲	۷	پہر دو بار جلایا	دو بار پہر جلایا
″	″	یروردگار کے	پروردگار کو	″	۱۵	از تمکو تا بکڑے	[illegible]

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٥٣	″	اوجیب	اوزیرجب
٦٠	٧	آگر	آأر
٦٥	١	رو	دو
″	٣	جنتین	جنتین سات
٦٦	١٠	رباظ	رباط
٦٧	١٦	مسلمانونکی	مسلمان
″	١٧	اونہین کی	اوسکی
٧٢	١	اسی	تواسی
٧٦	″	کجاوے	کجاوے اور مہار
٨٠	احاشیہ	نہونگے	ہونگے
″	٣ حاشیہ	فرسنخ دو فرسنخ	″
″	١٢	تین کوس ٥ لنبا	فرسنخ در فرسنخ
٠	٠	تین کوس چوڑا	
٨١	٣	مستد	سند
٩٥	٣	اوسیاه دل جو	اور جو بی انصاف
٠	٠	ایمان سے محروم ہے	ہاین -

تمّت